مختصر تاریخ اہل ہند

حصہ اول

ترجمہ کتاب جناب آنریبل ڈاکٹر ڈبلو ڈبلو ہنٹر صاحب بہادر

جسکو

حسب الحکم جناب معلم العلما و افضل الفضلا آر ٹی ایچ گرفتہ صاحب بہادر ایم اے
ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن ممالک مغربی و شمالی و اودھ - ایچ آر ولیم صاحب
ہیڈماسٹر ہائی اسکول شاہجہانپور نے اردو مین ترجمہ کیا

سنہ ۱۸۸۴ء

گورنمنٹ پریس الہ آباد مین طبع ہوئی

اول دفعہ ۲۰۰۰۰ جلد
قیمت فی جلد ۵ر

1st Edition 20,000 Copies,
Price per Copy, 5 Annas

مختصر تاریخ اہل ہند

پہلا باب

ملک کا بیان

ہند کہان واقع ہی اور اوسکا طول اور عرض کتنا ہی

ہند ایک وسیع ملک مثلث کی شکل براعظم الشیا کے وسط سے جنوب کی طرف سمندر مین کچھہ دور تک پھیلا ہوا ہی اوسکی شمالی حد سلسلہ کوہ ہمالیہ ہی اور مغرب کی جانب بحر عرب اور شرق کی طرف خلیج بنگالہ موج زن ہین اگرچہ وہ ہر سہ طرف سے قدرتی حدود یعنی پہاڑ اور سمندر سے محفوظ ہی تاہم اوسکے شمال کے مشرقی اور مغربی گوشون مین دو راستے ہین جنمین ہوکر الشیا کے اور ملکون سے آمد و رفت ہوسکتی ہی اوسکے شمال کے شرقی گوشہ مین ملک برہما جسمین بُدھ مذہب کے لوگ آباد ہین اور افغانستان اور بلوچستان کی اسلامی ریاستین اوسکے شمال کے مغربی گوشہ مین واقع ہین اور ان اطراف

سے یعنی شمال و مشرق اور شمال و مغرب کے گوشون کی راہ سے دوازبس مختلف قسم کے لوگ ہند مین داخل ہوئے ہین ہند کا طول خط عرض شمالی کے آٹھ درجہ سے چھتّیس درجہ تک ہی بلکہ یون کہا چاہیئے کہ منطقہ محروقہ کے نہایت گرم ملکون سے منطقہ معتدلہ کے اندر کی جانب دور تک پھیلا ہوا ہی۔ اوسکا دار الخلافت کلکتہ اٹھاسی درجہ خط طول مشرقی پر واقع ہی پس جسوقت یہان چھہ بجے سورج غروب ہوتا ہی انگلستان مین دوپہر ہوتا ہی۔ ہند کا طول شمال سے جنوب تک ۱۹۰۰ میل ہی اور مشرق سے مغرب تک زیادہ سے زیادہ عرض بھی اسیقدر ہی مگر اوسکی شکل راس کوماری کی جانب جو ہند کا جنوبی سرا ہی گاؤدم ہوتی چلی گئی ہی اس وسیع اور بستہ سلطنت بدولت انگلشیہ نے وہ ملک جو خلیج بنگالہ کے مشرقی کنارہ پر حاشیہ کے مثل واقع ہی برٹش برہما کے لقب سے اضافہ کیا ہی کُل ملک مین جسکا بیان مسطور ہوا قریب پندرہ لاکھہ میل مربع زمین ہی اور ساڑھے پچیس کرور باشندے بستے ہین پس اس حساب سے ہند کا رقبہ رشیا کو علیحدہ کرکے یورپ کے رقبہ کے مُساوی اور اوسکی آبادی یورپ سے زیادہ ہی؛؛

ہند کے تین قدرتی حصّے

اس وسیع اور عظیم الشان سلطنت مین ہر قسم کی فضا اور آب و ہوا پائی جاتی ہی اور دُنیا کے نہایت بلند پہاڑون سے لیکر وسیع ڈلٹا تک جو صن

چند انچ سمندر کی سطح سے اونچے ہین دیکھنے مین آتے ہین - قدرتی اشیا
اوسمین کثرت سے پیدا ہوتی ہین اور کیا منطقہ محروقہ کے خونخوار درندے اور
گنجان جنگل اور کیا برفستان کے چھوٹے سمور کے جانور جنکے لیئے پہاڑی
آدمی پھندے لگاتے ہین اور کیا اناج کے ڈھیر پودے سب پائے
جاتے ہین - اگر اس کُل منظر پر ایک غبارے مین سے نظر کیجائے تو خطہ
ہند تین قدرتی حصون مین صاف صاف منقسم معلوم ہوگا اول حصہ مین کوہ
ہمالیہ شامل ہی اور شمال کی طرف مثل دیوار کے ایشیا اور ہند کے درمیان
حائل ہی دوسرا حصہ کوہستان کے نشیب سے جنوب کی سمت پھیلا ہوا
ہی اور اوسمین وہ کل سرزمین جو کوہ ہمالیہ کے عظیم دریاؤن سے سیراب ہوتی
ہی داخل ہی - تیسرا حصہ دریاؤن کے میدان کی جنوبی حد سے اوپر کے جانب
ڈھالو ہوتا گیا ہی اور ایک سطح مرتفع مثلث کی شکل بنگیا ہی جسپر پہاڑون کی چوٹیان
جابجا نظر آتی ہین اور اس عرصہ مین ہند کا نصف جنوبی حصہ شامل ہی:

حصہ اول یعنی ہمالیہ کا بیان

ان حصون مین سے اول حصہ مین ہمالیہ اور اوسکی شاخین جو جنوب
کی طرف چلی گئی ہین داخل ہین - ہمالیہ جسکے معنی سنسکرت مین برفستان
کے ہین دو کوہی دیوارین ہین جو عنقریب مشرق سے مغرب تک مثل خطوط
متوازیہ کے کھنچی ہوئی ہین اور درمیان مین ایک نشیب یا گھاٹی ہی - ان

دیوارون مین سے جنوبی دیوار جو ہند کے میدانون کی شمالی حد پر واقع ہی
اوسکی عمودی بلندی بیس ہزار فٹ سے زائد یعنی چار میل ہی اوسکی سب سے
اونچی چوٹی کوہ ایورسٹ ۲۹۰۰۲ فٹ بلند اور دنیا کے سب پہاڑون کی
چوٹیون سے اونچی ہی اس سلسلہ کا اوتار پھر شمال کی طرف مثل سیڑھیون کے
ہی اور یہہ نشیب تخمیناً ۱۳۰۰۰ فٹ سمندر سے بلند ہی نشیب کی پشت پر اندرونی
سلسلہ کوہ ہمالیہ مانند ایک عظیم کوہی دیوار کے برف سے ڈھکا نظر آتا ہی اس
دوسری دیوار کے اوس پار وہ گھاٹیان واقع ہین جو **اندس** اور **ستلج** اور برہم پتر
دریاؤن کے پانیون کا ظرف ہین ان گھاٹیون کے شمال کو **تبت** کا
میدان مرتفع جو سمندر سے ۱۶۰۰۰ فٹ بلند ہی شروع ہوتا ہی اسطرح پر سلسلہ
کوہ ہمالیہ **ہند** اور باقی ماندہ **ایشیا** کے درمیان حائل ہی اوسکی چوٹیان
تبت اور **ہند** کے درمیان ہمیشہ برف سے ڈھکی رہتی ہین اور نہایت
وسیع گلیشیر جنمین سے ایک کی لمبائی ساٹھ میل ہی اپنے برف کے تودون کو
آہستہ آہستہ گھاٹی کے نشیب مین بہا لیجاتے ہین اس ویران ملک کے
بعض مقام ایسے ہین کہ اونمین انسان کا گذر ممکن نہین اور نہ کسی طرف سے
لشکر عبور کر سکتا ہی البتہ بیوپاریون کے مردانہ گروہ بھیڑون کی کھالین پہنے
ہوئے اوسکے درّون مین ہو کر جو ۱۸۰۰۰ فٹ بلند ہین بمشکل تمام ان دشوار گذار
راہون کو طے کرتے ہین باربرداری کے جانورون کی ہڈیان جو اوس راہ
مین پڑی ملتی ہین اس امر کی گویا شاہد ہین کہ اونکا گذر اوسطرف ہوا تھا۔

پہاڑی سُرا گا ہین جنگلی بھینس دُم کی یورپ مین لیس بناتے ہین اونسے
ہمالیہ مین بار برداری کا کام لیا جاتا ہی اور وہ اپنی پیٹھہ پر بوجھہ لادے ہوئے
بڑے صبر اور مشقت سے اونچے سے اونچے درّون پر چڑھتی ہین بھیڑون
پر بھی سوہاگے کے بورے لادکر میدان کے بازارون مین لیجاتے
ہین اور چندے قیام کے بعد جب انکی اُون تراش لیجاتی ہی اونپر نمک لادکر
اندرونی پہاڑون کو واپس لاتے ہین ‡

کوہ ہمالیہ کی شاخونکا بیان

سلسلہ کوہ ہمالیہ نہ صرف مثل ایک دوہری دیوار کے ہند کی شمالی حد
پر واقع ہی بلکہ دونون سرون پر اوسکی شاخین جنوب کی طرف جاتی ہین جن سے
شمال ومشرق اور شمال ومغرب کی حدین محفوظ ہین۔ شمالی ومشرق کی جانب
یہہ شاخین کوہ ناگا اور پٹکوئی کہلاتی ہین اونکے اسطرف برٹش اضلاع کے
شایستہ باشندے اور اُدھر شمالی برھما کی وحشی قومین آباد ہین مگر اس حد
فاصل مین عین اوس کونے پر جہان وہ ہمالیہ سے نکلکر جنوب کی طرف
جاتی ہی ایک شگاف ہی جسمین سے دریاے برھم پُتر بڑے زور وشور
سے آسام کی گھاٹی کی راہ لیتا ہی۔ دوسری طرف یعنی ہند کی شمال ومغربی
حد پر یہہ پہاڑی شاخین ہمالیہ سے برٹش انڈیا کے کنارے کنارے
برابر سمندر تک جاتی ہین اور جسقدر جنوب کی طرف بڑھتی جاتی ہین کوہ سلیمان

کوہ سلیمان اور کوہ ہالا کے نام سے مشہور ہین ان پہاڑون کی چوٹیان
۱۰۰۰۰ افٹ سے زیادہ بلند ہین اور اس سلسلہ پہاڑ کے بھی اوس گوشہ مین
جہان وہ ہمالیہ سے جنوب کی طرف مڑتا ہی ایک شگاف واقع ہی جسکو
درِ خیبر کہتے ہین اوسکے نزدیک ہوکر دریاے کابل ہند کی طرف آتا ہی۔
درِ خیبر اور درِ قرم جو اوسکے ذرا جنوب کو ہی اور درِ گلاری جو دیرہ
اسمعیل خان کے قریب ہی اور مشہور درِ بولان جو آگے بڑھ کر جنوب
مین ہی ہند اور افغانستان کے گویا دروازے ہین ؞

کوہ ہمالیہ سے جو پانی حاصل ہوتا ہی

سلسلۂ کوہ ہمالیہ کی ناہموار بلندی سے نہ صرف دشمنون کی یورش رکتی ہی
بلکہ وہ اہل ہند کے لیئے خوراک اور دولت کا ایک ذریعہ ہی کیونکہ یہان گرم
جنوبی میدانون کے لیئے پانی کا ایک ذخیرہ جمع ہوتا ہی اوسکی صورت یہہ ہی
کہ گرمی کے موسم بھر سمندرون سے جو فاصلہ پر منطقہ محروقہ مین واقع ہین
ابخرے کثرت سے اوٹھتے ہین اور موسمی ہوا جو جنوب سے جون کے مہینے سے
چلنا شروع ہوتی ہی اونکو شمال کی طرف اوڑا لیجاتی ہی یہہ ہوا انجارات کے انبار
کثیر کو تمام ہند مین کئی طرح پر پہنچاتی ہی کبھی وہ بادلون کی صورت مین تلے
اوپر رواں دواں جاتے ہین اور اس کیفیت کی تشبیہ کسی ہند کے شاعر
نے سپید پردون کے پرواز سے دی ہی کبھی آندھی اور پانی کے طوفان کے

ذریعہ سے یہہ امر وقوع مین آتا ہی اور جسطرف سے یہہ طوفان گذرتا ہی جنگل اور
گاؤن اوجڑے ہوئے اور کثرت ازبانی سے لبریز نظر آتے ہین۔ جو بخارات
کہ اثنای راہ مین مینہہ ہوکر نہین گرتے وہ انجام کار ہمالیہ کی بلندی سے
ٹکر کھاتے ہین اور آگے شمال کی جانب زیادہ بڑھنا منقطع ہوجاتا ہی اور یا تو
مینہہ کی صورت مین ہمالیہ کی شمالی ڈھال پر گرتے ہین ورنہ اندرونی بلندیون
پر برف کی شکل مین پڑے رہتے ہین اور چونکہ بخارات کا نہایت قلیل حصہ
اوسپار پہنچتا ہی لہذا یہہ کیفیت پیدا ہوتی ہی کہ اگرچہ ہمالیہ کے جنوبی طرف
اِس کثرت سے مینہہ برستا ہی کہ دُنیا مین اور کسی جگہہ نہین برستا اور ندی
نالون مین ہوکر ہند کے دریاؤن کو جاتا ہی تاہم مُلک تبت کے وسیع میدان
مین جو شمال کو واقع ہی پانی کی ازبس قلت ہوتی ہی چیراپونجی مین جہان موسمی
ہوا اول آسام کے پہاڑون سے رُکتی ہی ہر سال ۵۲۳ انچ مینہہ گرتا ہی۔
ایک سال یعنی سنہ ۱۸۶۱ع مین کہتے ہین کہ ۹۰۵ انچ پانی پڑا جسمین سے
۳۶۶ انچ صرف جون کے مہینے مین برسا۔ اِس حساب سے جبکہ
لندن مین سالانہ بارش دو فٹ ہوتی ہی اور ہند کے میدانون
مین ایک سے چھہ فٹ تک چیراپونجی مین معمولی بارش تیس فٹ ہوتی ہی
اور اِس قدر پانی مین بڑے سے بڑا جنگی جہاز تیر سکتا ہی اور
ایک سال ۷۰ فٹ پانی گرا جو ایک سہ منزلہ مکان کے غرقاب کرنے
کے لیئے کافی ووافی ہی﴿﴾

ہمالیہ کی پیداوار اور مناظر

سخت بارش کی وجہ سے جسکا اوپر بیان ہوا ہمالیہ کے جنوب کی طرف
کی ڈھالو سطح خوب زرخیز ہو جاتی ہی ہمالیہ کے اوپر کا حصّہ نباتات سے برہنہ
اور بھورے رنگ کا ہی مگر جہان کہین جڑ پکڑنے کو ذرا بھی مٹی ملتی ہی وہان درختونکا
بن نمودار ہوتا ہی نم زمین جو نشیب مین ہی اور جسکو ترائی کہتے ہین ایک
گنجان جنگل سے معمور ہی اور یہہ جگہہ بخار کا گویا گھر ہی اور اوسمین صرف چند
غیر تربیت یافتہ قومین اور جنگلی جانور بستے ہین۔ بانس اور پہاڑی پودون
کی جھاڑیون سے ہمالیہ کے مشرقی سلسلے آراستہ ہین۔ موسم بہار
مین سدا گلاب کے درختون سے جو یہان بڑے قد و قامت کے ہوتے ہین
قطعے کے قطعے سرخ اور گلابی نظر آتے ہین اور ہمالیہ کے کشیدہ قامت
سرو کے جھنڈ اوس منظر کا لطف دوبالا کرتے ہین درختون کی شاخین تک
نرم گھاس اور نازک پہاڑی پودون اور پھولون کی بیل سے ڈھکی ہوئی ہین۔
موسم خزان مین سرخ کنگنی کے کھیت پہاڑیون کی اطراف کو
اپنی شوخ رنگتون کی بیلون سے زیبایش دیتے ہین ہمالیہ کی پیداوار مین
خاصکر لٹھے اور کوئلے قابل فروخت اشیا ہین۔ جو اور دیگر اناج بھی تنگ
اور گرم گھاٹیون اور اونہموار جگہون مین جو کمال محنت اور مشقت سے پہاڑون
کے کنار پر بنائی گئی ہین پیدا ہوتے ہین اور آلو اور دیگر ترکاریان اور شہد بھی

حاصل ہوتا ہی۔ قطار کے قطار لدے ہوئے ٹٹو اور خچر اون تنگ راستون
مین جو عین پہاڑ کی عمودی بلندی مین کاٹے گئے ہین دیکھنے مین آتے ہین
خچر والے اور اونکی جفاکش عورتین صنوبر کے تنے اور اناج کے مخروطی ڈلے
سر پر رکھے ہوئے ساتھ ساتھ ہوتی ہین۔

بنون کی بربادی

جنگلون کی بربادی دو سبب سے زیادہ ہوئی ایک لکڑی کی گرانی کی وجہ
سے پہاڑون پر درختون کے بن کے بن کاٹ ڈالے گئے ہین یہانتک
کہ ڈھالو سطحین نباتات سے ایسی صاف ہوگئی ہین کہ مینھہ کا پانی اونپر قیام
نہین کرتا اور نئے جنگل پیدا نہین ہو سکتے۔ دوسرے آلو جو اول انگلستان
سے لایا گیا تھا اور بھی زیادہ شہتیرون کے قابل درختون کی بربادی کا باعث
ہوا ہی کیونکہ پہاڑ کے رہنے والے آلو کی کاشت کے لیئے زمین اسطرح صاف
کرتے ہین کہ بڑے درختون کے گرد آگ جلاتے ہین اور پہاڑ کی اوتار پر
چبوترے بناتے ہین۔ چند سال کے عرصے مین چھال اور پتے شاخون سے
گر پڑتے ہین اور بن کے درخت برہنہ کھڑے رہ جاتے ہین۔ بعض درخت
مثل سورماؤن کے جو میدان جنگ مین کام آئے ہون زمین پر پڑے سڑتے
ہین بعض کھڑے تو ہین مگر تنون اور شاخون پر سبزے کا نام نہین۔ آخرکار جس
مقام پر کسی وقت مین درختون کا بن تھا وہان آلو کے کھیتون کی ناگوار سبزی
نظر آتی ہی۔ چند غیر تربیت یافتہ پہاڑی قومین کاشت کے ایسے طریقے عمل

مین لاتے ہین جو اور بھی زیادہ مضر ہین یعنی ہل اور مویشی کے نہونے کی
وجہ سے وہ جنگل کو جلا دیتے ہین اور اراضی متواتر فصلون کی کاشت سے باعث
جو کسی کے ذریعہ سے عمل مین آتی ہی ضعیف ہو جاتی ہی اور دو ایک برس کے
عرصے مین یہہ سب لوگ جنگل کے دوسرے حصے مین جا بستے ہین اور اسطرح
اوسکو بھی صاف اور ویران کرکے چھوڑ جاتے ہین۔

کیفیت اون دریاؤنکی جو ہمالیہ سے نکلتے ہین

کوہ ہمالیہ کی یہہ ایک خاص صفت ہی کہ اوسکے شمالی اور جنوبی نشیبون کی
بارش کا پانی کل سمٹکر ہند کے میدانون کو جاتا ہی کیونکہ جیسا بیان ہو چکا ہی
اوسکی دوہری دیوار کے پرے ایک عمیق گھاٹی ہی۔ بارش کا پانی جو اونکی بلندی
کے باہر بھی نکلجاتا ہی تو اندرونی یعنی شمالی سلسلہ سے ٹکر کھا کر پیچھے کی گھاٹی مین
سمٹکر چلا جاتا ہی۔ ہند کے تین بڑے دریاؤن مین سے دو یعنی انڈس اور
برہم پتر کا مخرج وہی گھاٹی ہی جو ہمالیہ کی دوہری دیوار کے شمال کو واقع ہی اور جنوبی
نشیب کا پانی تیسرے دریا یعنی گنگا مین سمٹکر جاتا ہی۔

دریاے انڈس اور ستلج

انڈس معہ اپنے بڑے معاون ستلج کے اور برہم پتر ایک دوسرے کے
نزدیک اون ویران گھاٹیون سے صادر ہوتے ہین جن گھاٹیون اور ملک ہند کے
درمیان ایسے پہاڑ حائل ہین جنکی بلندی پندرہ ہزار فٹ ہی ۱۵۰۰۰ انڈس اور

ستلج اول مغرب کی طرف بہتے ہین بعدازان ہمالیہ کی شگافون کی راہ سے جنوب کو پھر کر پنجاب کی چھوٹی ندیون سے مل گئے ہین اور پھر سب ایک دھار ہو کر ۱۸۰۰ میل کی مسافت کے بعد بحر ہند مین گرتے ہین ۔

برہم پُتر

برخلاف اون دریاؤن کے جنکا ذکر اوپر ہوا برہم پُتر جہان تک اوسکو آسام کے شمال و مشرق کے گوشہ مین پہاڑ کی شگافون مین ہو کر نکاس کا راستہ نہین ملا ہمالیہ کے پیچھے مشرق کی جانب بہتا ہی بعدازان اوسکی دھار مغرب کو کترا گئی ہی اور پھر جب تک کہ خلیج بنگالہ سے جا نہین ملتی جنوب کی طرف بہتی ہی۔ اوسکی لنبائی مثل انڈس کے ۱۸۰۰ میل ہی۔ بس حالانکہ انڈس اور برہم پُتر کا مخرج ایک دوسرے کے نزدیک ہمالیہ کے پیچھے ہی اور عنقریب طول بھی مساوی ہی اونکے دہانے ۱۵۰۰ میل کے فاصلہ پر ہند کے مشرق اور مغرب کو واقع ہین۔ پہاڑون کی شگافون مین ہو کر باہر نکلنے کے پیشتر یہہ دونون دریا ایک فاصلہ تک اوس گھاٹی مین جو پہاڑ کی دوہری دیوار کے درمیان واقع ہی پوشیدہ رہتے ہین اور ہند کے میدانون مین ہمالیہ کے شمالی اوتار کا پانی کھینچ لاتے ہین ۔ سچ تو یہہ ہی کہ ہنوز برہم پُتر کے مخرج کا صحت کے ساتھ پتا نہین لگا ہمالیہ کی دیوار کے پیچھے ہزار میل تک وہ سامپو کے نام سے مشہور ہی اور جب پہاڑون سے نکلکر ہند کو آتا ہی اوسوقت یہہ عالیشان دریا اپنے سنسکرت نام برہم پُتر (یعنی برہما کا پوت) سے موسوم ہوتا ہی۔ ہمالیہ کے

جنوبی ڈھالون کا پانی گنگا اور اوسکی بڑی خراجگذار جمنا مین جاتا ہی ان دونون دریا کا
پانی سمندر کے قریب برہم پُتر کی دھار سے جا ملتا ہی اور ۱۵۰۰ میل کے
بھاؤ کے بعد یہہ دونون خلیج بنگالہ مین بے شمار شاخین ہوکر داخل ہوتے ہین ۔

دوسرا حصہ

دریا کے میدان

ہند کو تین قدرتی حصون مین تقسیم کیا ہی انمین سے دوسرے حصے مین
وہ وسیع میدان ہین جو ہمالیہ کے دریاؤن سے سیراب ہوتے ہین یہہ میدان
خلیج بنگالہ سے بحر ہند تک یعنی مشرق سے مغرب تک پھیلے ہوئے ہین اور
اونمین سلطنت ہند کے نہایت زرخیز اور آباد صوبے داخل ہین زمانہ سلف
سے یہہ صورت رہی کہ شمال و مشرق اور شمال و مغرب کی راہون سے غنیم
ایک دوسرے کے بعد داخل ہوئے اور دریاؤن کے کنارے کنارے آگے
بڑھے اور پہلے آنیوالون کو ریل کے جنوب کو سمندر کی طرف ہٹا دیا ۔ اسوقت
قریبًا پندرہ کروڑ باشندے اِن دریا کے میدانون اور کنارون پر اون صوبون
مین بستے ہین جو بنگالہ اور آسام اور اودھ اور ممالک مغربی و شمالی
اور پنجاب اور سندھ اور راجپوتانہ اور دیگر دیسی ریاستین کہلاتی ہین ۔
اِس وسیع ملک کے مشرق اور مغرب کی جانب برہم پُتر اور انڈس ہمالیہ
سے پانی پہنچاتے ہین اور گنگا اور اوسکے خراجگذار دریا اندرونی ملک کو

ریگستان

سیراب کرتے ہین - اِنڈس دریا ہمالیہ سے ایسا سیدھا جنوب کو جاتا ہی
کہ پنجاب کی پانچ دھارون سے ملنے کے بعد اوسمین کوئی اور خراج گذار
ندیان نہین گرتی ہین اور اوسکے بائین طرف سے راجپوتانہ کا بیابان شروع ہوتا ہی
میدان مذکور کی مشرقی حد پر برہم پتر آسام کی گھاٹی مین ہوکر جو ہنوز کم آباد
ہی گذرتا ہی اور صرف بہاوے کے آخر حصے مین جبکہ وہ گنگا کے قریب پہنچتا ہی
اوسکے کنارے پر آبادی کی کثرت پائی جاتی ہی مگر گنگا اور جمنا قریب ہزار
میل تک ہمالیہ کے برابر خطوط متوازیہ مین بہتی ہین اور بہت سی ندیان ہمالیہ
سے اونمین گرتی ہین درحقیقت یہہ دونون دریا شمالی ہند کے بڑے حصے
کے لئے سقے کا کام دیتے ہین اور لوگ اِن فیض کے چشمون کی جو اونکے
کھیتون کو زرخیزی بخشتے ہین تعظیم و تکریم کرتے ہین اوسکے مصادر
جو پہاڑون مین ہین متبرک سمجھے جاتے ہین اور ہر سال ہزارون جاترے الہ آباد
کو جو ان دریاؤن کے وصل کا مقام ہے جاتے ہین اور جزیرہ ساگر مین جہان
یہہ دونو دریا ملکر سمندر مین پہلے گرتے تھے ایک انبوہ کثیر فرائض مذہبی ادا
کرنے کو ماہ جنوری مین جمع ہوتا ہی جیتے جی گنگا مائی مین نہانے سے گناہ
دور ہوتے ہین اور مرے بعد ہر ایک ہندو اسبات کی امید رکھتا ہی کہ اوسکی
راکھہ گنگا کے پانی کے ذریعہ سے سمندر کو پہونچے - اِس دریا کے کنارے پر
بڑے بڑے شہر مثل کلکتہ - پٹنہ - بنارس کے واقع ہین - آگرہ اور دہلی
جمنا پر ہین اور الہ آباد اوس مقام پر آباد ہی جہان یہہ دونون دھارین ملتی ہین -

دریا کس کام مین آتے ہین

ہند کے میدانون کی کیفیت معلوم کرنے کے لیئے ضروری ہی کہ ان جمیع
عظیم دریاؤن کا عمل بخوبی سمجھا جاوے کیونکہ دریا اول توزمین پیدا کرتے ہین
بعدہ اوسکی زرخیزی کا باعث ہوتے ہین اور انجام کار ایک جگہہ کی پیداوار کو
دوسری جگہہ پہنچاتے ہین اکثر مقامون مین میدان کوہ آتش فشان کی قوت
سے اوپر اوبھر آتے ہین یا کسی قدیم زمانے مین قبل انسان کے وجود کے
جبکہ کل زمین پانی سے ڈھکی تھی بتدریج پیدا ہوئے ہین مگر بعض جگہون مین
وہ اوس مٹی اور ریت وغیرہ سے جو دریا پہاڑون سے لاتے ہین بنے ہین
اور اس زمانے مین بھی یہہ قدیم طریقہ زمین کے آہستہ آہستہ بننے کا
دیکھنے مین آسکتا ہی۔ ہمالیہ سے لیکر سمندر تک ملک بنگالہ کے دریاؤنکی
جیسی کہ گنگا ہی دو مختلف حیثیتین ہوتی ہین۔ پہلی حیثیت یہہ ہی کہ وہ گھاٹیون
کے نشیبون مین بہتی ہی اور ہر دو طرف کے ملکون کا پانی اور مٹی اوسمین بذریعہ
خراجگذار ندیون کے جمع ہوتا ہی اور وہ ایک روزافزون طاقت کے ساتھہ زور
وشور سے آگے بڑھتی ہی اور مٹی وغیرہ کو اپنے ساتھہ بہا لیجاتی ہی۔ مگر جبکہ گنگا
ملک بنگالہ کے وسط مین پہنچتی ہی تب اوسکی دوسری حیثیت شروع ہوتی ہی
اور میدان کی ہمواری کی وجہ سے دریا کی تیز رفتاری مین فرق آجاتا ہی اور ایک
دھار کی پھٹکر کئی دھارین ہوجاتی ہین اور ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہی جیسے
جلتے فوارہ پر اونگلی رکھنے یا پانی کا بھرا مٹکا پھٹ جانے سے ظہور مین آتی ہی

اور ان نئی دھارون مین سے بھی اور شاخین وہنے بائین کو پیدا ہو جاتی ہین —

ملک بنگالہ کا ڈلٹا

وہ سرزمین جو ان شاخون سے جنکا اوپر ذکر ہوا گھری ہوئی ہی بنگالہ کا ڈلٹا کہلاتی ہی متعدد دھارین مثل جال کے اس وسیع اور ہموار ملک مین آہستہ آہستہ گذرتی ہین اور اونکی رفتار کم ہو جانے سے جو ریت اور مٹی اصل دھار شمالی ہند سے لائی تھی وہ اوسکو آگے نہین لیجا سکتین لہذا وہ اس انبار کو اپنے آبدان یا کنارون پر ڈال دیتی ہین اور اس سے بادام کی شکل کے ٹاپو پیدا ہو جاتے ہین اور رفتہ رفتہ یہہ آبدان گردنواح کی زمین سے بلند ہو جاتے ہین اسطرح پر ڈلٹا کے دریا بتدریج اپنے آبدانون کو بلند کر کے ایک طرح کی اونچی ہموار نہرین بناتے ہین جنکا پانی برسات کے موسم مین طغیانی کے باعث اپنے آبدانون سے باہر نکل جاتا ہی اور ریت وغیرہ ادھر ادھر کی نیچی جگہون مین بھر جاتی ہی پس ملک بنگالہ مین ہزارون میل مربع پر ہر سال گرمیون مین سب دامون دریاؤن کے ذریعہ سے ہمالیہ کی آئی ہوئی مٹی کی تہہ پڑ جاتی ہی اسقدرتی طریقہ سے زمین بارآور ہو جاتی ہی اور متواتر عمدہ فصلین اوسمین پیدا ہوتی ہین —

دریا کے زمین بنانے کا بیان

جسقدر دریا ڈلٹا مین آگے بڑھتے ہین اونکی رفتار زیادہ تر سست ہوتی جاتی ہی اور اونکے آبدان اردگرد کی زمین سے اور بھی زیادہ اونچے ہو جاتے

ہین چنانچہ ہر نہر کے دونون جانب نشیب ہوتا ہی پس ڈلٹا کی سب سے
نیچی سطح وہ ہوتی ہی جو دھارون کے بیچا بیچ مین واقع ہو دھار کا فاضل پانی
اِن نشیبون مین جاکر اونکو بتدریج اپنی ریت سے ہموار کردیتا ہی - دریا سے پانی جو
نشیبون مین جاتا ہی اوسکا رنگ مٹی اور ریت کی کثرت سے گاہے مائل بزردی
ہوتا ہی مگر بعد چندروز کے جبکہ سیلاب اوتر جاتا ہی تو یہہ پانی نشیب سے پھر
نہرون کو واپس آتا ہی اوسوقت اوسکا رنگ زیادہ صاف ہوتا ہی اس لیئے
کہ ریت وغیرہ پیچھے رہجاتی ہی جس سے نشیب رفتہ رفتہ بھرجاتے ہین اور
اسطرح نئی زمین پیدا ہوتی ہی -

دریا کے کشادہ مُہانے

آخر کیفیت ہند کے دریا کی یہہ ہوتی ہی کہ ڈلٹا کے سرے پر سولے
جنگل اور دلدل کے اَور کچھہ نظر نہین آتا اِس ویرانہ مین جہان کی ہوا از بس ناقص
ہی کل نہرین سمندر مین گرتی ہین - اور اِس مقام پر نئی زمین پیدا ہونی کی کیفیت کھل
جاتی ہی سمندر آخرکار دھارون کا سدّراہ ہوتا ہی اور اونکی باقی ماندہ ریت وغیرہ
بیٹھہ جاتی ہی اور پانی کی سطح کے اوپر خمدار پشتون کی صورت مین نظر آتی ہی سمندر کی
لہرین بھی دریا کے پانی سے گونہ رکتی ہین اور ریت کے انبار کو جو اثنائے راہ مین رد گُنا لیئے
لائی تھین ڈال دیتی ہین اِسطرح پر جبکہ دریا کے ملنے سے کنارہ سمندر کی جانب
رفتہ رفتہ بڑھتا جاتا ہی سمندر کی لہرون کی لائی ہوئی ریت سے دریا کے مُہانے پر
ٹاپو نمودار ہوتے ہین اور اِسطرح زمین بننے کا دوہرا طریقہ جاری رہتا ہی -

دریاؤن کا آبپاشی و آمدورفت کا وسائل ہونا

بیان مذکورۂ بالا سے واضح ہی کہ ہند کے بڑے بڑے دریا صرف
اپنے مرور اور حاشیون کے نشیب مین ریت کے تہ نشین ہو جانے سے نئی
زمین پیدا کرتے ہین بلکہ اونکے مُہانون پر بھی پُشتے اور راس اور ریت کے
ٹیلے سے نمودار ہوتے ہین اور اسطرح پر گویا سمندر ہٹتا جاتا ہی اور ڈلٹا کی
زمین طیار ہوتی اور آگے بڑھتی جاتی ہی نئی زمین جو طریقہ مذکور سے باعانت
دریاؤن کے پیدا ہوتی ہی اونھین کے ذریعہ سے زرخیز بھی ہوتی ہی کیونکہ دریا کے
نیچے کے حصے مین طغیانی کی وجہ سے قدرتی آبپاشی اور زرخیزی دونون
کا فائدہ حاصل ہوتا ہی اور اوپر کے حصے مین انسان نہر بنا کر کھیتون کو
سیراب کرتے ہین - علاوہ برین دریا گرد نواح کی پیداوار کے شہرون اور
بندرون مین پہنچانے کے لیئے کم صرف شاہراہ کا کام دیتے ہین غرضکہ
ان دریاؤن کو صوبۂ بنگالہ کے قالب مین رگہاے جان کی مثال قیاس
کرنا چاہیئے -

تباہی جو دریا سے عائد ہوتی ہی

کبھی ایسا ہوتا ہی کہ دریاؤن کی بڑی قوت ہی خرابی عظیم کا باعث ہوتی ہی
اکثر ہر سال سیلاب آتے ہین اور مویشی اور ناج کے ذخیرہ اور غربا کے مکان

بہا لیجاتے ہین اور بارہا دیکھنے مین آتا ہی کہ کرڑے کے بارے چھپرون پر مضطرب
حال بیٹھے ہوئے بہے چلے جاتے ہین - دریا کے اول حصے مین جہان
نہرون کے ذریعہ سے کھیتون مین پانی دیا جاتا ہی تری کے باعث بُخار
کی کثرت ہوتی ہی اور بعض مقام کھار کی وجہہ سے جسکو رہیہ کہتے ہین بنجر
ہو جاتے ہین آگے بڑھکر یہہ کیفیت ہوتی ہی کہ ندیان اپنے آبدان چھوڑکر
نئی راہ کی تلاش مین میلون کے فاصلے تک پیچ و تاب کھاتی چلی جاتی
ہین - اس انقلاب کے زمانے مین جو اراضی اور گانون اونکی راہ مین
پڑتے ہین سب غرقاب ہو جاتے ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ ملک بنگالہ کا
زمیندار ناچار کھڑا دیکھتا ہی کہ اوسکا علاقہ ایک عمیق اور چوڑے دریا کی راہ مین
آگیا ان تبدیلیون کے باعث گاہے ایسا ہوتا ہی کہ ایک کی ملک دوسرے
کی طرف منتقل ہو جاتی ہی خزان کے موسم مین یہہ بڑی بڑی دھارین
قریہ اور کھیتون کو جو اونکے کنارے پر ہوتے ہین نیچے نیچے کاٹ کر نگلون
بہا لیجاتی ہین اور ایسا بھی ہوتا ہی کہ اونکے آبدان ریت سے اَٹکر گندہ
ہو جاتے ہین اور شہر جنکی تجارت کسی زمانے مین مشہور تھی کنارون پر
ویران پڑے رہجاتے ہین -

شمالی میدانونکی فصلین اور منظر

بنگالہ مین اکثر دو فصلین اور بعض صوبون مین تین بھی ہر سال ہوتی ہین

اور بعض ضلعون مین اس عرصے مین اونھین کھیتون مین دو فصلین بوئی جاتی
ہین موسم بہار مین مٹر اور فصل خریف کے مختلف اناج اور تخم روغن اور پھلیان
پیدا ہوتی ہین چاول کی پہلی فصل ستمبر مین اور سال کی بڑی فصل نومبر مین کاٹی
جاتی ہی اور اسی وقت مین اور اناج بھی پیدا ہوتا ہی اور بیشتر اسکے کہ آخر سال کا
غلہ جمع ہو ربیع کی کاشت کے لیئے زمین تیار کرنے کا وقت آجاتا ہی پس
کسان کو سوائے مئی کے چند ہفتون کے جو سخت گرمیون کے ایام
ہوتے ہین اور کوئی آسایش و آرام کا زمانہ نہین ملتا اور درحقیقت یہہ دن بھی
بارش کے انتظار مین کٹتے ہین۔ شمال کی خشک زمین دریاؤن کی وادی بالا
مین دونون کنارون سے اٹھن بائین اونچی ہوتی چلی گئی ہی اور بہت زرخیز
ہی یہان جابجا عمدہ درخت نظر آتے اور گانون آباد ہین۔ موسم بہار مین
انبہ کے مول کی خوشبو سے ہوا معطر ہوتی ہی اور یہہ پھل گرمیون مین کثرت سے
پیدا ہوتا ہی۔ سایہ دار برگد اپنی مسلسل جٹین کھولے ہوئے اور شاندار پیپل
برگہاے سبز کا چھتر لگائے اور جنگلی سیمر بے برگ و بینوا مگر بڑے بڑے
سرخ پھولون سے مزین اور بلند قامت تمر ہندی اطلس سبز کا شامیانہ تانے
اور ببول قوت نامیہ سے مالا مال کشت زارون مین ہر چہار سو نظر آتے ہین
اور جون جون دریا سمندر کے قریب آتے جاتے ہین تاڑ کے درختون کی
کثرت ہوتی جاتی ہی ✣

ڈلٹا کی پیداوار

ڈلٹا کی ہموار سطح پر اکثر تو وہان کے کھیت بانس کی سبز
جھاڑیون اور نارجیل اور سپیاری اور خرمے کے درختون سے گھرے
ہوے نظر آتے ہین یہہ نہایت آباد قطعہ بادی النظر مین گانون اور بستی
سے خالی معلوم ہوتا ہی کیونکہ ہر ایک نگلہ کیلے اور دیگر زرخیز درختون کے
کنجون سے چھپا ہوا ہی۔ جس قدر دریا کے دہانے کی طرف بڑھیے پیداوار
بھی تبدیل ہوتی جاتی ہی۔ شمال مین گیہون اور جو اور دیگر اناج مثل جوار باجرہ
کے پیدا ہوتے ہین عوام الناس کی گذر جوار باجرہ پر ہوتی ہی چاول سیراب
زمین مین پیدا ہوتے ہین اور امیر ان کے صرف مین آتے ہین مگر برعکس اسکے
ڈلٹا مین چاول کثرت سے ہوتا ہی اور ادنی اور اعلی سب کی غذا ہی۔ اور
بنگالہ کے کسان چاولون کے پچاس اقسام سے زیادہ نام بنام جانتے
ہین۔ شمال اور جنوب دونون مین گنا اور تخم روغن اور روئی اور تنباکو اور
نیل اور مختلف عمدہ مصالحہ اور رنگ پیدا ہوتے ہین چاے کی کاشت
اکثر پہاڑون کے سلسلہ پر جو میدانون کے دامن مین واقع ہی ہوتی ہی خاصکر
آسام مین۔ پوست گنگا کے وسط یعنی بنارس اور پٹنے کے گرد نواح
مین پیدا ہوتا ہی۔ شہتوت جسپر ریشم کے کیڑے پلتے ہین بنگالہ کے
جنوب مین پیدا ہوتا ہی۔ جوٹ مخصوص ڈلٹا کی زمین مین بویا جاتا ہی کیونکہ اگر اسکو

اراضی پر جو دریاؤن کے سیلاب سے سیراب نہین ہوتی اوسکی کاشت کیجاوے
تو قوت ضائع ہوجانے کی وجہہ سے وہ اراضی کسی اور شی کی کاشت کے
لیے محض نکمی ہوجاتی ہی جنگلون مین بھی قیمتی لاکھہ اور اوس ریشم کی کساریان
جسکو ٹسر کہتے ہین دستیاب ہوتی ہین الغرض دریا کے میدانون کی اکثر پیداوار
کا ذکر کرنا ناظرین کو تکلیف دینا ہی حق تو یہہ ہی کہ ہر قسم کی نباتی پیداوار جو
انسان کے کھانے یا پہننے کے کام مین آسکتی ہی یا جنگلی غیر ملکون سے
تجارت ہوسکتی وہ سب بکثرت تمام پائی جاتی ہین ۔

تیسرا حصہ

جنوبی سطح مرتفع

چونکہ شمالی ہند اور ہمالیہ کے خاص حالات اور اون میدانون
کی کیفیت جو اوسکے دامن مین واقع ہین مختصر طور سے بیان مین آگئے لہذا اب
ہند کے تیسرے حصے یعنی اوس سطح مرتفع کا حال جو مثلث کی شکل جزیرہ نما
کا نصف جنوبی حصہ ہی بیان کیا جاتا ہی جس قطعہ زمین مین جو قدیم زمانے
مین **دکھن** کے نام سے مشہور تھا **ممالک متوسط** **برار**
مدراس **بمبئی** **میسور** اور **نظام حیدرآباد** اور **سندھیا**
اور ہلکر کی علمداریان اور دیگر باجگزار ریاستین شامل ہین ۔ گنگا کے میدانات
کے جنوبی کنارے سے اس قطعہ کا ڈھال اوپر کو ہی اور دو پہاڑ جو بتدریج

سمجھے جاتے ہین اوسکے مشرقی اور مغربی سرے پر ہین اور ان کے درمیان
مین کئی اور پہاڑون کے سلسلے آٹھ سو میل تک چلے گئے ہین مغربی
سرے پر آبو کا پہاڑ جو عمدہ جین مندرون کے لئے مشہور ہے
راجپوتانہ کے میدان سے ۵۶۵۰ فٹ کی بلندی پر مثل جزیرہ کے
اوبھر انظر آتا ہے۔ اروَلی اور بندھیاچل اور سنتپڑا اور
کیمر کے سلسلے اور کئی اور بلند قطعے زمین کے آڑے آڑے مشرق
کی جانب گنگا کے میدان تک جاتے ہین اور اس مقام پر راج محل
کی پہاڑیون کے نام سے مشہور ہین مشرقی سرے پر کوہ پارسناتھ
جسکو فرائض مذہبی کے لحاظ سے قوم جین متبرک جانتی ہے گنگا کے
میدانون کی سطح سے ۴۴۰۰ فٹ بلند ہے۔

جنوبی زمین مرتفع کا منظر

ان مختلف سلسلے پہاڑون کو جنکا ذکر ہوا وسط کی زمین مرتفع کی گویا
شمالی دیوار یا پشتے کہنا چاہیئے پہاڑ اور جنگل جنمین ہوکر فی زمانا ریل
اور سڑک نکلی ہے زمانہ گذشتہ مین شمالی اور جنوبی ہند کے درمیان حدفاصل تھی
اور اونکی وجہ سے دونون خطون کی ایک سلطنت ہونے مین چند در چند
دقتین مانع تھین۔ اس میدان مرتفع مین جو مثلث کی صورت ہے درختون کے
بن پہاڑون کے سلسلے اور چوٹیان اور جابجا وادی مزروعہ اور میدان با

جاتے ہین اور اوسکی مشرقی اور مغربی طرفین گھاٹ کے نام سے مشہور ہین اور لفظ گھاٹ دریا کے کنارے کی سیڑھیون اور پہاڑونکی راہ گذر کے لیئے بھی مستعمل ہوتا ہی **مشرقی گھاٹ** ہند کے مشرق کی جانب سلسلہ وار نہین ہی بلکہ اوسکی شاخین شکستہ ہین اور بعض مقام پر زمین کیطرف زیادہ ہٹے ہوئے ہین حتی کہ اونکے اور سمندر کے مابین وسیع میدان چھوٹ گئے ہین۔

مغربی گھاٹ بمبئی احاطہ کے لیئے گویا ایک سمندری دیوار ہین اور اونکے اور بحر ہند کے درمیان ایک تنگ زمین دھجیرسی واقع ہی ایک مقام پر اونکی عمودی بلندی اور اس زمین در حقیقت مثل عظیم الشان سیڑھیون کے معلوم ہوتی ہین جو سمندر سے گویا اوپر چڑھنے کے لیئے بنائی گئی ہون۔

مشرقی اور مغربی گھاٹ اس کماری کے نزدیک ملکر ایک زاویہ بناتے ہین اس طرح پر زمین مرتفع کے ہرسہ اطراف پورے ہوجاتے ہین اندرونی اونچا میدان اسنولائن یعنی اوس بلندی سے جہان پانی یخ ہوجاتا ہی بہت نیچا ہی اور اوسکی معمولی بلندی دو ہزار سے لیکر تین ہزار فٹ تک ہی اور شاید ہی کہین زیادہ ہو۔ نہایت مشہور بلندیان نیلگری یعنی نیلگون پہاڑ کہلاتے ہین اور انھین پر اوٹی کی مندو جہان گورنمنٹ مدراس کا صدر مقام ایام گرما مین منتقل ہوجاتا ہی واقع ہی یہہ جگہہ سمندر کی سطح سے ۷۰۰۰ فٹ بلند ہی سب سے اونچی چوٹی دادابٹا ملیسور کے جنوبی سرے پر سمندر کی سطح سے ۸۷۶۰ فٹ بلند ہی۔

جنوبی سطح مرتفع کے دریا

اس بلند اور وسیع قطعہ زمین کا پانی خاص کر مشرق کے کنارے کی طرف جاتا ہی مگر بندھیاچل کے شمالی نشیب کا پانی زیادہ تر گنگا کو آتا ہی۔ دریاے نربدا اوسکے جنوبی دامن کے برابر بہتا ہی اور اسطرف کے نشیب کا پانی سیدھا مغرب کی جانب لیجا کر خلیج کھمبات مین ڈالتا ہی دریاے تاپتی ذرہ جنوب کو نربدا کے ہم پہلو روان ہی اور سلتپڑا کی پہاڑیون کا پانی اوسی خلیج کو لیجاتا ہی مگر اس مقام سے جنوب کی طرف بمبئی کے کنارے اور اندرونی سطح مرتفع کے پانیون کے مابین مغربی گھاٹ کا سلسلہ حائل ہی لہذا بارش کا پانی اس قطعہ ہند کو طی کرتا ہوا سیدھا مشرق کی راہ لیتا ہی اور اثناے راہ مین پہاڑیون کے گرد گھومتا اور وادیون کے درمیان زور شور سے گذرتا ہی حتی کہ جو پانی سمندری ہوا بمبئی کی طرف سے لاکر مغرب گھاٹ پر برسا جاتی ہی انجام کار خلیج بنگالہ مین پہونچ جاتا ہی اس طرح یہ تین بڑے دریا احاطہ مدراس کے یعنی گوداوری کرشنا اور کاوری بمبئی کے کنارے کے پہاڑون سے صادر ہوتے ہین اور سطح مرتفع کے کل وسط کو طی کر کے ہند کے مشرقی کنارون پر سمندر سے جا ملتے ہین۔

جنوبی سطح مرتفع کے بن

قدیم شاعر سنسکرت زبان کے جنوبی سطح مرتفع کی نسبت بیان کرتے ہین کہ وہ بنون سے ڈھکا تھا اور اس زمانے مین بھی سال اور آبنوس اور شیشم اور ٹیک یعنی ساگون اور دیگر قسم کے بڑے درخت کثرت سے ہوتے ہین اور خصوصاً دونون گھاٹ عمدہ نباتات سے جہان کہین بودون کو ذرا بھی جڑ پکڑنے کو جگہہ ملی ہی معمور ہین مگر ان دونون زراعت کی وجہہ سے جنگل صاف ہوتے ہوتے فقط پہاڑون پر رہ گئے ہین گیہون اور فصل خریف کے دیگر چھوٹے اناج اور تمباکو اور روئی اور گنّا اور پھلیون کے کھیت کل سرزمین مین بوئے جاتے ہین جنوبی ہند کی کالی مٹی زرخیزی کے لیئے ضرب المثل ہی اور نشیبون مین جو گھاٹون اور سمندر کے درمیان واقع ہین مثل بنگالہ کی زمین کے خرمے اور چاول وغیرہ کے متواتر فصلین پیدا ہوتی ہین مگر تاہم سطح مرتفع پر خشکسالی اکثر ہوتی رہتی ہی لہذا وہان کے باشندون نے طرح طرح کے طریقہ آبپاشی ایجاد کیئے ہین بعض ضلعون مین کنوؤن کے ذریعے سے بعض مین تالابون یا ساختہ جھیلون سے جو گھاٹیون کے سرے پر پشتہ باندھ کے بنائی گئی ہین آبپاشی ہوتی ہی۔ اسطرح پر بارش کا پانی جو شمال اور جنوب کی موسمی ہوا سے برستا ہی جمع رہتا ہی اور سال بھر کام مین آتا ہی۔ یہان عموم الناس کی گذر چھوٹے اناج مثل جوار باجرہ پر ہوتی ہی اور خاص تجارتی اشیا اوس ملک کی گیہون اور روئی ہین۔

سطح مرتفع کی معدنیات

ہند کی عمدہ معدنیات بھی سطح مرتفع اور اوسکی پہاڑیون سے حاصل ہوتی ہین اور سطح مرتفع کے شمال و مشرقی کنارے پر ملک بنگالہ مین اور نیز ممالک متوسطہ کی وادیون مین ہزارہا خلقت پتھر کا کویلا نکالنے مین مصروف ہی اور امید پڑتی ہی کہ لوہے کی کچی دھات اور لیم اسٹون کی کانون مین بھی عنقریب کاروبار جاری ہو تانبا اور او دھاتین کم مقدار مین ملتی ہین۔ **گولکنڈا** کی زمین سلف مین ہیرے کے لیئے مشہور تھی اور بہت سے دریاؤن مین ریت دھونے سے سونا اب بھی دستیاب ہوتا ہی اور اب صوبہ **مدراس** اور **میسور** مین بذریعہ علمی ترکیب کے کانون سے سونا نکالنے کی فکر ہو رہی ہی۔

برٹش برہما

اراوتی دریا کا ڈلٹا اور اوسکی وادی زیرین اور وہ قطعہ جو مثل حاشیہ بنگالہ کے مشرقی کنارے پر واقع ہی **برٹش برہما** مین داخل ہین جسے سرکار انگلشیہ نے ہندی کی سلطنت مین شامل کرلیا ہی وہ ملک شمال سے جنوب تک سطح واقع ہی کہ اراوتی مشرق اور سمندر مغرب کی جانب ہین اور عین درمیان مین ہوکر ایک بلند سلسلہ پہاڑ کا مثل ریڑھ کی ہڈی کے گذرتا ہی یہہ سلسلہ جو یوم کے نام سے مشہور ہی گھنے جنگلون سے ڈھکا ہی اور **اراوتی** کی وادی کو کنارے کی زمین سے علحدہ کرتا ہی **اراوتی** دریا کے ذریعہ سے ٹیک یا ساگون کی لکڑی **برہما** کی خود مختار سلطنت سے

جو شمال مین واقع ہی بکثرت آتی ہی سمندر کے کنارون پر ہزارون کھاڑیان ہین اور
کل ہموار زمین خواہ سمندر کے کنارے کی اور خواہ اراوتی کی وادی کی ایک
وسیع دہان کا کھیت نظر آتی ہی۔ یہان ایک عمدہ قسم کی تنباکو پیدا ہوتی ہی جسکے
چھوٹے چھوٹے چیرٹ بناکر برہما کے عورت مرد عموماً پیتے ہین۔ صوبہ اراکان
اور پیگو مین جو اراوتی کی وادی اور سمندر کے کنارے پر واقع ہین معدنی
تیل کے چشمے پائے جاتے ہین۔ صوبہ تناسرم مین جو اراوتی کی وادی
کے جنوب مین سمندر کے کنارے پر ایک تنگ حاشیہ سا ہی ٹین اور کچے لوہے
کی کانین کثرت سے ہین اور ملک سوئڈن کی عمدہ سے عمدہ ٹین اور لوہے
سے ہرگز عمدگی مین کم نہین علاوہ برین نہایت خالص لیم اسٹون اور سونا اور تانبا
بھی کم مقدار مین پایا جاتا ہی۔ چاول اور شہتیر برہما کی خاص تجارتی جنس ہین
اور چاول ہی سب لوگونکی غذا ہی +

دوسرا باب

اہل ہند کا مختصر بیان

ہندمین دو قسم کی عملداریان ہین اول صوبجات گورنمنٹ انگلشیہ
دوم ہندوستانی ریاستین کل آبادی ہند کی ۱۸۸۱ع مین ساڑھے پچیس کروڑ
تھی اور یہہ تعداد نسبت آبادی زمانہ فروغ سلطنت روم دو چند سے زیادہ ہی
لیکن دولت انگلشیہ نے رومیون سے بڑھکر اون ہندوستانی سردارون کے
حقوق کا لحاظ رکھا ہی جو اپنے ملک کا انتظام فہم اور فراست سے کرتے ہین

اس زمانے مین بھی ہند کا ایک ثلث رقبہ جس مین ساڑھے پانچ کروڑ یعنی
ہند کی کل آبادی کی ایک چوتھائی رعایا بستی ہی ہندوستانی سردارون
کے زیر حکومت ہی بس برٹش عملداری مین ہند کا رقبہ دو ثلث اور آبادی
تین حصے سے زیادہ یعنی اونیس کروڑ نوے لاکھ شامل ہی۔

ہندوستانی ریاستین

ہندوستانی سردار اپنی ریاستون کا انتظام برٹش رزیڈنٹ کی مدد اور مشورہ
سے کرتے ہین اور رزیڈنٹ وایسرائے کی طرف سے اونکے دربارون
مین متعین کیے جاتے ہین بعض ان مین سے مثل خود مختار سردارون کے ہین اور
بعض کو کم اختیارات حاصل ہین خلاصہ یہہ کہ باجگزار سردارونکی تعداد کثیر ہی
اور یہہ اپنی ریاست کی آمدنی کے سیاہ وسپید کرنے اور فوج رکھنے کے
مجاز ہین بعض اعلے درجے کے سردار اپنی رعایا پر موت کی سزا دینے کا اختیار
رکھتے ہین مگر ہر ایک کے اختیارات عہد وپیمان کی رو سے محدود ہین
اور اطاعت سرکار انگلشیہ کی سب پر واجب ہی۔ دولت انگلشیہ جو سب
پر فرمانروا ہی اس امر کو جائز نہین رکھتی کہ اوسکی باجگزار ریاستین ایک دوسرے
پر فوج کشی کرین یا غیر ریاستون سے عہد وپیمان عمل مین لاوین۔ بد انتظامی کی
کی حالت مین وہ سرزنش اور مداخلت کرتی ہی اور جب مناسب معلوم ہوتا ہی تو ظالم
اور جابر کو ریاست سے علیحدہ بھی کر دیتی ہی اور ضعیف کی حفاظت کرتی ہی اور
سب پر سیاست کا دباو ڈالتی ہی کہ باامن وامان ہین۔

برٹش صوبے

برٹش عملداری بارہ صوبون مین منقسم ہی اور ہر ایک کا حاکم یا گورنر جدا ہی مگر وہ سب گورنمنٹ عالیہ ہند کے یعنی گورنر جنرل باجلاس کونسل کے ماتحت ہین گورنر جنرل کو خطاب وائسرائے کا بھی حاصل ہی۔ گورنمنٹ عالیہ جاڑو ہین بمقام کلکتہ اور گرمیون مین بمقام شملہ جو ۷۰۰۰ فٹ ہمالیہ کی بلندی پر واقع ہی قیام فرماتی ہی۔ وائسرائے ہند اور احاطہ مدراس اور بمبئی کے گورنرون کا تقرر خاص انگلستان مین ملکہ معظمہ قیصر ہند کے حضور سے ہوتا ہی اور باقی ماندہ صوبجات کے افسران کلان بلحاظ لیاقت و حسن خدمت کے حسب تجویز وائسرائے ملازمان سول سروس مین سے منتخب کیئے جاتے ہین مگر لفٹننٹ گورنر کا تقرر سکرٹری اسٹیٹ یعنی وزیر اعظم ہند کی منظوری سے ہوا کرتا ہی۔

رقبہ اور آبادی

ذیل کے نقشون سے برٹش ہند کے بارہ صوبون کا رقبہ اور آبادی اور نیز باجگزار ریاستون کا رقبہ اور آبادی جو بارہ حصون مین ترتیب دی گئی ہین معلوم ہوگی

برٹش ہند کے بارہ صوبے سنہ ۱۸۸۱ع

نام صوبجات (انمین ہندوستانی ریاستین یا ایجنسیان جو اونکے متعلق ہین شامل نہین ہین)	رقبہ میل مربع	میزان آبادی سنہ ۱۸۸۱ع	آبادی فی میل مربع
احاطہ مدراس	۱۳۹۶۹۸	۳۱۱۷۰۶۳۱	۲۲۳

نام صوبجات انمین ہندوستانی ریاستین جو انکے متعلق ہین شامل نہین ہین	رقبہ میل مربع	میزان آبادی ۱۸۸۱ء	آبادی فی میل مربع
۲ احاطہ بمبئی	۱۲۴۱۲۲	۱۶۴۵۴۴۱۴	۱۳۲
۳ صوبہ بنگالہ	۱۹۳۹۰۲	۶۶۶۹۱۴۵۶	۴۰۷
۴ صوبہ پنجاب	۱۰۷۹۸۹	۱۸۸۵۰۴۳۷	۱۷۵
۵ ممالک مغربی وشمالی ۶ چیف کمشنری ملک اودھ	۱۰۶۱۰۴	۴۴۱۰۷۸۶۹	۴۱۶
۷ چیف کمشنری ممالک متوسطہ	۸۴۴۴۵	۹۸۳۸۷۹۱	۱۱۶
۸ چیف کمشنری برٹش برھما	۸۷۲۲۰	۳۷۳۶۷۷۱	۴۳
۹ چیف کمشنری ملک آسام	۴۶۳۴۱	۴۸۸۱۴۲۶	۱۰۵
۱۰ کمشنری صوبہ برار*	۱۷۷۱۱	۲۶۷۲۶۷۳	۱۵۱
۱۱ کمشنری قسمت اجمیر	۲۷۱۰	۴۶۰۷۲۲	۱۷۰
۱۲ کمشنری قسمت کورگ	۱۵۸۳	۱۷۸۳۰۲	۱۱۳
برٹش ہند کی میزان کل	۸۸۱ ۸۲۵	۱۹۹۰۴۳ ۴۹۲	۲۲۶

* ملک برار مین چھہ اضلاع مفوضہ شامل ہین ـ یہہ اضلاع نظام حیدرآباد نے سرکار انگلشیہ کو واسطے رفع اخراجات فوج حیدرآباد کنٹنجنٹ کے جسکا رکھنا اونپر بموجب عہد وپیمان کے واجب تھا اور نیز دیگر شرائط کے عوض مین حوالہ کر دیئے تھے ۱۲

ہند کی باجگذار ریاستین جن کو بارہ حصون مین تقسیم کیا ہی سنہ ۱۸۸۱ء

نام ریاست	میزان رقبہ میل مربع	میزان آبادی سنہ ۱۸۸۱ عیسوی	آبادی فی میل مربع	
۱ راجپوتانہ	۱۲۹۷۵۰	۱۰۲۶۸۳۹۲	۷۹	ماتحت گورنر جنرال باجلاس کونسل
۲ حیدر آباد (نظام کی عملداری)	۷۱۷۷۱	۹۸۴۵۵۹۴	۱۳۷	
۳ بندیلکھنڈ ور ریاستہای متعلقہ ممالک متوسطہ	۸۹۰۹۸	۹۲۶۱۹۰۷	۱۰۳	
۴ برودہ	۸۵۷۰	۲۱۸۵۰۰۵	۲۵۵	
۵ میسور	۲۴۷۲۳	۴۱۸۶۱۸۸	۱۷۰	
۶ مین پور	۷۵۸۴	۱۲۶۰۰۰	۱۶	
۷ ہندوستانی ریاستین جو گورنمنٹ بمبئی کی ماتحت ہین۔	۷۲۴۵۰	۶۹۴۱۲۴۹	۹۶	
۸ ہندوستانی ریاستین جو گورنمنٹ مدراس کی ماتحت ہین۔	۹۴۰۶	۳۳۷۸۱۹۶	۳۵۹	ماتحت حکومت مقامی
۹ ہندوستانی ریاستین جو گورنمنٹ بنگالہ کی ماتحت ہین۔	۳۷۹۸۸	۲۸۴۵۴۰۵	۷۵	
۱۰ ہندوستانی ریاستین جو گورنمنٹ پنجاب کی ماتحت ہین۔	۳۵۸۱۷	۳۸۶۱۶۸۳	۱۰۷	
۱۱ ہندوستانی ریاستین جو گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی کی ماتحت ہین۔	۵۱۲۵	۷۴۱۷۵۰	۱۴۵	
۱۲ ہندوستانی ریاستین جو گورنمنٹ ممالک متوسطہ کی ماتحت ہین۔	۲۸۸۳۴	۱۷۰۹۷۲۰	۵۹	
باجگذار ریاستونکی میزان	۵۲۱۱۱۶	۵۵۳۵۱۰۸۹	۱۰۶	

اگر تعداد مسطورۂ بالامین فرانسیسی اور پرتگیزی عملداریان شامل کیجائین تو کل ہند کی میزان حاصل ہوتی ہے

کل ہند معہ برٹش برہما ۱۸۸۱ع

	رقبہ میل مربع	آبادی	آبادی فی میل مربع
برٹش ہند	۸۸۱۸۴۵	۱۹۹۰۴۳۴۹۲	۲۲۶
ہند کی باجگزار ریاستین	۵۲۱۱۱۶	۵۵۳۵۱۰۸۹	۱۰۶
پرتگیزی آبادیان	۱۰۸۶	۴۰۷۷۱۲	مخصوص قصبوں مین
فرانسیسی آبادیان	۱۷۸	۲۷۱۴۶۰	
میزان کل ہند معہ برٹش برہما	۱۴۰۴۲۰۵	۲۵۵۰۷۳۷۵۳	۱۸۲

آبادی کی کثرت

برٹش ہند کی آبادی نہایت گنجان ہی اور اوسکے بعض حصوں مین لوگ اس کثرت سے رہتے ہین کہ باشندونکو بدقت تمام کاشت کے لئے ۲۲۶ اراضی میسر ہوتی ہی برٹش صوبون مین فی میل مربع براوسط درجہ دوسو چھبیس آدمیونکی قوت بسری ہوتی ہی اور ہندوستانی ریاستون مین بدرجہ اوسط فی میل مربع ایک سو چھہ آدمی پرورش پاتے ہین جو نصف سے کم ہین اگر برہما اور آسام کے دور اُفتادہ صوبے مستثنی کیے جاوین تو برٹش ہند کی

آبادی اوسط درجہ دوسو چون فی میل مربع ہوتی ہی پس اس حساب سے معلوم
ہوتا ہی کہ برٹش ہند ہندوستانی ریاستون کی نسبت قریب ڈھائی گنا
زیادہ آبادی ہی۔ اس آبادی کی کثرت اوس وقت خوب ذہن نشین ہوتی ہی جبکہ دریافت
ہوتا ہی کہ ۱۸۸۱ء مین فرانس کی آبادی فی میل مربع ایک سو اسی تھی اور
انگلستان مین جہان آدمی نہایت گنجان بستے ہین جس مقام پر فی میل مربع
دوسو سے زیادہ آبادی کی نوبت پہونچ جاتی ہی وہان کی خلقت کاروبار
زراعت ترک کر کے کارخانجات دستکاری یا کان یا دیگر مشقت کی طرف
رجوع ہوتی ہی ÷

ہند مین بڑے شہر کمتر ہین

برعکس انگلستان کے ہند مین بڑے شہر بہت کم ہین ۱۸۸۱ء مین
انگلستان اور ویلس مین قریب نصف خلقت کے ایسے شہرون مین بستی
تھی جنکی مردم شماری بیس ہزار سے زیادہ تھی اور برٹش ہند مین کل آبادی
کا صرف بیسوان حصہ ایسے شہرون مین بستا ہی اس نظر سے تقریباً تمام ہند
ایک زراعتی ملک ہی اور اکثر بستیان جنکو شہر کہتے ہین صرف ایک مجمع
موضعون کا ہین جہان سے مویشی کھیتون کو لیجاتے ہین اور جوتنے
بونے کا کام جاری رہتا ہی۔

اضلاع جنمین باشندونکی کثرت ہی

پس یہی وجہ ہی کہ ہند مین کسان کثرت سے آباد ہین جہان کہین انکا شمار

فی ایکر ایک یا فی میل مربع چھہ سو چالیس آدمی سے زیادہ ہی وہان اسقدر غلہ پیدا کرنا جو سب کی پرورش کیواسطے کافی ہو بہت دشوار ہوتا ہی سوا اون مقامون کے جہان آبپاشی کے وسائل موجود ہین یا شہر کے قرب جوار مین واقع ہین اور باوجود اسکے لکھوکھا کسان ہین جنکے حصے مین حساب کی رو سے قوت بسری کے لیئے فی کس آدھا ایکڑ آتا ہی ایسے ضلعون مین اگر بارش قدرے کم ہوئی تو خلقت سخت مصیبت مین مبتلا ہوتی ہی اور جو خدانخواستہ سوکھا پڑا تو ہزارون خدا کے بندے قحط سے مر جاتے ہین۔

کم آباد ضلعے

پس جیسے کہ بعض مقامون مین آبادی کی کثرت اور اراضی کی قلت ہی ویسے ہی بعض جگہون مین اسکے برعکس حال ہی کہ وسیع اور زرخیز حصے زمین کے بلا کاشت پڑے ہین۔ **انگلستان** مین یہہ قاعدہ ہی کہ جہان کہین آبادی کی کثرت حد سے گذر جاتی ہی وہانکے باشندے ترک وطن کر کے کم آباد حصون مین جا بستے ہین۔ مگر ہندوستان مین کسان اپنے موروثی کھیتون کی جدائی ہرگز گوارا نہین کر سکتے اور اپنی کاشت کی خفیف اراضی کو اپنی اولاد پر منقسم کر دیتے ہین اور مطلق لحاظ نہین کرتے کہ آیا اوس قطعہ مین اب ایسے بڑے کنبے کی پرورش ممکن ہی یا نہین۔ اگر یہانکے کاشتکار یہہ طریقہ اختیار کرین کہ جسطرف اراضی افتادہ بکثرت ہی اودھر نقل سکونت کر جائین تو ہمین شک نہین کہ اونکی اوقات بسری آسائش سے ہو اور قحط کی مصیبت بآسانی ٹل جایا کرے جتنا گورنمنٹ کی کوشش بلیغ سے ممکن نہین۔

کاشتکاران غیر قیامی

بہت سے کوہستانی اور سرحدی قطعون مین اراضی اس کثرت سے ہی کہ اوس سے کچھ لگان حاصل نہین ہوتا پہاڑ کے رہنے والے چند سال تک کسی زرخیز مقام پر بود و باش اختیار کر کے وہان کا جنگل صاف کرتے ہین مگر جب اراضی مین متواتر کاشت سے کس نہین رہتا تو وہ اوسے چھوڑ کر چلے جاتے ہین اور وہان پھر جنگل جم آتا ہی ایسے قطعون پر لگان نہین لیا جاتا بلکہ ان خانہ بدوش کسانون کا ہر خاندان سردار کو جسکی پناہ مین وہ رہتے ہین فی آدمی کچھ محصول دیتا ہی۔ جیون جیون باشندون کی کثرت زیادہ ہوتی جاتی ہی اس غیر معین طریقہ کے بجاے باقاعدہ قیام کے ساتھ کاشتکاری کی صورت پیدا ہو جاتی ہی برٹش برہما کے ملک مین یہہ دونون طریقے دیکھنے مین آتے ہین مگر ہند کے نہایت آباد میدانون مین خانہ بدوش کاشتکارون کا فرقہ معدوم ہو گیا ہی اور کسانون کے خاندان پشتہا پشت تک اوسی قطعہ زمین پر جمے رہتے ہین۔

اضافہ لگان

صرف سو برس کا عرصہ ہوا کہ بنگالہ مین اراضی کے مقابلہ مین کاشتکار بہت کم تھے اور اس غرض سے کہ آسامیان آکر اونکی ملک پر بسین زمیندار اونکو اراضی کم لگان پر دیتے تھے لیکن فی زمانا کاشتکار اسقدر زیادہ ہو گئے ہین کہ بعض ضلعو مین اونکو حد سے زیادہ لگان دینے مین دریغ نہین ہوتا لہذا سرکار کو ضرورت پڑی کہ ایسے قوانین جاری کرے جو لگان کے بہت زیادہ بڑھنے کے مانع ہون ان

قوانین مین کاشتکارون کے حقوق اراضی کا جو انکی کاشت مین عرصہ دراز سے ہی بہت لحاظ رکھا گیا ہی اور ایسے موروثی کاشتکارون سے شرح مجوزہ کلکٹر سے زیادہ لگان نہین لیا جا سکتا۔

غلامی کا موقوف ہونا

زمانہ سلف مین آدمیون کی کمی کی وجہہ سے زمیندار کی نظرون مین کاشتکارونکی بڑی قدر تھی ہند مین بہت جگہہ یہہ قاعدہ تھا کہ جب کوئی کسان کسی گانون مین جا بستا تو پھر وہان سے چلنے نہین پاتا تھا پہاڑی اضلاع مین جہان غیر معین طریقہ کاشتکاری کا ہنوز جاری ہی کوئی خاندان علاقہ چھوڑکر جا نہین سکتا کیونکہ ہر خاندان وہانکے سردار کو فی آدمی کچھہ محصول دیتا ہی اور سردار اسقدر آمدنی کا نقصان گوارا نہین کرسکتا۔ بعض صوبون مین انگریزون کے آنے پر یہہ کیفیت تھی کہ ادنیٰ درجہ کے کسان اراضی سے مثل غلامون کے متعلق تھے اور جسوقت برٹش افسرون نے بنگالہ کے جنوب اور مشرق مین قصد کیا کہ دیہات کے غلام رہا کردیئے جائین تو قریب تھا کہ غدر ہوجاوے۔ قدیم غلامونکی اولاد اس زمانہ مین بھی موجود ہی مگر وہ اب آزاد ہین۔

اہل ہند چار فرقون مین منقسم ہین

یورپ کے مصنفین ہند کی آبادی کو دو قومون یعنی ہندو اور مسلمان

مین تقسیم کرتے آئے ہین مگر غور کرنے سے دریافت ہوتا ہی کہ ہند مین چار
قسم کے لوگ ہین یعنی اول وہ فرقے جو آریا نسل سے نہین ہین جنکو کبھی اصلی
باشندے بھی کہتے ہین اور جنکا شمار برٹش صوبون مین قریب ایک کروڑ
اسّی لاکھ کے ہی دوم آریا یا سنسکرت بولنے والے نسل کی اولاد
جنکو اب برہمن اور راجپوت کہتے ہین اور جنکا شمار قریب ایک کروڑ ساٹھ
لاکھ کے ہی سوم مخلوط النسل آبادی کا بڑا حصہ جو ہندو کے نام سے
کہلاتا ہی اور آریا نسل سے اور خاص کر اون نسلون سے جو آریا نہین
ہین پیدا ہوا ہی اور جنکا شمار قریب بارہ کروڑ چالیس لاکھ کے ہی چہارم
اہل اسلام جو ہند مین سنہ ۱۰۰۰ع سے آنا شروع ہوے اور اب قریب
چار کروڑ دس لاکھ کے شمار مین ہین یہہ سب ملا کر برٹش عملداری
کی انتیس کروڑ نوے لاکھ آبادی ہوتی ہی ہند کی باجگذار ریاستون
کی ساڑھے پانچ کروڑ آبادی کی نسبت بھی انقسام مذکورہ بالا صادق
آتا ہی مگر ہم ہر فریق کے شمار سے واقف نہین ہین —

تواریخی زمانہ سے پہلے کی دو خاص نسلین

بیان مسطور سے ظاہر ہی کہ ہند کی آبادی کے خاص مصادر آریا
اور غیر آریا نسلین ہین اول ان قدیم باشندون کا حال دریافت کرنا لازم ہی
ہم کو زمانہ سلف کا صرف اسقدر حال دریافت ہوتا ہی کہ دو نسلین

ملک کے قبضہ کے لیئے جھگڑتی تھین ایک اون مین سے صاف
رنگ کے لوگ تھے جو شمال اور مغرب کے درون سے داخل ہوئے
تھے اور اپنے تیئں آریا یعنی شریف النسل کہتے تھے اونکی زبان
عمدہ تھی اور قادر اور مہربان دیوتاؤن کی پرستش کرتے تھے ہند
کے برہمن اور راجپوت بھی آریا ہین دوسری نسل جو اونکی نسبت ہر طرح ادنی
ہوئی تھی مدت مدید سے ملک مین رہتی تھی اونکو نوواردون نے یا تو
پہاڑون پر ہنکا دیا ورنہ اپنا غلام بنا لیا۔ ان دونون نسلون کی اولاد جو کسی قدر
خالص ہین اونکا شمار عنقریب مساوی ہی درمیانی فرقے جو خاصکر غیر تربیت
یافتہ قومون سے پیدا ہوئے ہین یہی فی زماننا ہند کی آبادی کا بڑا حصہ
ہین ۔ آگے چلکر ایک تیسری نسل یعنی ستھین کا ذکر کیا جائیگا جنکا
سن عیسوی کے شروع مین ہند کے معاملات ملکی پر بہت اثر پڑا ۔ اہل
اسلام اسکے ایک ہزار سال کے بعد آئے ۔

تیسرا باب

غیر آریا یعنی اصلی باشندے

ہند کے نہایت قدیم باشندون کے چند فرقے تھے اور کوئی
خاص نام نہونے کے باعث اونکو غیر آریا یا اصلی باشندے کہتے ہین
اونکے زمانے کے کوئی نوشتے موجود نہین بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہی

سلیمین

کہ وہ حروف اور نیز کسی طرح کی علامتون کے استعمال سے ناواقف
تھے جو دستکاریان اونکی ہم تک پونہچی ہین وہ صرف ناتراشیدہ پتھر کے
حلقے اور پٹیان اور پُشتے ہین جنکے نیچے وہ اپنے مردون کو قدیم اہل
یورپ کے دستور کے موافق دفنایا کرتے تھے اور اون چیزون سے
جو ان قبرون سے نکلی ہین دریافت ہوتا ہی کہ کسی دور و دراز زمانے
مین جو تحقیق صحیح صحیح طور سے معین نہین ہو سکتا یہہ لوگ سخت مٹی کے
ہلکے اور خوش قطع ہنڈیا اور برتن بنانا جانتے تھے اور لوہے کے
ہتھیارون سے لڑتے اور تانبے اور سونے کے زیور پہنتے تھے
اور ان سے بھی قدیم تر اشیا کے ذریعہ سے جو دستیاب ہوئی ہین
پایہ ثبوت کو پہونچتا ہی کہ یہہ لوگ جو قبرین بنایا کرتے تھے ابتدائی نسلون
کے سلسلے کی ایک کڑی ہین اسنے بھی بیشتر ہند مین ایک قوم بستی
تھی جو دھات سے ناواقف تھی اور شکار کھیلنے اور لڑنے کے واسطے
تیر اور دیگر اوزار چقماق پتھر کے مثل اونکے جو شمالی یورپ مین پائے جاتے
ہین بڑی صفائی اور حکمت سے بناتی تھی اور اسنے بھی پہلے زیادہ
غیر تربیت یافتہ لوگ گذرے ہین جنکی یشب کی چھریان اور چقماق پتھر
کے ناتراشیدہ ہتھیار نربدا کی گھاٹی مین ملتے ہین ۔ پس جاننا
چاہیئے کہ جنکو ہم اصلی باشندے کہتے ہین اور جو آریا نسل کے نوواردون
سے پامال ہوئے اونکا زمانہ اون مانوون کے بعد ہوا ہی جو دھات

اور پتھر کے زمانے کے نام سے تعبیر کیے گئے ہین ٭

اصلی باشندون کا بیان جیسا کچھہ آریون نے کیا ہی

ظفرمند آریا اگلے زمانے کے فرقون کو دسیو یعنی دشمن یا داس یعنی غلام کہتے تھے آریا شمال کے سرد ملکون سے ہند مین آئے اور اونکو اپنے صاف رنگ پر بڑا فخر تھا سنسکرت زبان مین رنگت کو ورن کہتے ہین اور اس لفظ کے معنی رفتہ رفتہ نسل یا ذات کے ہو گئے کم سے کم تین یا شاید چار ہزار سال کا عرصہ ہوا کہ آریا شاعرون نے وید تصنیف کیے اور اون مین اپنے روشن دیوتاؤن کی تعریف کی ہی کہ اونھون نے داسون کو قتل کیا اور آریا رنگ کی حفاظت کی اور سیاہ فامون کو آریا کا مطیع کیا وہ اپنے غضبناک دیوتاؤن کا ذکر یون کرتے ہین کہ وہ مثل تند سانڈھون کے حملہ کرکے سیاہ فامون کو برہنہ کرتے ہین علاوہ اسکے آریا جنکے نقشے خوبصورت تھے اصلی باشندون کی چپٹی منگولیون کی سی صورت سے نفرت کرتے تھے ایک وید کا شاعر غیر آریا کو نکٹا یا چپٹی ناک والے کہتا ہی دوسرا اپنے خوبصورت ناک والے دیوتاؤن کا ذکر کرتا ہی وید کے زمانے کے کم سے کم ایک ہزار سال بعد سکندر اعظم کے ساتھیون نے بھی جب وہ ہند کی مہم پر آئے تھے ایشیا کے ایک غیر آریا فرقہ کی بدہیئتی کا بیان کیا ہی سچ تو یہہ ہی کہ وید کے بھجنون مین قدیمی فرقون

کی نسبت تحقیر کے الفاظ کثرت سے آئے ہین مثلاً یہہ کہ قربانیون مین خلل ڈالنے والے گوشت خوار کچا کھانے والے مطلق العنان قربانی نہ کرنے والے جو دیوتا اور رسوم مذہبی نہین رکھتے۔ جیون جیون زمانہ گذرا اور ان غیر تربیت یافتہ فرقون نے جنگلون مین پناہ لی تو اونکی زشت روئی کے بیان مین زیادہ ترقی ہوئی یہانتک کہ آریا شاعرون اور پوجاریون نے راکشس اور دیو کے الفاظ انھین کی نسبت استعمال کیئے ہین۔ جس طرح سے کہ قدیم جرمن زبان کا لفظ جسکے معنی دشمن کے ہین انگریزی مین شیطان کے معنی مین مستعمل ہوتا ہے اسی طرح دسیو یعنی دشمن جو اونکی نسل کا نام تھا رفتہ رفتہ بھوت یا پریت کے معنی مین مستعمل ہونے لگا۔

غیر آریا فرقے جو زیادہ تربیت یافتہ تھے

بہر حال کل غیر آریا وحشی ہرگز نہونگے کیونکہ دسیو یعنی غیر آریا کے صاحب دول ہونے کا ذکر آیا ہے اور ویدکے بھجنون مین اونکی سات گڑھیون اور نوّے قلعون کا بیان ہوا ہے بعد گذرنے ایک زمانہ کے آریون نے غیر آریا فرقون سے رابطۂ اتحاد پیدا کیا اور بعض قومی مملکتون پر غیر آریا سلطنت بھی کرتے تھے اور مذہبی رسوم اور حیات آئندہ کی تمنّا سے بھی یہہ لوگ معرّا نہ تھے

کیونکہ ایک قدیم سنسکرت کتاب مین اونکی نسبت لکھاہی کہ وہ اپنے
مُردون کی لاشون کو تحفہ تحائف اور عمدہ پوشاک اور زیور سے
اس امید پر آراستہ کرتے تھے کہ اونکو عقبیٰ کی نعمت حاصل ہوگی
اور پیتل اور تانبے اور سونے کے ٹکڑے جو آج کل اونکے پتھر کے
سیاہ قبرون کے کھودنے پر دبے ملتے ہین اوسی زیور سے
ہین سنسکرت نظم رزمیہ یعنی راماین جسمین آریا کا جنوبی ہند پر یورش
کرنے کا بیان ہی اوس مین ایک غیر آریا سردار اپنی قوم کی تعریف
اس طرح کرتا ہی کہ اونکی تیز رفتاری خوفناک ہی وہ جنگ مین زیر ہونا نہین
جانتے اور رنگ مین مثل سیاہ بادلون کے ہین ۔

غیر آریا کی موجودہ حالت

اب ان قدیم قومون کی فی زمانا حالت پر غور کرنا چاہیئے ۔ جب سے
وہ آریا حملہ آورون کی یورش سے ہند کے میدانون سے ہٹا دیئے گئے
ہین وہ مثل معدوم شدہ جانورون کے پنجرون کے جو گویا ہون مین دبے
پڑے ہون پہاڑون کے درمیان پوشیدہ رہے ہین ۔ ملک ہند
گویا ایک عظیم عجائب خانہ ہی جسمین بنی آدم کی نسلین ادنیٰ سے اعلیٰ
حالت شائستگی تک دیکھی جاتی اور مطالعہ مین آسکتی ہین ۔ یہہ معدنی
ہڈیون کے نمونے نہین بلکہ زندہ فرقے ہین اور ہر فرقہ علیحدہ قاعدے اور عجیب وغریب مذہبی رسمیں رکھتا ہی

جزائر انڈمن کے رہنے والے

نوع انسان مین انڈمن کے دور اُفتادہ جزائر کے رہنے والے یعنی خلیج بنگالہ کے جزائر یا ازبس ناتربیت یافتہ ہین۔ عربستان اور یورپ کے قدیم سیاحون نے اونکو مردم خوار لکھا ہی اور اونکی صورت کُتّے کی سی بیان کی ہی برٹش افسرون نے جو ۱۸۵۸ء مین آبادی قائم کرنے کی نیت سے جزائر مذکور کو بھیجے گئے تھے اونکو آدم خور اور برہنہ پایا وہ تیوہارون کو اپنے جسم گیرو سے پوتتے اور اگر کوئی عزیز مرجاتا تو سیاہ مٹی لیس کر ماتم کرتے تھے اور خوشی یا دوستی کے اظہار کیواسطے رونے کی سی آواز نکالتے تھے اور چونکہ پیدا ہونے سے پیشتر اونکے نام رکھے جاتے تھے لہذا نامون مین تذکیر و تانیث کی تمیز نہ تھی اور معبود کے بارے مین اونکا تصور یہہ تھا کہ کوئی ناپاک روح ہی جو بیماری پھیلاتی ہی پس پانچ سال تک یہہ کیفیت رہی کہ جب کبھی انگریز طریقہ موانست برتا چاہتے تب وہ تیرون کی بوچھار کرتے مگر افسرون نے چند جھونپڑے آبادی کے قریب ڈالے تاکہ وہ اگر اونمین پناہ لین اور دوا اور خوراک سے اونکی خبرگیری کیجاوے اسطرح رفتہ رفتہ وہ سہولت پر آگئے۔

مدراس کے پہاڑی فرقے

انامليا نام پہاڑیون مین جو مدراس کے جنوب مین واقع ہین

بہت سے غیر آریا فرقون نے پناہ لی ہی ۔ پلیار جنکے بال لنبے اور
صورتین وحشیانہ ہین اور بھوتون کو پوجتے ہین جنگل کی پیداوار اور چوہو
اور دیگر چھوٹے چھوٹے جانورون پر جو ہاتھہ آجاوین زندگی بسر کرتے ہین
ایک اور فرقہ ہی جسکو منڈاور کہتے ہین اونکی بودوباش کی کوئی
جگہہ معین نہین مگر اندرونی پہاڑیون مین اپنی مویشی کو لیئے آوارہ پھرتے
ہین اور غارون مین اور پتون کے چھپرون مین رہتے ہین اور سال
سے زیادہ کسی ایک جگہہ مین کم رہتے ہین ۔ اور فرقہ کیدر یعنی
والیان کوہ جو پستہ قد اور فربہ لب ہین کسی اعلیٰ تر نسل کا بقیہ ہین اونکی
گذران شکار پر ہی اور جنگل کے دیگر وحشیانہ باشندون پر اونکا گونہ
رعب بھی ہی ان پہاڑیون مین پتھر کی عمارتین جنکو کستوا اپن یا
دولمین کہتے ہین اور جو قدیم غیر آریا قومین اپنے مردون کی قبرون
پر تعمیر کرتی تھین کثرت سے ہین جنوب و مغرب کے پہاڑی فرقون
مین جنکو نیر کہتے ہین ہنوز یہہ طریقہ جاری ہی کہ ایک عورت کے کئی
شوہر ہوتے ہین اور ملکیت مرد کی اولاد کو نہین بلکہ اوسکی بہن کے
بچون کو پہونچتی ہی یہی قاعدہ ہمالیہ کی غیر آریا فرقون مین جو ہند کے
دوسرے سرے پر رہتے ہین جاری ہی ۔

ممالک متوسطہ کی غیر آریا قومین

ممالک متوسطہ کی آبادی کا بڑا حصہ غیر آریا نسل کے لوگ ہین اور بعض

مقاموں مین نصف باشندے بھی ہین — گونڈ کے فرقہ نے جو بہت مشہور ہی تہذیب مین ترقی کی ہی مگر زیادہ وحشی فرقے ہنوز جنگلون مین رہتے اور شکار پر جیتے ہین بعضون کی نسبت سُننے مین آیا ہی کہ عرصہ چند سال کا گذرا کہ وہ اپنے تیرون کی نوک چقماق پتھر کی بناتے تھے — اونکی کمان کھینچنے کو بڑی طاقت چاہیئے وہ اوسکو پیر مین لگا کے چلّے کو دونون ہاتھون سے کھینچتے ہین اور اونکا تیر صاف ہرن کے جسم کے پار نکلجاتا ہی — ایک اَور قوم مارہی کہلاتی ہی جو اجنبی کی صورت دیکھتے ہی اپنے گھاس کے جھونپڑے چھوڑکر بھاگتے ہین — سال مین ایک دفعہ وہان کے راجا کا قاصد اونسے خراج لینے آتا ہی اس خراج مین جنگل کی پیداوار خاص کر شامل ہوتی ہی مگر قاصد اونکے جھونپڑونکے اندر نہین جاتا بلکہ باہر سے ایک ڈھول بجاکر چھپ رہتا ہی مارہی جنگلے سے نکلتے ہین اور جو کچھہ دینا ہوتا ہی کسی مقرر جگہہ پر رکھکر پھر روپوش ہوجاتے ہین —

اڑیسہ کے پتے پوش

اُڑیسہ کی باجگذار ریاست ہند کے شمال و مشرق کو واقع ہی یہان ایک غریب فرقہ بستا ہی جو شمار مین دس ہزار اور جوانگ یا پتوا یعنی

صرف دالیون کی چند کڑیان اپنی کمر مین باندھتی تھین اور آگے پیچھے پتون کے گچھے لٹکاتی تھین وہان کے برٹش افسر نے ۱۸۷۱ء مین کل فرقے کو طلب کیا اور بعد گفتگو کرنے کے عورتون کے استعمال کے لیئے کپڑے کے پارچے دیئے بعد ازان سب کپڑے پہنے ہوئے ایک ایک کرکے افسر کے سامنے سے گذرے اور آداب بجا لائے اور انجام کار اونھون نے پتون کے گچھون کو جنکے سوائے سابق مین اونکے تن پر کچھ نہ تھا ایک بڑے انبار مین جمع کرکے آگ لگا دی۔

ہمالیہ کے فرقے

ہند کی شمالی سرحد پر کوہ ہمالیہ کی نشیب اور شاخین غیر آریا کی بہت سی مختلف ناتربیت یافتہ فرقون سے آباد ہین ملک آسام کے بعض پہاڑی آدمی فاصلہ یا دوری کے اظہار کے لیئے کوئی لفظ مثل میل یا کوس وغیرہ کے نہین رکھتے بلکہ بُعد مسافت کا اندازہ اس طرح کرتے ہین کہ راہ مین کتنے پان چابنے مین آئے یا کس قدر تمبا کو کھائی گئی اونکو محنت سے نفرت ہی اور اکثر لاغر پست قد سیاہ فام اور تند خو ہوتے ہین اگلے وقتون مین وہ آسام کی وادی مین قزاقون کی لوٹ پر اوقات بسری کرتے تھے مگر سرکار انگلشیہ نے اونسے ایک طرح کا پولیس قائم کیا ہی تاکہ اوس سرحد مین امن رکھین اور اسکے عوض مین اونکو

سالانہ کچھہ کپڑے کستی پھرُوے اور اناج عطا ہوتا ہی - خود اونکے نام اونکی گذشتہ وحشیانہ زندگی پر دلالت کرتے ہین ایک فرقہ اشام کا جو اکاس کہلاتا ہی اوسکے دو حصے ہین جنکے نامون کے لفظی معنی یہہ ہین یعنی ہزار الاؤ کے کھانیوالے اور چور جو کپاس کے کھیتون مین گھات مین بیٹھتے ہین -

غیر آریا فرقے جو زیادہ مہذب ہین

حالات مسطورۂ بالا سے واضح ہی کہ اصلی باشندون کے اکثر فرقے تہذیب انسانی کی اوسی ابتدائی حالت مین ہین جو ویدکے شعرا نے تین ہزار سال ہوئے اونسے منسوب کی تھی مگر بعض ایسے ہین جنھون نے بہت ترقی کی ہی اور اونکی جماعتون مین اعلیٰ درجہ کی تہذیب کی علامتین پائی جاتی ہین یہہ مہذب فرقے مثل غیر مہذب فرقون کے ہند کے طول وعرض مین جہان تہان پھیلے ہوئے ہین - اس مقام پر صرف دو فرقون یعنی سنتھال اور کھاند کا نہایت مختصر بیان کیا جائیگا -

سنتھال کا بیان

سنتھال اون پہاڑیون مین رہتے ہین جو ملک بنگالہ مین گنگا کے وادی سے جا ملی ہین وہ میدان کے رہنے والون سے علیحدہ اپنے

گانون مین رہتے ہین اور شمار مین قریب دس لاکھہ کے ہین اگرچہ اُنھون
جنگل کے شکار کرنے والے فرقون کے طریقے ہنوز ترک نہین کیئے
ہین تاہم وہ ہل کے استعمال سے واقف ہین اور اب کشتکاری کے
پیشے مین مشاق ہو گئے ہین ہر قریہ اپنے اپنے مقدم کے ماتحت ہی
اور مقدم گانون کے بانی کی اولاد سے ہوتا ہی اور اوسکی مدد کے
لیئے ایک نائب اور ایک چوکیدار ہوتا ہی - گانون کے لڑکون کے
افسر علیحدہ ہوتے ہین اور ہر ایک اپنے سردار اور اوسکے نائب کے
جبتک کہ اوسکا بیاہ نہو زیر حکومت رہتا ہی سنتھالون مین زبون طریقہ
ذات کے اختلاف کا مثل اہل ہنود کے نہین ہی اور اپنے سات فرقون
کو ایک مورث اعلیٰ کے سات بیٹون کی اولاد سے بتاتے ہین گانون
کے کل لوگ کھانے پینے شکار کھیلنے اور پوجا مین شریک ہوتے ہین
اور رشتہ قومی اسقدر قوی ہی کہ سوائے فرقے سے نکالدینے کے
سنتھالون کے درمیان کوئی اور سزا نہ تھی سخت جرم کے مرتکب کا
اگ گز یا پانی گانون مین بند کر دیا جاتا تھا اور وہ جنگل مین تنہا نکال دیا جاتا حقہ
تھا خفیف جرائم قوم کے ساتھہ علانیہ مصالحت ہو جانے پر معاف
کیئے جاتے تھے مگر اس صورت مین ضرور تھا کہ مجرم اپنے فرقے
کی دعوت کرے اور چاول کی شراب کثرت سے مہیا کرے -

سنتھالون کی رسمیات

سنتھالون کے درمیان بچپن مین بیاہ دینے کا رواج نہین ہی بلکہ وہ پندرہ سولہ برس کی عمر مین جبکہ خود پسند کرنے کی تمیز حاصل ہوتی ہی بیاہ کرتے ہین شادی کی رسمین ادا ہونے کے بعد لڑکی کے عزیز جلتے انگارے گھر کی اوکھلی مین کوٹ کے پانی سے بوجھاتے ہین اور یہہ لڑکی کے موجودہ تعلقات منقطع ہونے کی علامت ہی۔ یہہ لوگ اپنی عورتون کا بہت خیال رکھتے ہین اور سواے بے اولاد ہونے کے کسی اور صورت مین ایک کے جیتے جی دوسری عورت نہین کرتے سنتھال اپنے مردون کو جلاتے ہین اور کھوپری کے تین ٹکڑے دامودر ندی مین جسکو وہ متبرک جانتے ہین بہادیتے ہین۔

سنتھالون کا مذہب

پس جبکہ ایسے حامی اور مددگار اور ظاہرا شان و شوکت کے دیوتاؤن سے جنکی پرستش وید کے رشی کرتے تھے سنتھال محض بے خبر ہین تو ایسا معبود جو قادر مطلق اور رحیم و کریم اور بنی انسان کا حافظ اور ناصر ہو اونکے ذہن مین کب آسکتا ہی اہل اسلام اور قوم ہنود نے ان لوگونکو صید کی طرح تعاقب کرکے صحرا گزین کردیا پس اونکے خیال مین نہین آتا

کہ کوئی ایسا بھی ہی کہ قوت اور زور مین ہمسے بڑھکر ہو اور ہمارے
ستانے کا ارادہ نہ کرے چنانچہ ایک مرتبہ کوئی خوش تقریر پادری
اپنے مسیحی خدا کا ذکر کر رہا تھا کہ ایک سنتھال بیساختہ کہنے لگا کہ ارے
وہ کیا وہ زبردست مجھے نگل جائیگا۔ اونکے گمان مین تمام روے زمین پر
شیاطین دخیل ہین جنکی ایذا رسانی سے محفوظ رہنے کے لیے بکرے
اور مرغ اور مرغی کے نیچے چڑھایا کرتے ہین علاوہ برین بزرگون کی
روحین ندی اور جنگل کے بھوت پلید کوؤن کے آسیب پہاڑون کے
دیو اور ہزارہا دیگر جنات وغیرہ جو نظر سے غائب رہتے ہین ان سب کا
راضی رکھنا ضروریات سے ہی اونکا عقیدہ ہی کہ یہہ خبیث اکثر گانون
کے پرانے ساکھو کے درختون مین قیام رکھتے ہین بعض قریون کے سال
باشندے ہر درخت کے چارون طرف ناچتے ہین کہ کہین ایسا نہو کہ
کہ جس درخت مین اونکے خاص گانون کا دیوتا سکونت رکھتا ہو
فروگذاشت ہو جائے۔

سنتھالون کا مختصر بیان

گذشتہ صدی کے آخر تک سنتھال ارد گرد کے ملک مین رہزنی سے
قوت بسری کرتے تھے مگر برٹش عہد مین اونھون نے کاشتکاری کا
پیشہ اختیار کیا اور سنہ ۱۸۳۲ء مین انگریزی افسرون نے پتھرون کے ستون
بطور حد بندی اس غرض سے نصب کیے کہ ان مین اور ترائی کے دہقانون

مین دُھرے ملینڈے کی نزاع نہو مگر اس عرصے مین بیوپاری یہان آن
داخل ہوے اور یہہ سادہ لوح پہاڑیے اونکے سود کے جال مین پھنس
گئے اور چونکہ رشتہ داری کی الفت قوی تھی اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑکے
غریب الوطن ہوجانا گوارا نہ کرسکے اور رفتہ رفتہ ان ہندو سودخوار و ملیطر کے
غلام ہوگئے اور انجام کار یہہ نوبت پونہچی کہ بالعوض قرضہ کے قرضخواہ
اونکی فصل کی پیداوار لے لیتے اور اونکے لڑکے بالون سے کام لیکر اونکے
اور بمشکل تمام پیٹ بھر روٹی دیتے تھے - اگر کوئی شخص مرجاتا تو یہہ قرضہ
جس سے عمر بھر چھٹکارا ممکن نتھا اوسکی اولاد کے سر پڑتا تھا کیونکہ اونکی
غیرت مقتضی اسکی نہین ہوتی کہ باپ کا قرضہ بیٹا نہ ادا کرے پس ایسا ہوا کہ
۱۸۴۸ء مین تین گانون کے باشندے جنھون نے جنگل کاٹ کے
اراضی صاف کی تھی مایوس ہوکر جنگل کو نکل بھاگے اور ۱۸۵۵ء مین
تیس ہزار سنتھال اپنی تیر و کمان لے کلکتہ کو روانہ ہوئے کہ گورنر جنرل
صاحب کو اپنی حقیقت حال سے ماہر کرین ابتدائے سفر مین تو اونکے
درمیان انتظام رہا مگر چونکہ فاصلہ بعید اور کھانے کو پاس نہ تھا لہذا بھوک
کے مارے چوریان کرنے لگے اسپر پولیس کا مقابلہ ہوا غرض ایک ہفتہ
کے اندر سب کے سب بڑھلا باغی ہوگئے اس بغاوت کے رفع کرنے
مین افسوسناک کشت خون ہوا انجامکار اونکی تکالیف کی اچھی طرح تحقیقات
کی گئی اور ایک سادہ طریقہ انتظام کا ایک برٹش افسر کی نگرانی مین اونکے

واسطے تجویز ہوا اب وہ خوشحال ہین مگر اونکے فراج مین ایسی وحشت اور سوا
ہی کہ نئی بات سے اندیشہ ناک ہوتے ہین چنانچہ بعضون نے سنہ ۱۸۸۱ع
کی مردم شماری رد کرنے کو ہتھیار اوٹھا لیے تھے۔

کھاندون کا بیان

اڑیسہ کے کنارے پر ایک بلند سلسلۂ کوہ بن سے ڈھکا ہوا ہی
اوسپر ایک فرقہ جسکو کھاند (یعنی پہاڑ کے رہنے والے) کہتے ہین
آباد ہی اونکا شمار قریب ایک لاکھ آدمیون کے ہی انتظام ملکی کے
بارے مین اونکے خیال بالکل قدیم زمانے کے سے ہین ہر خاندان
مین باپ سردار ہوتا ہی اوسکے جیتے جی جوان لڑکون کی جدی پونجی
نہین ہوتی بلکہ ایک ہی گھر مین مع بیوی بچون کے رہتے ہین اور کھانا
گھر کی بڑی بوڑھی پکاتی ہی جسکو سب ایک ساتھ ملکر کھاتے ہین فرقے کا
سردار اکثر تو موروثی اور بزرگ خاندان کا بڑا بیٹا ہوتا ہی اور درصورت اوسکے
صاحب لیاقت نہونے کے چچا یا چھوٹا بھائی مقرر ہوتا ہی مگر وہ فرقے
کے بزرگون کی بغیر صلاح کوئی کام نہین کرتا۔

کھاندون کی لڑائیون اور نذرون کا بیان

جبتک کہ انگریزون نے سنہ ۱۸۳۵ع مین بہتر قوانین جاری نہین کیے

واسطے تجویز ہوا اب وہ خوشحال ہین مگر اونکے مزاج مین ایسی وحشت اور سوء ظن ہی کہ نئی بات سے اندیشہ ناک ہوتے ہین چنانچہ بعضون نے سنہ ۱۸۸۱ع کی مردم شماری رُوکنے کو ہتھیار اوٹھالئے تھے۔

کھاندون کا بیان

اُڑیسہ کے کنارے پر ایک بلند سلسلہ کوہ بن سے ڈھکا ہوا ہی اوسپر ایک فرقہ جسکو کھاند (یعنی پہاڑ کے رہنے والے) کہتے ہین آباد ہی اونکا شمار قریب ایک لاکھہ آدمیون کے ہی انتظام ملکی کے بارے مین اونکے خیال بالکل قدیم زمانے کے سے ہین ہر خاندان مین باپ سردار ہوتا ہی اوسکے جیتے جی جوان لڑکون کی جدی پونجی نہین ہوتی بلکہ ایک ہی گھر مین مع بیوی بچون کے رہتے ہین اور کھانا گھر کی بڑی بوڑھی پکاتی ہی جسکو سب ایک ساتھہ ملکر کھاتے ہین فرقے کا سردار اکثر تو موروثی اور بزرگ خاندان کا بڑا بیٹا ہوتا ہی اور درصورت اوسکے صاحب لیاقت نہونے کے چچا یا چھوٹا بھائی مقرر ہوتا ہی مگر وہ فرقے کے بزرگون کی بغیر صلاح کوئی کام نہین کرتا۔

کھاندون کی لڑائیون اور سزاؤن کا بیان

جبتک کہ انگریزون نے سنہ ۱۸۳۵ع مین بہتر قوانین جاری نہین کئے

تھے کھاندون کے درمیان خون کے جرم کی سزا اس طرح ہوتی
تھی کہ مقتول کے عزیزون پر واجب ہوتا تھا کہ قاتل کو قتل کرین یا
بطریق خونبہا کے اناج و مویشی لیوین اگر کوئی شخص کسی کے ہاتھ سے
زخمی ہوتا تو ایذا رسان پر ضرر رسیدہ کی پرورش تا حصول صحت لازم
آتی تھی مال مسروقہ یا تو واپس کیا جاتا تھا ورنہ اوسکی قیمت دیجاتی تھی اور
اگر کسی پر دوبارہ چوری کی علت ثابت ہوجاتی تو وہ شخص قوم سے خارج
کر دیا جاتا اِس سے بڑھکر سزا اونکے درمیان نہ تھی اور آپس کی نزاع فریقین
کے باہم لڑ لینے سے یا دو مسلح گروہون کی خونخوار جنگ و جدل سے یا
کھولتے تیل مین ہاتھ ڈالنے اور گرم لوہے کے چھونے سے یا
چیونٹیون کی بل کی مٹی پر یا شیر کے پنجہ یا گوہ کی کھال پر بہ سنجیدگی
تمام قسم کھلانے سے تصفیہ پاتی تھی۔ اگر کوئی شخص لاولد مرجاتا تو
گانون کے خاص لوگ اوسکی ارضی کو آپسمین تقسیم کر لیتے کیونکہ عورت
زمین پر قابض ہونے کی مجاز نہ تھی اور نہ کوئی ایسا مرد مجاز تھا جو اپنی
قوت بازو سے اوسکی حفاظت کرنیکے لائق نہو۔

کھاندون کی کاشتکاری

کھاندون کے جوتنے بونے کے طریقے کی نسبت یہہ کہہ سکتے ہین
کہ وہ غیر آریون کے جاہل فرقون کے خانہ بدوش طریقے اور ہندوؤن

کے معین طریقے کاشت کے ہین ہین ہی نہ تو وہ یہہ کرتے ہین کہ مثل جاہل غیر آریون کے ایک قطعہ جنگل کو جلا کر صاف کیا اور چند فصلین حاصل کرنے کے بعد چھوڑ کر چلے گئے اور دوسرا قطعہ جا صاف کیا اور نہ وہ مثل ہنود کے پشت در پشت ایک ہی قطعہ اراضی کو جوتا بویا کرتے ہین بلکہ اونکا قاعدہ یہہ ہی کہ جب معلوم ہوا کہ زمین کی طاقت کم ہو چلی تب اوسکو چھوڑ دیتے ہین اور اونکی بعض آبادیون مین یہہ قاعدہ تھا کہ چودھا سال کے بعد جگہہ منتقل کی جاتی تھی۔

کھاندون مین بیاہ کا طریقہ

ان لوگون مین بیاہنے کا دستور یہہ ہی کہ ضیافت مین سے دولھن کو جبراً لے بھاگتے ہین بعد ازان لڑکے کا باپ لڑکی کی قیمت دیتا ہی بیشتر طاقت ور لڑکی جو لڑکے سے چند برس بڑی ہو پسند کی جاتی ہی اس طرح پر تیرہ چودھا برس کی عمر مین لڑکی کا اور دس گیارہ برس کی عمر مین لڑکے کا بیاہ ہو جاتا ہی دولھن اپنی سسرال مین جبتک کہ اوسکا کمسن خاوند جوان نہو بطور ٹہلنی کے رہتی ہی اکثر اوقات بیوی کا خاوند پر بہت داب ہوتا ہی اور وہ بیوی کے جیتے جی اوسکی بلا مرضی دوسری عورت نہین کرسکتا

کھاند مہ ضعون کے خدمتگارون کا بیان

سوائے زراعت اور سپہگری کے کُل پیشے کھاندون مین معیوب

سمجھے جاتے ہین اور ہر موضع مین کچھہ گھر نیچ قوم کے ہوتے ہین جو اراضی
رکھنے اور لڑائی پر جانے اور پوجا مین شریک ہونے کے مجاز نہین
ہوتے یہہ بیچارے گانون مین ہر طرح کا ناپاک اور ذلیل کام کرتے ہین
اور جلاہے لوہار کمھار چرواہے کلار انھین لوگون مین سے نسلاً بعد
نسلاً چلے آتے ہین اگرچہ کھاند اونسے مہربانی سے پیش آتے ہین اور
ہر ضیافت سے اونکو بھی حصہ ملتا ہی مگر اونکا مرتبہ باعتبار ذات کے کبھی
نہین بڑھتا بلکہ ذلیل کے ذلیل رہتے ہین اگر کوئی کھاند اونکا پیشہ اختیار
کرلیتا ہی تو نہایت ذلیل سمجھا جاتا ہی اور کھاند اونکا پکایا ہوا کھانا نہین
کھاتے - اونکی نسبت یہہ گمان ہی کہ وہ ایک کمتر نسل کے باقیماندہ لوگ
ہین جو کھاندون کی آمد سے پیشتر پہاڑیون پر قابض تھے جبکہ کھاندون
نے آریون کی یورش سے میدانون کو چھوڑ کر اس نواح مین پناہ لی

کھاندون کا انسانکی قربانی کرنا

کھاندون کے بھی مثل سنتھالون کے متعدد دیوتا ہین یعنے
قوم کے دیوتا اور فرقے کے دیوتا اور خاندان کے دیوتا اور علاوہ
برین ہزارہا شیاطین اور خبیث ارواحین ہین مگر پرتھوی کا دیوتا اونکا
مہادیو ہی جسکو آفرینش کی ایک مجسم قوت تصور کرتے ہین - سال مین
دو مرتبہ یعنی تخم ریزی اور فصل کاٹنے کے زمانے مین اور خاص کر مصیبت

کے وقت پرتھوی کے دیوتا کے لیئے انسان کی قربانی چڑھائی جاتی تھی۔ پس میدان سے کسی کو ترغیب دیکر بھینٹ چڑھانے کے لیئے لانے کی خدمت اون ذلیل فرقون کے جو کھاند کے موضعون سے متعلق تھے سپرد تھی صرف برہمنون اور کھاند کے فرقے کا آدمی بھینٹ نہین چڑھایا جاتا تھا ایک قدیم قاعدے کے موافق ضرور تھا کہ قربانی کی قیمت دیجاوے جب وہ شخص جو بھینٹ کے لیئے تجویز ہوا گانون مین آتا تو قربانی کے دن تک اوسکی ہر خاندان مین بڑی خاطر تواضع ہوتی اور اچھے سے اچھے کھانے کھلائے جاتے بعدہ اوسکو پرتھوی کے دیوتا پر بھینٹ چڑھاتے اور کھاند وقت جانکنی کے اوسکے کان مین چلا چلاکے کہتے کہ تجھکو قیمت دیکر خریدا ہے پس ہمپر گناہ عائد نہین ہوتا اسکے بعد قربانی کا گوشت اور خون موضع کی اراضی مین جابجا تقسیم کر دیا جاتا تھا۔

کھاندون کی حالت برٹش عہد مین

۱۸۳۵ء مین کھاند سرکار برٹش کے احاطہ حکومت مین آئے اور انسان کی قربانیان موقوف ہوئین انکی پہاڑیون مین ہوکر راستے بنے اور میلے مقرر ہوئے۔ برٹش حکام حتی المقدور اونکے دستور مین مداخلت نہین کرتے ہین اور فی زمانہ کھاند کی قوم خوشحال ہی اور امن و امان سے رہتی ہی۔

غیر آریون کی تین نسلین

اب یہہ امر دریافت طلب ہی کہ یہہ قدیم اور تواریخی زمانے سے پیشتر کے باشندے جنکو آریون نے وقت یورش کے عرصہ تین ہزار سال سے زیادہ گذرا کہ زمین پر قابض پایا تھا اور جو ہنوز ہند مین جابجا دیکھنے مین آتے ہین کون ہین - اونکے تحریری حالات موجود نہین اور اونکی زبانی روایتون سے بہت کم حال دریافت ہوتا ہی مگر اونکی بولی سے ایسا دریافت ہوتا ہی کہ وہ تین مختلف نسلون سے ہین - اول تبتی برہما کے فرقے جو گوشہ شمال اور مشرق سے داخل ہوے اور ہنوز ہمالیہ کے پہلوؤن پر مقیم ہین دوم کولاری اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بھی شمال و مشرق کے درون سے بنگالہ مین آئے یہہ خاص کر اوس سلسلہ کوہ پر جو جنوبی ہند کے میدان مرتفع کے شمال و مشرق کو واقع ہی رہتے ہین سوم دراوڑی جو پنجاب مین شاید شمال اور مغرب کے درون سے داخل ہوئے اور اب سطح مرتفع کے جنوبی حصے مین جو ہند کے سرے یعنی راس کماری تک ہی بستے ہین -

غیر آریا کی خصلتین

اکثر تو یہہ لوگ اپنی بات کے سچے اور نمکحلال اور بامروت ہوتے ہین

بشرطیکہ انکے ساتھہ اچھی طرح برتاو کیا جاوے پہاڑون کے رہنیوالے سپہگری کی اچھی لیاقت رکھتے ہین بلکہ میدانون کے وہ فرقے جنکا شیوہ دزدی ہی تعلیم پانے سے پولس کا کام بخوبی انجام دیسکتے ہین اوس سپاہ مین جنکے ذریعہ سے دولت انگلشیہ نے ملک دکھن فتح کیا مدراس کی غیر آریا قومین بھرتی تھین اور بعض اون مین سے پلاسی کی جنگ مین جسکے بعد ملک بنگالہ پر انگریزون کا تسلط ہوا موجود تھے بہادر گورکھے کوہ ہمالیہ کی ایک غیر آریا قوم سے ہین انکی پلٹنین ہند کی فوج مین دلاوری کے لیئے مشہور ہین اور چند روز ہوے کہ ان لوگون نے افغانستان کی لڑائی مین بڑی ناموری حاصل کی۔

چوتھا باب

قوم آریا کا ہند مین آنا

آریا نسل کا بیان

نہایت قدیم زمانے ہی سے ایک اعلی درجہ کی قوم شمال و مغرب کی جانب سے اصلی باشندون کو زک دیکر ہند مین داخل ہونا شروع ہوئی یہہ قوم آریا کی نسل سے تھی برہمن اور راجپوت اور نیز انگریز انھین کی اولاد مین ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ اصل مین وسط ایشیا سے آئی تھی

اور اسی مرکز سے چند شاخین مشرق اور چند مغرب کو روانہ ہوئین اور مغرب
کی جانب روانہ ہونیوالون مین سے ایک شاخ نے **فارس** کی سلطنت
کی بنا ڈالی اور دوسری نے **ایتھنس** اور **اسپارٹا** کے شہر تعمیر کر
اور قوم یونانی کہلائی تیسری نے ملک **اطالیہ** مین سات پہاڑیون پر
وہ شہر بنایا جو انجام کار شاہانہ **روم** کے لقب سے مشہور ہوا۔ اسی
نسل کے ایک گروہ سے تواریخی زمانے کے قبل ولایت **اسپین** آباد ہوا
جہان اوسنے چاندی کی کانین کھودین اور جب **انگلستان** کیطرف
نظر کیجاتی ہی تو وہان پر بھی ایک آریا نسل کی آبادی درخت کی ڈالیون
کی بنی ہوئی ڈونگیون مین مچھلی پکڑتی یا **کارنوال** مین ٹین کی کانین
کھودتی ملتی ہی علاوہ ان شاخونکے جنکا ذکر ہوا آریا نسل کی شاخین پہلے ایشیا کے اصلی مرکز سے
جو انکا قدیمی گھر تھا مشرق کی جانب بھی گئین اور انھین کے زبردست
گروہ ہمالیہ کے درون مین ہوکر **پنجاب** مین داخل ہوئے اور
تمام ہند مین بالتخصیص برہمن اور راجپوت کے نام سے پھیل گئے۔

آریون کا یورپ اور ایشیا کی قدیم قومون کو مغلوب کرنا

آریا قوم کی مشرقی اور نیز مغربی شاخ نے اصلی باشندون کو جو اوس سرزمین
پر قابض تھے ماتحت کرلیا اور ہر طرح پر اپنی فضیلت و نیز قائم کی۔ قدیمی
تاریخ اقلیم **یورپ** کی انھین آریا کی نو آبادیون کا تذکرہ ہی جو بساحل

عہد میں ہوئین پر واقع تھین - اور عبارت ماڈرن سویلیزیشن یعنی زمانہ حال کی شایستگی اور تہذیب سے انھین مغربی آریون کی شایستگی اور تہذیب مراد ہی - اسی طرح سے ہند کی تاریخ بھی فقط آریا لوگون کی مشرقی شاخ کی جو ہند مین آکر بسی حالات کا نام ہی -

آریون کی اصلی وطن مین جو کیفیت تھی اوسکا بیان

ہمین اون اولوالعزم آریون کے ابتدائے زمانہ کا حال جبکہ وہ وسط ایشیا مین بود و باش رکھتے تھے کچھ معلوم نہین مگر ہان اس قوم کی بعید المفارقت نسلون یعنی اہل یورپ اور اہل ہند کی زبانون مین ایسے الفاظ مشترک پائے جاتے ہین جس سے اہل علم یہہ نتیجہ نکالتے ہین کہ یہہ قومین ایشیا کے وسیع سبزہ زارون مین اپنے مویشی لیئے خانہ بدوش پھرتی تھین اور اناج کی فصل جمع کرنیکے واسطے کہین عرصہ دراز تک قیام کرتی تھین - اونھون نے اکثر گھریلو جانور رام کر لیئے تھے اور لوہے کے استعمال سے واقف تھے سینے اور بننے کے فنون سے جانتے تھے کپڑے پہنتے اور پکا ہوا کھانا کھاتے تھے اور ایسے جفاکش تھے جیسے منطقہ معتدلہ کے رہنے والے ہوتے ہین - اس نسل کی مشرقی اور مغربی شاخون مین زمانہ دراز تک اپنے اصلی وطن کی سردی کی یادگار می قائم رہی چنانچہ بیدسے ظاہر ہی کہ جب آریا شاہ ہند کے گرم ملکون مین درازی عمر کی

بھی ہوتے تھے

یورپ اور ہند کی زبانین محض آریا زبان کی اقسام ہین

یونانیون اور رومیون اور انگریزون اور ہندؤون کے آباؤ اجداد ایشیا مین ایک ہی جگہہ رہتے تھے ایک ہی زبان بولتے اور ایک ہی دیوتاؤن کی پرستش کرتے تھے اگرچہ بادی النظر مین یورپ اور ہند کی زبانون مین بہت بڑا فرق معلوم ہوتا ہی مگر وہ ایک ہی ماخذ یعنی آریا کی زبان سے مشتق ہوئی ہین یہہ بات اون الفاظ کی نسبت جو روزمرہ مستعمل ہوتے ہین خاص کر صادق آتی ہی مثلاً وہ الفاظ جو باپ بھائی بہن اور بیوہ کے واسطے استعمال ہوتے ہین آریا کی اکثر زبانون مین متحد ہین خواہ وہ زبان دریاے گنگا خواہ ٹائبر خواہ ٹیمس کے کنارے بولی جاتی ہو چنانچہ لفظ ڈاٹر (بیٹی) جو قریب ان سب زبانون مین آتا ہی ایک سنسکرت لفظ سے جسکے معنی دودھ دوہنے کے ہین مشتق ہوا ہی گویا اس امر کی یادگار ہی کہ اگلے زمانے مین آریا خاندان مین بیٹی ہی دودھ دوہا کرتی تھی —

یورپ اور ہند کے مذاہب ایکہی اصل سے ہین

یورپ اور ہند کے قدیم مذہبون کا ایک ہی ماخذ ہی کیونکہ وہ

کسی قدر اون قصے کہانیون پر مشتمل ہین جو ان قومون کے آبا و اجداد نے جب وہ ایک ساتھ وسط ایشیا مین رہتے تھے سیکھے ہونگے ہند وید کے دیوتا یونانیون اور رومیون کے بھی دیوتا تھے اور ہنوز کلکتہ کے برہمن اور انگلستان کے پراٹسٹنٹ اور پیرو کے کاتھلک پادری معبود حقیقی کی اون نامون سے جو قدیم آریا زبان کے لفظ سے مشتق ہوئے پرستش کرتے ہین —

ہندی آریون کے سفر کی کیفیت

ہند مین آنیوالے آریون کے اپنے وطن مین رہنے اور وہان سے جنوب و مشرق کی سمت سفر کرنیکا حال وید کے بھجنون سے بخوبی منکشف ہوتا ہی اگلے بھجن کابل مین درخیبر کے شمال تک پہونچنے اور پچھلے دریا گنگا تک وارد ہونے کی خبر دیتے ہین اور مشرق کی جانب درمیانی راہ فتحمندی سے طی کرنیکی کیفیت وید کے نوشتون مین ایسی مفصل پائی جاتی ہی کہ قدم قدم کا حال معلوم ہو سکتا ہی — خطہ پنجاب جو پانچ عمدہ دریاؤن سے سیراب پایا تو اپنا آبائی طریقہ خانہ بدوش چرواہون کا چھوڑ کر پیشہ زراعت مستقل طور پر اختیار کر لیا — وید کے شعرا نے اون دریاؤن کی بہت تعریف کی ہی جو باعث اس انقلاب کا ہوئے اور ایسے انقلاب کو ہر قوم کی ترقی معاشرت کا ایک جزو اعظم قرار دینا بیجا نہین بعض اشلوک

اس مضمون کے ہین کہ [illegible] جسکا نام ست[illegible] مین ہورہا ہی ہماری عرض قبول کر اور ہمارے بڑے بڑے کھیتون کو اپنے پانی سے سینچ دے — کوہ ہمالیہ جسکی شاخون کی راہ سے آریا ہند مین آئے تھے اور جسکے جنوبی دامن مین عرصۂ دراز تک بود و باش کی تھی اونکی یاد سے فراموش نہوا جیسا وید کے شاعرون نے خالق کی صفت مین اشارہ کیا ہی کہ تو اے معبود جسکی عظمت کی برف بستہ پہاڑ یا اور سمندر اور آسمانی دریا گواہی دیتے ہین قابل حمد و ثنا ہی — یہہ آریے ہند مین بسے تو مگر اپنا وطن انکو ہمیشہ یاد رہا اونکے دیوتاؤن اور پاک رشیون کے رہنے کی جگہہ اور آدمزادون کو خوش کلامی کی قوت آسمان سے نازل ہونیکا مقام وہی سرزمین تھی اور اونکے معبودون اور سورماؤن کا سُرگ لوک یعنی بہشت ہمالیہ پربت کی بلند چوٹیان تھین جہان مہربان مزاج اور دلیر ابدالآباد راحت سے رہتے ہین —

رگ وید کا بیان

اول آریون کی جو ملک **پنجاب** مین شروع مین آباد ہوئے رگ وید ایک مشہور علمی یادگار ہی ان متبرک بھجنون کی تصنیف کا زمانہ معلوم نہین مگر ہندوؤن کا بلا کسی ثبوت کے یہہ عقیدہ ہی کہ اوسکا وجود ازلی ہی یا کم سے کم حضرت عیسیٰ کے زمانے سے تین ہزار سال پہلے کا ہی

یعنی اوسکو مرقوم ہوے قریب پانچہزار سال کا عرصہ ہوا اہل یورپ کے
فاضل علم ہیئت کے حساب کے بموجب بتاتے ہین کہ اوسکی تصنیف
سن عیسوی سے تخمیناً چودہ سو برس قبل جاری تھی لیکن اوسی علم کے
حساب سے تاریخ کا نت پیچھے ہٹ جانا بھی ممکن ہی۔

صرف اس قدر معلوم ہی کہ وید کا مذہب بودھ مذہب سے جسکا آغاز
حضرت عیسی سے پہلے چھٹی صدی مین ہوا بہت پیشتر جاری تھا رگ وید
ایک ہزار سترہ مختصر نظمون کا ایک نہایت قدیم مجموعہ ہی جس مین دس ہزار
پانسو اسی اشلوک ہین اور سب کا خطاب دیوتاؤن کی جانب ہی۔ ان
بھجنون سے آریون کے حالات دریافت ہوتے ہین کہ دریاے اندس
کے کنارے متعدد فرقون مین تقسیم ہوکر کبھی آپس مین برسر جنگ ہوتے
اور گاہے باہم متفق ہوکر سیاہ فام اصلی باشندون کا مقابلہ کرتے تھے
اوس وقت ذات کا اوس معنی مین کہ من بعد سمجھی گئی نام و نشان بھی
نہ تھا۔ ہر گھرانے مین باپ پوجاری کا کام دیتا تھا۔ اور اسیطرح سردار
بھی اپنے فرقے کا بزرگ اور پوجاری سمجھا جاتا تھا مگر البتہ بڑے تہوارون
مین وہ کسی فاضل کو جو مقدس چڑھاؤن کی اداے رسوم سے خوب
واقف ہو منتخب کرتا تھا تاکہ وہ لوگون کی طرف سے قربانی گذرانے
ایسا معلوم ہوتا ہی کہ پادشاہ خود قوم کے اتفاق راے سے تجویز ہوتا
تھا وسپتی کا شاہی لقب جسکے لغوی معنی والی نوآبادان کے ہین

وہی لفظ ہی جو قدیم [illegible] کی بابت [illegible] اور دیکھو [illegible] رہا
مین وائز ہیٹس کرکے وسط یورپ مین ہنوز مستعمل ہی۔ عورتون
کی بڑی قدر و منزلت تھی اور بعض نہایت عمدہ بھجن شریف زادیون اور
شہزادیون کی تصنیفات سے ہین۔ نکاح متبرک سمجھا جاتا تھا۔ میان
اور بیوی کا مرتبہ گھر کے انتظام مین مساوی تھا اور دیوتاؤن کی مناجات
مین دونون شریک ہوتے تھے بیواؤن کی اپنے خاوندون کی چتا پر
بھسم ہونے کی رسم سے کوئی واقف بھی نہ تھا اور وید کے وہ اشلوک
جنسے برہمنون نے بعدہ تاویل کرکے اس رسم کو جائز ٹھہرایا ہی
اوسکے خلاف معنی رکھتے ہین وید کا ایک اشلوک سوگن سے یون
خطاب کرتا ہی کہ ای عورت اوٹھ اور دنیا کے بیوہار مین شامل ہو۔
ہمارے پاس آ کیونکہ تو نے زوجیت کے فرائض اپنے خاوند کی
نسبت خوب ادا کیئے۔

آریون کی شایستگی معاشرت جیسی کہ وید مین پائی جاتی ہی

وید کے بیان کے موافق آریا کے فرقون مین لوہار ٹھٹھیرے
سنار اور نیز بڑھئی نائی اور دیگر کاریگر بھی تھے وہ جنگ کے رتھون
پر سوار ہو کر لڑتے اور کبھی نذر مین گھوڑون سے کام لیتے تھے مگر ہنوز

ہاتی رواج مین نہین تھے۔ اونھون نے زراعت کا پیشہ اختیار
کیا تھا اور ہل کے ذریعے سے کھیتون کو جوتتے اور گانون
اور قصبون مین رہتے تھے مگر اونھون نے اپنا قدیم طریقہ زیست
یعنی گلہ وغیرہ لیئے آوارہ پھرنا ہنوز بالکل ترک نہین کیا تھا
بلکہ اوس وقت تک اونکی دولت مویشی تھی اور مویشی ہی بالعوض
جرمانے کے دی جاتی تھی اور واضح ہو کہ لاٹینی زبان مین
زر کے لیئے وہی لفظ مستعمل ہے جسکے اصل مین گلے کے معنی
تھے اور جنگ کے لیئے جو لفظ وید مین آئے ہین اون مین سے
ایک کے لغوی معنی گایون کی خواہش ہے۔ وید کے آریون کو
مثل اس زمانے کے ہندؤون کے گاے کے گوشت سے
پرہیز نہ تھا اور ایک طرح کی شراب جو سوم کے پودے سے بنتی
تھی پیتے تھے اور یہی گوشت اور شراب اپنے دیوتاؤن پر چڑھاتے
تھے اس طرح پر جون جون اونکے ہموطنون کے تازہ گروہ آتے
گئے آریا کی مشہور قوم شمالی ہند مین مشرق کی طرف پھیلتی گئی اور
اصلی سیاہ فام باشندون کو یا تو آگے کو ہنکا دیا اور نہ مطیع کر کے
اپنا غلام بنایا۔ اونکے نقل مقام کا یہہ طریقہ تھا کہ جماعت کی
جماعت دریا کی ایک گھاٹی سے دوسری کو جاتی تھی اور ہر جماعت اپنی
بیوی بچون اور مویشی کو ساتھ لیئے ہوئے سپاہی اور کسان اور پوجاری کی خدمتین ادا کرتی تھی

ویدکے دیوتا

ان ہیریا فرقون کو اپنے دیوتاؤن پر اور خود اپنے اوپر کمال اعتبار تھا اور مثل دیگر فتحیاب قومون کے اونکا عقیدہ یہہ تھا کہ ہم اور ہمارے دیوتا ملک مفتوحہ کے باشندون اور اونکے ذلیل دیوتاؤن سے کہین افضل ہین در حقیقت اپنی ذات خاص پر ایک اعلیٰ درجہ کا بھروسا ہونا قوم کی ترقی کے لیے موجب تحریک اور اعانت عظیم کا ہی اونکے دیوتا یعنی دیو جسکے لغوی معنی چمکنے والون کے ہین اور سنسکرت مادہ دو سے مشتق ہوا ہی جسکے معنی چمکنے کے ہین عالم حدوث کے قواے عظیم تھے وہ آسمان کی **دیوش پتر** کے سنسکرت نام سے بحیثیت پدر حقیقی کے پرستش کرتے تھے اور رومیون کے درمیان اوسکا نام ڈایزپیٹر یا جوپیٹر اور یونانیون مین زیئس تھا اونمین آکاش کی بھی جو سب پر محیط ہی پرستش ہوتی تھی جسکو سنسکرت مین ورن اور لاطینی مین یورنیس اور یونانی مین اورانوس کہتے ہین

سب سے زیادہ بھجن اندر یعنی ابر کے دیوتا کی شان مین ہین جو مینہہ برساتا ہی جسپر پیداوار کی کثرت اور قلت موقوف ہی اور جون جون ان لوگون کو موسمی بارش کی ضرورت کا نئے پیشہ زراعت مین تجربہ ہوا اندر ویدکے دیوتاؤن مین اول شمار کیا گیا۔ اسے **اندر** دیوتا ترجیح زندگی

کو نہین پہونچتے لو کل مخلوقات پر قوت مین غالب ہی - اندر کے بعد
اگ کے دیوتا اگنی (لاٹن اگنس) کا مرتبہ باعتبار بھجنون کے شمار
کے دوم تھا اس لحاظ سے کہ وہ دیوتاؤن مین سب سے صغیر سن
اور دولت کا مالک اور عطا کرنیوالا ہی ماروت یعنی طوفان کے دیوتا
جنسے جٹان تھر اتے ہین اور جو بن کو اجاڑتے ہین اعلی نسب اُرشا
یعنی صبح صادق (یونانی ایوس) مثل نوعروس کے انسان پر جلوہ گر
ہوتی ہی اور ہر ذی حیات کو کام پر جانے کے لیئے جگاتی ہی اسون
یعنی صبح صادق کے تیز رو سوار جو سورج کی پہلی کرنین ہین اور وہ الیان
نور کہلاتی ہین علاوہ انکے سورج (سوریہ) اور ہوا (وایو) اور
روشن یا حسب دلخواہ دن (متر) اور پودے سوم کا منتی عرق
جو چڑھاوے کے کام مین آتا ہی اور اور بہت سے دیوتاؤن کا ذکر
وید مین آیا ہی جو شمار مین تینتیس ہین جن مین سے گیارہ آسمان پر
اور گیارہ زمین پر اور گیارہ کرہ ہوا مین باحشمت و جلال رہتے ہین

خدا کی ذات کا تصور جو وید سے پیدا ہوتا ہی

آریا لوگ اپنے منور دیوتاؤن کو اپنا ہمدم و ہمراز سمجھتے تھے
اور انسے جان و مال کی حفاظت کے لیئے ایسی قوی امید کے
ساتھ ملتجی ہوتے تھے کہ مدد ملنے مین ہرگز شک نہین لگ یا انہین

کائنات کی صنعت اور پوشیدہ رازون پر اون مین وجد کی کیفیت
پیدا ہوتی تھی اور قدرت کی عظمت اور شان اونکی طبیعت مین ایسی
سمائی ہوئی تھی کہ جب وہ اپنے منور دیوتاؤن مین سے کسی واحد
کی تعریف کرتے ہین تو ایسے محو ہو جاتے ہین کہ غیر کو فراموش کر کے
اوسی کو برحق اور برتر مانکر پرستش کرتے ہین - ایسے اشلوک جنمین
ہر دیوتا واحد مطلق کیطرح بیان کیا گیا ہو بہت سے ہین - مثلاً ایک
اشلوک اسطرح پر ہی کہ ای اندر تیرے مرتبہ کو نہ انسان اور نہ دیوتا
پہونچتے ہین - ایک اور بھجن مین سوم کو آسمان اور زمین کا بادشاہ
اور سب پر غالب کہا ہی - ورن کی نسبت بھی یہہ مرقوم ہی کہ تو
کل آسمان اور زمین کا مالک ہی اور سب انسانون اور دیوتاؤن کا
بادشاہ ہی - پس اس لحاظ سے چند صاحبدل رشی کی نسبت یہہ کہسکتے
ہین کہ وہ ایک خدا کی پرستش کرتے تھے گو کہ وہ خدائے واحد مطلق نہو

وید کا ایک بھجن

ازل مین ایک زرین لڑکے کا ظہور ہوا وہی کل کائنات کا یکتا
مالک ہی اوسی سے آسمان اور زمین قائم ہوئے وہ خدا کون ہی
جسکے لیئے ہم اپنی قربانیان گذرانین وہی ہی جو زندگی اور طاقت
بخشتا ہی جسکے احکام کی سب منور دیوتا اطاعت کرتے ہین حیات ابدی

جسکا عکس اور فنا بے مطلق جسکا سایہ ہی وہ خدا کون ہی جسکو ہم اپنی قربانیان گذرانین ـ

وہی ہی جو اپنی طاقت کے ذریعہ سے جیتی جاگتی دنیا کا پادشاہ ہی وہ ہی جو انسان اور حیوان دونون پر حکومت کرتا ہی ـ وہ خدا کون ہی جسکو ہم اپنی قربانیان گذرانین ـ

وہی ہی جسکے ذریعہ سے آسمان روشن اور زمین مستحکم ہی ـ وہ جسکے ذریعہ سے آسمان ہی نہین بلکہ فلک الافلاک قایم ہوی وہ جسنے روشنی اور ہوا کو پیمانے مین ناپا ـ وہ خدا کون ہی جسکو ہم اپنی قربانیان گذرانین ـ

وہی ہی جسنے اپنی قوت سے پانی کے بادلون کے اوپر بھی نظر کی ـ

وہ جو یکتا سب دیوتاؤن کا خدا ہی ـ وہ خدا کون ہی جسکے لئے ہم اپنی قربانیان گذرانین ـ

مُردون کا جلانا

ہند کے اصلی باشندے اپنے مُردون کو سادے سمجھ کے مقبرون کے تلے دفناتے تھے مگر آریا کیا ہند اور کیا یونان اور کیا اٹلی مین چتا پر جلاتے تھے ـ

چند نہایت عمدہ بھجن مُردون کی الوداع کے ہین ـ مثلاً اسد ھار

اون قدیم ہاتون کے ... کو سدھار جہان ہمارے آبا سدھارے
ہین - اونسے جو قدیم الایام ہین اور نیز ملک الموت سے ملاقی ہو - اپنے
نقصون سے علیحدہ ہو اور اپنے گھر کی راہ لے - کسی جسم سے متصل ہو
اور کسی روشن قالب مین در آ - اوسکو اونکے پاس جانے دو جنکے
لیے امرت کی نہرین بہتی ہین - اوسکو اونکے پاس جانے دو جنہون نے
سمادہ کے ذریعہ سے فتح حاصل کی ہی اور اوسپر دھیان لگانے سے
جو نظرون سے غائب ہی آسمان پر گئے ہین - اوسکو اونکے پاس
جانے دو جو میدان جنگ مین شہزور ہین اون سورماؤن پاس جنہون
نے اپنی جان اورون کے لیے فدا کی ہی اونکے پاس جنہون نے
اپنا مال غریبون کو بخشا ہی - مسئلہ تناسخ سے آریا مطلق بیخبر تھے
وہ لوگ جو چتا کے گرد حلقہ باندھکر کھڑے ہوتے تھے کمال یقین
سے کہتے تھے کہ اونکا عزیز سیدھا ایک آرام اور چین کی حالت
کو گیا ہی جہان اوسکے عزیز جو پیشتر گئے ہین اوس سے ملین گے
اتھرو وید جو قریب زمانے کی تصنیف ہی اوسکے ایک بھجن کا
مضمون یہہ ہی - تو آسمان کو ہمارا رہنما ہو کہ ہم اپنی بیویون اور بچون
کے ساتھہ ہون آسمان مین جہان ہمارے عزیز جسم کی ناتوانیون سے
علیحدہ اور لنگ اور عضو کی کجی سے آزاد ہوکر چین مین رہتے ہین
تاکہ وہان ہم اپنے والدین اور بچون کو دیکھین - خدا کرے بانی

برسانے والی روحین تجھکو عالم بالا پر لیجاوین اور ہوامین اپنی تیز رفتاری
سے تجھکو ٹھنڈا کرین اور تجھپر اوس چھڑکین - اوسکا ہادی ہوا اور اوسکو
لیجا اور ادراک اور حواس سے صحیح وسالم اوسکو راستبازون کے عالم
مین پونہچا - نازائیدہ روح کو اوس تاریک اور ناپیداکنار گھاٹی مین
ہو کر جو اوسکے گرد محیط ہی آسمان پر چڑھا لیجا - اوسکے قدمون کو جو
گناہ سے آلودہ ہین صاف کر تاکہ وہ پاک قدمون سے عالم بالا کو جاوے
تاریکی سے پار ہو کر نازائیدہ روح اِدہر اودھر حیرت سے نظر کرتی
ہوئی آسمان کو جاوے -

زمانہ قدیم کی تصنیفات متعلق وید

جس طرح زمانہ گذرتا گیا قدیم مجموعہ بھجنون کا یعنی رگ وید کافی
متصور نہوا لہذا اتین اور عبادت کی کتابین مستزاد کی گئین اور اسطرح
چار وید جمع ہوئے - لفظ وید اوسی مادہ سے مشتق ہوا ہی جس سے
لاٹن لفظ ودیری یعنی دیکھنا اور یونانی لفظ فیدو یا اُیدا یعنی
مین جانتا ہون اور انگریزی لفظ وزڈم یا وٹ نکلا ہی -
برہمن اس امر کی تلقین کرتے ہین کہ وید الہام الہی سے ہی اور
یہہ کہ وہ حرف بحرف خدا کی دانش ہی - پہلا رگ وید یعنی
خالص بھجن دوسرا سام وید جو رگ وید کے بھجنون سے

سوم کی قربانی مین استعمال ہونے کے لئے جمع کیا گیا تیسرا
یجر وید جسمین نہ صرف رگ وید کے بھجن ہین بلکہ چند جملہ نثر کے
ہین جو برطبق قربانیون مین مستعمل ہونے کی نظر سے بنائے
گئے اور دو نسخون مین جنکو سیاہ اور سپید یجر کہتے ہین منقسم
ہین۔ چوتھا اتھر وید قرب زمانے کے بھجنون سے جو رگ وید
کے آخر مین ہین اور دیگر نظمون سے تالیف کیا گیا ہی۔

برھمنہ کا بیان

چار ویدون مین سے ہر ایک کے ساتھ اور تصنیفات نثر جنکو
برھمنہ کہتے ہین اس غرض سے متعلق کی گئین ہین کہ قربانیون کا
طریقہ اور پوجاریون کی خدمت بیان کرین۔ مثل چار ویدون کے
برھمنہ بھی کلام الہی سمجھی جاتی ہین۔ ہندوؤن کے الہامی نوشتے
وید اور برہمہ پر مشتمل ہین اور اونکو سُرتی یعنی وہ جو خدا سے سُنا گیا
کہتے ہین۔ پس ویدون کو اونکے الہامی زبور اور برھمنہ کو مجموعہ
الہیات سمجھنا چاہئے۔ بعد ازان سُوتر یعنی اقوال مختصر یعنی جو قوانین
اور رسمیات سے متعلق ہین مستزاد کئے گئے۔ اور بعد اونکے
اُپنشد جن مین خدا اور روح کا بیان ہی تصنیف ہوئے اور ارنیک
یعنی بن کے گوشہ نشینون کے لئے رسالہ۔ اور ایک عہد در ا

کے بعد پُران یعنی قدیم روایتین تصنیف ہوئین - مگر یہہ سب جنکا آخر مین ذکر ہوا مثل وید کے الہامی یا شُرتی یعنی وہ جو خدا سے سُنا گیا نہین تصور ہوتی تھین بلکہ صرف متبرک روایتین سمجھی جاتی تھین جنکو سمرتی (یعنی قابل یاد رکھنے کے) کہتے ہین -

چار ذاتون کا قائم ہونا

اس عرصے مین چارون ذاتون کا ظہور ہوا - آریون کی قدیم بستیون مین جو پنجاب کے پانچ دریاؤن کے درمیان واقع تھین یہہ قاعدہ تھا کہ ہر صاحبخانہ کسان اور سپاہی اور پوجاری کا کام دیتا تھا چونکہ رفتہ رفتہ ایسا ہوا کہ بڑی قربانیون کے ادائے رسوم کے واسطے بادشاہ چند خاص خاندان کے لوگون کو جنھون نے خواہ وید تصنیف کیئے تھے یا اونکو برزبان یاد کر لیا تھا ہمیشہ منتخب کرتے تھے پس غالباً اسطرح پر پوجاریون کا ایک علیحدہ فرقہ ہو گیا اور جون جون زیادہ ملک پر آریون کا تسلط ہوتا گیا اقبالمند سپاہیون کو اورونکی نسبت زیادہ حصہ اراضی کا ملا جسکی کاشت وہ مغلوب شدہ غیر آریا فرقون سے کرواتے تھے اس طرح پر چار ذاتون کی بنا پڑی اول پوجاری یا برہمن - دوسرے سپاہی یا بادشاہ کے رفیق جو اوسکے ہمرکاب لڑتے اور راجپوت یا چھتری

کہلاتے تھے جنکو کسی [illegible] الاّمین - تیسرے کاشتکار جو

ویش کے قدیم نام سے مشہور تھے - لفظ **ویش** مادہ **وش** سے

ہی اور ویدکے زمانے مین قوم کی قوم اس نام سے کہلاتی تھی چوتھے

شودر یعنی غیر آریا مفتوح فرقے جو غلام کرلیئے گئے تھے پہلے

تین ذاتین آریا کی نسل سے تھین اور دویج یعنی دو جنمون کے معزز

نام سے مشہور تھین وہ قربانیون مین شریک ہونے کی مجاز تھین

اور اونھین منور دیوتاؤن کی پرستش کرتی تھین شودر ویدمین سیاہ

نسل غلامون کے گروہ کہلاتے ہین اور تاکہ وہ اپنے آریا فتحیابون

سے تمیز کیئے جاوین اونکے لیئے یک جنمہ کا لقب اور دیگر تحقیر کے

کلمات آتے ہین وہ قوم کی بڑی قربانیون مین یا بعد کی ضیافتون

مین شریک ہونے کے مجاز نہ تھے اور نہ وہ اپنی ذلیل حالت سے

کسی اعلیٰ تر حالت کو پہونچ سکتے تھے بلکہ اون سے کھیتون مین سخت

محنت لیجاتی تھی اور گانون کے باشندون کا کل نجس کام اونھین سے

متعلق تھا -

برہمنون کی فضیلت کا قائم ہونا

برہمن یا پوجاری صدر مرتبہ کا دعویٰ رکھتے ہین لیکن ایسا معلوم

ہوتا ہی کہ اون مین اور چھتریون مین جو ایک جنگ آور قوم تھی بہت دنون

تک جھگڑا رہا تب اونکو یہہ معزز مرتبہ اہل ہند پر نصیب ہوا اور بعد
اس تعلیم کے ذریعے سے کہ یہہ مرتبہ اونکو خدا سے عطا ہوا ہی وہ
اوسپر مستقل ہوگیے اونکا دعوی ہی کہ دنیا کی ابتدا مین برہمن خالق
کے مونہہ سے اور چھتری اوسکی باہون سے اور ویش اوسکے پیٹ
یا جانگھون سے اور شودر اوسکے پیرون سے نکلے ہین ایک یعنی
کر کے تو یہہ افسانہ صحیح معلوم ہوتا ہی کیونکہ برہمن درحقیقت اہل ہند
کی قوت ذہنی تھے اور چھتری اونکے قوت بازو اور ویش پر غلبہ پیدا
کرنا موقوف تھا اور شودر اونکے پامال شدہ غلام تھے بہرحال
جب برہمنون کی طاقت مستحکم ہوئی تو اونھون نے اوسکا استعمال
دانشمندی سے کیا ویدکے زمانے سے اونکو اس امر کا لحاظ تھا
کہ اگر معاملہ دین مین فضیلت چاہیے تو دنیوی شان وشوکت ترک
کرنا ضروری ہی اور چونکہ وہ پوجاریون کی خدمت کے دعوی دار تھے لہذا
وہ منصب شاہی سے مطلق دست بردار ہوے اور اتنے ہی پر قناعت
کی کہ وہ پرم اشور کی طرف سے قوم کے ہادی اور بادشاہون کے
مشیر ہین لہذا خود بادشاہ نہین ہوسکتے - جیسا کہ شودر پر خدمتگزاری
اور ویش پر کاشتکاری اور حرفتگری واجب تھی اسیطرح ملک کے
دشمنون سے مجادلہ کرنا چھتریون کا کام تھا اور قوم کے دیوتاون کو
راضی رکھنا برہمن کی خدمت تھی -

برہمن کی زندگی کے مدارج

برہمنون کے لیئے روزمرّہ کی خدمت اور دینی رسمیات کا ادا
کرنا اور کتابون کا مطالعہ معین تھا بلکہ یون کہا جانا چاہیئے کہ تعلیم
اور تادیب کی نظر سے اونکی زندگی چار درجون مین جو ایک دوسرے
سے ازبس مختلف ہین اور جسکا بیان توضیح کے ساتھ ہوا ہی تقسیم
کی گئی تھی۔ اونکی مذہبی زندگی کی ابتدا پیدایش سے نہین بلکہ اوس
وقت سے شمار کرنا چاہیئے جبکہ وہ ایام طفولیت کے آخر مین جنیو
سے جو دوجنمون کی علامت ہی ممتاز کیئے جاتے تھے۔ شباب اور شروع
جوانی مین الہامی نوشتون کو کسی بزرگ برہمن کی مدد سے حفظ کرنا
اور پاک اگنی کی حفاظت اور اپنے گرو کی خدمت اونپر واجب ہوتی تھی
عرصہ دراز مین تحصیل علم سے فارغ ہوکر برہمن اپنی زیست کے دوسرے
درجے مین داخل ہوتا اور بیاہ کرکے معاملۂ خانہ داری مین مشغول ہوتا
تھا۔ جبکہ اوسکو دنیا کے نشیب و فراز کا تجربہ حاصل ہوتا اور لڑکے
بالے بھی اوسکے سن بلوغ کو پہونچ جاتے تب زندگی کے تیسرے
حصے مین جنگل مین گوشہ نشینی اختیار کرتا اور جب بڑی عمر گذر کرکے اپنے
مذہبی فرائض زیادہ سختی کے ساتھ ادا کرتا تھا۔ چوتھا درجہ زہد و
پرہیز اور فقیری مین بسر ہوتا اسوقت برہمن مطلق تارک الدنیا ہوکر [illegible]

مرتبہ حاصل کرنے کی کوشش کرتا جس مین جسم کی خواہشون اور دنیا
کی راحت و رنج سے مستغنی ہو کر صرف فنا فی اللہ ہونے پر دھیان
ہوتا ہی اس حالت مین برہمن وہی کھاتا جو اوسکو بلا مانگے ملتا اور
ایک دن سے زیادہ کسی گانون مین نہین رہتا تا کہ ایسا نہو کہ دنیا
کی لغویات اوسکے دل مین جگہہ پائین اور باقی زندگی نہ شراب پیتا او
نہ عمدہ کھانا کھاتا بلکہ نفس کشی اور سخت پرہیزگاری مین گذراتا تھا
جنگ وجدل سے علیحدہ ہو کر ہمیشہ مطالعہ اور مراقبے مین مستغرق
رہتا کیونکہ اوسکا کام عبادت تھا نہ لڑائی ۔ ایک برہمن رشی کا
قول ہی ۔ یہہ دنیا کیا ہی؟ وہ مثل ایک درخت کی ڈال کے ہی
جسپر چڑیا رات کو بسیرا لیتی اور صبح کو اڑ جاتی ہی ۔

اِس زمانے کے برہمن

بیان مسطورۂ بالا سے واضح ہی کہ دنیا کی ابتدائی تواریخ مین
برہمن ایک ایسی جماعت کے لوگ تھے جنکا دستور العمل مخصوص
نفس کشی اور نفس کی تہذیب کے معقولون پر مشتمل تھا اِس فی زمانا
کے برہمنون کو عرصہ تین ہزار سال کی موروثی تعلیم اور پرہیزگاری
کا نتیجہ سمجھنا چاہیئے جس سے ایک خاص قسم کے لوگ پیدا ہوئے
جو گرد نواح کے باشندون سے صاف تمیز کیئے جا سکتے ہین حتی کہ

وہ لوگ بھی جو چند روز کے لیئے ہند کی سیر کو آتے ہین برہمنون
کو اچھوت یعنی آریا کی جنگ آور نسل سے جو قوی ہیکل اور بانکے
اور آرام طلب ہوتے ہین اور نیز سیاہ فام اور فربہ لب اور چپٹی
ناک والے شودرون سے جنکے جسم کوتاہ اور سر گول ہوتے ہین صاف
پہچان سکتے ہین برہمن کا ڈیل ڈول ان دونون سے علیحدہ ہی
اوسکا قد کشیدہ اور جسم چھریرہ ناک اور ہونٹ گویا سانچے مین ڈھلے
ہوئے رنگت صاف پیشانی بلند اور کھوپری گونہ ناریل کی شکل کی
ہوتی ہی۔ بیان مسطورہ ایسے شخص کی جسکی ذات مرکز تہذیب ہو
تصویر ہی۔ وہ ایک ایسے فرقے کی نظیر ہی جسنے ملک کی حکومت
نہ ہتھیار کے ذریعے سے بلکہ موروثی تہذیب اور پرہیزگاری کی قوت
سے حاصل کی ہو۔ ہند کی سرزمین مین ایک کے بعد دوسری
نسل آئی اور گئی اور شاہی خاندانون کا عروج اور زوال ہوا
مختلف دین کل ملک مین پھیلے اور پھر معدوم ہوئے مگر برہمنون کی
حکومت مین تواریخی زمانہ سے ابتک سر مو فرق نہین آیا اور ہنوز اونکا
اثر اور داب لوگون پر بیحد ہی اور وہ اونکی اطاعت اور فرمانبرداری
کرتے ہین اور غیر قومون مین بھی برہمن ہند کے باشندون
مین عمدہ سمجھا جاتا ہی۔ حق تو یہہ ہی کہ منفعت جو لوگون کو برہمنون سے
حاصل ہوئی وہی بہت کچھہ اونکے صاحب مرتبہ ہو جانے کا باعث ہوئی

اپنے آریا ہم وطنوں کے لیئے اونھوں نے ایک عمدہ زبان اور
علم ادب وضع کیا۔ پس برہمن اپنی قوم کے نہ صرف پوجاری اور
حکما بلکہ شارع اور فاضل اور شاعر بھی تھے۔ اصلی باشندوں پر
جو جنگل اور پہاڑوں مین رہتے تھے برہمنوں کا اثر اور زیادہ نمایان
ہوا کیونکہ اِن اگلے زمانے کے غیر مہذب قوموں کو اونھوں نے
دیوتاؤن سے اور دھاتوں کے استعمال سے آگاہ کیا جنسے
وہ پیشتر بیخبر تھے ۔

برہمنون کا علم الہیات

رفتہ رفتہ برہمنون پر یہہ بات ثابت ہوگئی کہ قدیم دیوتا جنکا ذکر
وید کے بھجنون مین آیا ہی در اصل وجود مطلق نہین بلکہ شاعرانہ افسانی
ہین کیونکہ جب اونھوں نے امر مذکور پر تامل کیا تو معلوم ہوا کہ سورج
اور بخارات آبی اور محیط اکاش اور ہوا اور صبح صادق ہر ایک
بذات خود اور جدا جدا آفریدگار عالم ہو نہین سکتا بلکہ سب کا
ایک علت اولی سے بر آمد ہونا ضروری ہی لیکن چونکہ اونھون نے
وید کے دیوتاؤن کو علانیہ ترک کر کے جاہل فرقون کو بیزار کرنا
مصلحت نہ سمجھا لہذا وید کے منور دیوتا خالق کی قدرت کاملہ
کے پاکیزہ مظہر تصور کیئے گئے اور برہمن خوش اسلوبی سے

اونکے لیئے قربانیان گذرانتے رہے مگر اپنے جتھے اور قوم مین خدا
کی وحدت کی تلقین کرتے تھے - عوام الناس بدستور چار ذات
اور چار وید اور متعدد دیوتاؤن کے معتقد رہے مگر برہمنون مین
اعلیٰ درجے کے فکر کرنے والے تسلیم کرتے تھے کہ ابتدا مین
ایک ہی ذات اور ایکہی وید اور ایکہی خدا تھا -

مسئلہ تثلیث اہل ہنود

قدیم منور دیوتاؤن کے خیال سے جو ویدون مین بکثرت خلط ملط
پائے جاتے ہین خداے واحد کا تصور پیدا ہوا اور اس تصور نے
تین پاک صورتون مین ظہور پکڑا یعنی برہمہ خالق بشن حافظ
اور شیو نیست اور نابود اور پھر موجود کرنے والا ان مین سے
ہر ایک کا مصداق وید کے دیوتا پائے جاتے ہین اور وہ ہنوز
اہل ہنود کی تثلیث کے تین اقانیم موجود ہین - برہمہ (خالق)
کی جو اس تثلیث کا پہلا اقنوم یا رکن ہی بہت کم پرستش ہوتی تھی
کیونکہ اوسکی ذات کا تصور از بس ادق ہی بشن جو اس تثلیث کا
اقنوم ثانی ہی زیادہ کار آمد اور حسب دلخواہ دیوتا تھا اور اوسکی نسبت
بیان کیا گیا ہی کہ اوسنے دس مرتبہ آسمان سے نازل ہوکر زمین پر
بود و باش کی یہہ بشن کے دس اوتار تھے شیو جو تثلیث کا

اقنوم ثالث ہی اوسکا ظہور نیست اور نابود اور بحال کرنیوالے کی حیثیت
مین ہوا ہی اور اس لیئے ایماندار کی نظرون مین موت محض ایک تبدیل
حالت اور ایک زندگی جدید مین داخل ہونا معلوم ہوتی ہی بشن
اور شیو مرد عورت کی صورت مین فی زماننا اہل ہنود کے معبود ہین

برہمنون کا علم حکمت

برہمنون نے جسطرح پر کہ مذکور ہوا اہل ہند کے لیئے ایک دین قایم
کیا بعد ازان اونھون نے کم سے کم حضرت عیسیٰ کی پیدایش سے پانسو
برس پیشتر ایک طریقہ علم حکمت کا اختراع کیا اور اوسکے مسائل چھ درشن
(فرقون) مین ترتیب دیئے علاوہ برین دیگر علوم بھی اونکے خاص ایجاد
کیئے ہوئے تھے - زبان سنسکرت کے قواعد جسکو پانن نے
تخمیناً تین سو پچاس برس حضرت عیسیٰ کے پیشتر تالیف کیا ہنوز تحصیل
زبان کے لیئے بنا سمجھے جاتے ہین اس معاملہ مین برہمن رومیون اور
یونانیون بلکہ یورپ کے ہر قوم سے جسکا شمار آخر صدی تک کیا جا سکتا
ہی سبقت لے گئے سنسکرت یعنی زبان کامل صرف فاضلون کی زبان
تھی اور عوام لوگ ایسی زبان کی بھاکھا جو آسان تھی اور جسکو پراکرت
کہتے ہین بولتے تھے اور دیگر کل طرح کی بھاکھا جو فی زماننا ہند مین
بولی جاتی ہین اس قدیم پراکرت زبان سے نکلی ہین مگر برہمن ہمیشہ

سنسکرت مین لکھتے پڑھتے تھے اور امتداد زمانہ مین وہ ایک غیر مروج زبان ہوگئی جس سے عوام ناواقف تھے بس صرف برہمن ہی مقدس کتابون کو پڑھ سکتے یا جدید کتابین تصنیف کر سکتے تھے اور اسطرح ہند کا علم صرف انھین لوگون مین رہگیا۔

ہند کا علم ادب

حضرت عیسیٰ کی پیدایش کے ڈھائی سو برس بیشتر ہند مین دو قسم کے حروف تہجی یا تحریر کی علامتین مستعمل تھین بہرحال اپنے علم دینیات کو بنسبت تحریر کے بذریعہ حافظہ کے قائم رکھنا برہمن زیادہ پسند کرتے تھے اون برہمنون پر جو دین کے پابند تھے علاوہ وید کے چند اور کتابون کا حفظ کرنا واجب تھا اور اسمین چندان دشواری نہ ہوتی تھی کیونکہ اونکے علم ادب کی کتابین اکثر نظم (اشلوک) مین ہین۔ نہایت قدیم زمانہ مین ویدکی تصنیف کے بعد ایک سلیس طرح کی نثر جو سادی اور پرمعنی تھی مروج ہوئی لیکن عرصہ دو ہزار سال سے زیادہ ہوا کہ برہمن ہمیشہ نظم مین انشاپردازی کرتے رہے ہین لہذا نثر لکھنا ہند سے جاتا رہا۔

برہمنون کا علم ہیات

برہمنون نے اجرام فلکی کی حرکات پر سالانہ قربانیون کی صحیح تاریخ

دریافت کرنے کی غرض سے توجہ کی تھی اور تین ہزار سال سے زیادہ
عرصہ گذرا کہ وید کے شاعرون نے سال شمسی کا حساب کسیقدر صحیح
بربالا اور اوسکو تین سو ساٹھہ دن مین تقسیم کیا اور ہر پانچ سال عرصہ کے
بعد ایک لوند کا مہینا زیادہ کیا تاکہ فی سال کے سوا پانچ ٹھیک دن کا حساب
صحیح بیٹھہ جاوے۔ برہمن چاند کی ہیئتون اور سیارون کی گردشون
اور منطقة البروج سے واقف تھے اور قبل یونانیون کے ہند مین آنے
کے یعنی حضرت عیسی سے تین سو ستائیس برس پیشتر علم ہیئات مین بہت
ترقی کی تھی اونکو ان نوواردون سے بھی علم تحصیلنے مین عار نہ تھی اور
اونکے علم ہیئات کے پانچ طریقون مین سے ایک رومک یعنی
علم یونانی کہلاتا ہی مگر رفتہ رفتہ اہل ہنود اس معاملے مین یونانیون سے
سبقت لے گئے۔ برہمنون کے علم ہیئات دانی کی شہرت مغرب کی
سمت کو پھیلی اور تخمیناً سنہ ۷۰۰ء مین اونکی کتابین عربی مین ترجمہ کی گئین اور
اس طرح پر یورپ مین پہنچین۔ جب مسلمانون نے سنہ ۱۰۰۰ء مین
ہندپر یورش کرنا شروع کیا اوس وقت سے برہمنون کا علم معرض
زوال مین آگیا تاہم ہندمین وقتاً فوقتاً نامور ہیئات دان ہوتے رہے
اور اونکے اوکاشس لوحن یعنی رصد ہنوز بنارس اور دیگر مقامون
مین دیکھنے مین آتے ہین۔ چنانچہ راجہ جی سنگھہ نے جو ایک ہندی
ہیئات دان تھا ستارون کی اوس فہرست مین جو فرانسیسی علم ہیئات دان

دی لاہامر نے سنہ عیسوی مین شائع کی تھی اصلاح دی

برہمنون کا علم طب

برہمنون نے ایک قاعدہ علم طب کا بھی اپنے واسطے ایجاد کیا جیساکہ اونکو سالانہ تیوہارون کی تاریخ قائم کرنے کے لیئے اجرام فلکی کی حرکات پر غور کرنے کی ضرورت ہوئی اسی طرح پر قربانیون کے لیئے جانورون کے کاٹنے مین علم تشریح کی بناپڑی کیونکہ مختلف دیوتاؤن کو مختلف حصے چڑھائے جاتے تھے وہ علم طب کو آیوروید یعنی وحی سماوی جسکا انکشاف آخر زمانے مین ہوا کہتے تھے۔ قدیم زمانے کے برہمنون کو جانورون کی لاشون کے چیرنے پھاڑنے مین پرہیز نہ تھا اگرچہ وہ طالب علمون کو بجائے جانورون کے موم کی تہ چڑھے ہوئے تختے اور پودھون کے تنہون پر بھی فن جراحی کا عمل سکھایا کرتے تھے۔ بودھ مذہب کے بادشاہون نے شفاخانے جو سراسر ہند مین انسان اور حیوان کے لیئے قائم کیئے اون سے بیماریون کی تشخیص اور علاج معلوم کرنے کا بہت موقع ملا برہمنون نے علم طب مین یونانیون سے کچھہ حاصل نہین کیا بلکہ اونکو بہت کچھہ سکھا دیا اور سنسکرت سے جو کتابین قریب سنہ ء مین ترجمہ ہوئین اونھین پر عربستان کے علم طب کی بناپڑی اور سترھوین صدی تک یورپ کے اطبا ع

والون کے اصول پر چلتے تھے اور اہل یورپ کی طب کی کتابین جو مڈل ایجز مین تصنیف ہوئین اون مین ہندی طبیب چرک نامی کے اقوال کا جسکا زمانہ حضرت عیسیٰ سے بیشتر ہوا جابجا حوالہ دیا ہے

اہل ہنود مین علم طب کا زوال

چونکہ سن عیسوی ۶۰۰ سے لیکر سن ایکہزار عیسوی تک بتدریج یہہ واقعہ ظہور مین آیا بودھون کے مذہب کے بجاے برہمنی مذہب جیسا کہ فی زماننا رائج ہے قایم ہوا مع ذات کی پابندی زیادہ سختی سے عمل مین آگئی پس برہمن خون اور سڑی گلی چیزون سے زیادہ اجتناب کرنے لگے اور پیشہ طبابت ویدون پر جو ایک کمتر ذات کے لوگ تھے اور برہمن باپ اور ویش فرقہ (کاشتکاران) ما سے پیدا ہوئے تھے چھوڑ دیا گیا اور رفتہ رفتہ یہہ لوگ بھی مُردہ رشی کے چھونے اور اون عملون سے جو علم تشریح سیکھنے کے لئیے بیل وغیرہ کی لاش پر ہوا کرتے تھے اور جسپر فن جراحی کا آنا موقوف ہے پرہیز کرنے لگے - بودھ مذہب کے زوال پر دار الشفاؤن کا موقوف ہونا بھی ہند کے علم طب کے نقصان عظیم کا باعث ہوا ہوگا - سنہ ۱۰۰۰ع مین جبکہ مسلمانون کا تسلط ہند پر شروع ہوا ایک نئے قاعدے پر چلنے والے طبیبون کا ظہور ہوا جنھون نے سنسکرت

کے عمدہ زمانے کی کتابون کے عربی ترجمون سے علم حاصل کیا
تھا اور اہل اسلام کے بادشاہون اور امیرون مین سواے ان
مسلمان طبیبون یا حکیمون کے کسی اور معالج کی قدر و منزلت نتھی
رفتہ رفتہ ہنود کے علم طب کا زوال یہانتک پونہچا کہ انجام کار اوسکا
عمل گانون کے کبیراج مین رہ گیا جسکی واقفیت سنسکرت کے چند
بیربط معقولون اور ادویات کی کارآمد فہرست پر محدود ہی اور وہ علاج
مین گنڈے تعویذ اور لنگھان کا بھی استعمال کرتا ہی مگر فی زمانا
ہندو طالب علم سرکاری مڈیکل کالجون مین کثرت سے داخل ہوتے
ہین اور اس ذریعے سے علم طب کو پھر رونق ہوتی جاتی ہی۔

ہند کا علم موسیقی

برہمن خاص اپنا ایجاد کیا ہوا فن موسیقی بھی رکھتے تھے
سات سُر جو اونھون نے حضرت عیسیٰ کی پیدایش کے کم سے کم
چار صدی قبل ایجاد کیے تھے فارس سے عربستان مین
اور وہان سے یورپ کے علم موسیقی مین گیارہوین صدی
مین داخل ہوئے مگر یہہ فن اسلام کے عہد سلطنت مین زوال مین
آگیا۔ اوسکی پیچیدہ راگنیان اور بہت سے ادنیٰ تال و سُر اہل
یورپ کے کانون کو جو طرز دیگر کے عادی ہین بھلے معلوم

نہین ہوتے مگر اوسکا ڈھنگ نرالا ہی اور اوسکی تحقیقات اہل علم کے
لیئے لطف سے خالی نہوگی زمانہ موجود مین چند شریف ہندوستانیون
کی کوشش سے فن موسیقی مین کمال ترقی ہوئی ہی اور اوسکے
سرون سے لکھو کھا ہند کی رعایا محظوظ ہوتی ہی۔

برہمنون کی شریعت

برہمنون کی شریعت اونکے دین کا ایک جزو تھی اور اونکے قدیم
قوانین کی کتابین اقوال خانہ داری (گرہیہ سوتر) کہلاتی تھین اور
حضرت عیسیٰ سے قریب سات سو برس پیشتر تصنیف ہوئی تھین اور
شمالی ہند کے برہمنون کی رسمیات اور قواعد منو کے مجموعۂ قوانین
مین تخمیناً پانسو برس حضرت عیسیٰ سے پیشتر جمع کیئے گئے تھے ایک
اور مجموعۂ قانون جو **یاگیان بلکیہ** کے نام سے مشہور ہی شاید
حضرت عیسیٰ کے دوسو برس بعد تالیف ہوا۔ کل مجموعۂ قوانین مذکور
اور تفسیرین جو اونپر لکھی گئی ہین آج کے دن تک اہل ہنود کے خاندانون
مین دستور العمل سمجھی جاتی ہین ان مجموعون مین شریعت کو تین شاخون
مین تقسیم کیا ہی۔ اول خانگی اور ملکی حقوق اور واجبات۔ دوم
عدل وانصاف سوم دینی طہارت اور پرایشچت علاوہ اسکے اونمین
بہت سے قواعد بیاہ اور وراثت اور کھانے پینے کے بھی مندرج

ہین۔ ان قوانین مین ذاتون کے علیحدہ رکھنے کی غرض سے آپس مین شادی بیاہ کرنے اور ساتھہ کھانے پینے کی امتناع آئی ہی۔ اہل ہنود مجموعون قوانین مذکور کو بمنزلہ وحی کے جانتے تھے اور چونکہ برہمن قدیم ہند کے تہذیب سکھانے والے تھے لہذا اونکی اشاعت اونسے متعلق تھی لیکن ان مجموعون مین دراصل برہمنون کی صرف شمالی مملکتون کے قواعد مندرج ہین اور ہند کی کل قومون سے متعلق نہین۔ ہندؤن کے نامی دھرم شاستری اس بات پر متفق ہین کہ ہند کے مختلف ملکون کے مراسم کا لحاظ رکھنا بہت ضرور ہی اور اس طرح پر وہ غیر آریا قومونکے آئین اور دستور کی بھی رعایت کرتے ہین مثلاً برہمنون کے درمیان ایک عورت کا دو خاوند کرنا سخت بیحیائی کی بات سمجھی جاتی ہی مگر جنوبی ہند کے نائرون اور دیگر غیر آریا قومون مین اوسکا رواج ہی اور لہذا قانوناً جائز ہی۔ اور وراثت کے قواعد بھی اسی اصول پر مبنی ہین۔

برہمنون کا نظم

برہمن نہ صرف مقدس کتابون کے محافظ اور اہل ہنود کے حکما اور فاضل اور شارع بلکہ اونکے شاعر بھی تھے۔ اونھون نے کوئی تاریخ نہین لکھی مگر قدیم لڑائیون کے بیان اور آریا سورماؤن

کے حالات نظم مین قلمبند کیئے ہین – ان رزم نامون مین
مہابھارت اور راماین نہایت مشہور ہین پہلے مین
دہلی کے راجاؤن کے حالات تاریخی اور دوسرے مین جنوبی
ہند پر آریون کی یورش بیان کی گئی ہے –

مہابھارت کا بیان

مہابھارت ہند کے افسانون کا ایک ضخیم مجموعہ نظم ہے اُن
مین سے بعض قدامت مین وید کے بھجنون کی برابر ہین – اصل واقع کے
حالات حضرت عیسیٰ کی پیدایش سے بارہ سو برس پہلے ہی
بہل کے ہین مگر اس صورت مین جس مین ہم اونھین فی زمانہ پاتے
ہین شاید ہزار سال بعد تک مرتب ہوئے ہونگے مہابھارت
کی ضخامت اس بات کے معلوم ہونے سے ذہن مین آسکتی ہے
کہ اوس مین ۲۰۰۰۰۰ مصرعے ہین حالانکہ ہومر کی الیڈ مین ۱۶
مصرعون سے زیادہ نہین اور ورجل کی اینیڈ مین دس ہزار
سے بھی کم ہین –

اصل قصّہ

مہابھارت کا اصل قصہ اسکے چوتھائی حصے سے
کم یعنی پچاس ہزار مصرعون مین بیان ہوا ہے اوس مین دو خاندانِ بنبسی

خاندانون کی آپس کی لڑائی کا ذکر ہے جو ایک قطعہ ملک کیواسطے

جو دہلی کے قریب واقع تھا ہوئی تھی - یہہ دونون خاندان

شاہ بھرت کی نسل اور دو بھائیون کی اولاد سے تھے اور دونون

نے ایک ہی گھر مین پرورش پائی تھی - پانچ پانڈوے شاہ

پانڈو کے بیٹے تھے جسنے کسی مرض کیوجہ سے سلطنت اپنے

بھائی دھرت راسٹر اکو سپرد کردی اور خود کوہ ہمالیہ مین

گوشہ گزین ہوا اور وہان مرگیا اوسکی تختگاہ ہستناپور یا ہاتی شہر کے

کھنڈر آج کے دن تک ستاون میل دہلی کے شمال اور مشرق

کو گنگا کے چھوڑے ہوئے آبدہن کے قریب بتاتے ہین

اوسکا بھائی اوسکی جگہہ جانشین ہوا اور اوسکے سو بیٹے پیدا ہوئے

جنھون نے کورو کا لقب اپنے جد بزرگ کرو کے نام پر لیا -

دھرت راسٹرا نے اپنے پانچ بھتیجون یعنی پانڈوں کی

سرپرستی دیانت اور ایمانداری کے ساتھہ کی اور سب مین بڑے کو

خاندانی تخت و تاج کا وارث قرار دیا - پر اوسکے اپنے بیٹے ناراض

ہوئے اور اس طرح پر سو کورو اور پانچ پانڈو کے درمیان جنگ

شروع ہوئی جو مہابھارت کے قصہ کا خلاصہ ہے -

مہابھارت کا مختصر بیان

سو کوروں نے اپنے باپ کو مجبور کیا ... اونکے چچیرے بھائیون کو

جنگل مین نکال دے اور وہان پر جس جھونپڑے مین پانچون پانڈو رہتے تھے دغا سے آگ لگا دی مگر وہ بچ گئے اور برہمنون کے بھیس مین آوارہ پھرتے پھرتے شاہ دُرپد کے دربار مین پہونچے اس بادشاہ نے سویمبر یعنی اس امر کا کہ کنیا اپنے لیئے شوہر پسند کرے اشتہار دیا تھا اس مین بموجب دستور کے سردار جمع ہوکر کمان اور دیگر ہتھیارون کے استعمال مین اپنی چستی اور چالاکی دکھلاتے تھے اور اوسکو جو سبھون پر سبقت لیجاتا تھا بادشاہ کی بیٹی اپنا شوہر بنانے کے لیئے پسند کرتی تھی - پانچ پانڈون مین سے ایک نے جسکا نام ارجن تھا اوس سخت کمان کو جو دیگر رقیب سردارون سے نہ کھچ سکی کھچا دیا اور اسطرح پر حسین شہزادی دُروپدی اوسکے ہاتھ لگی اور پانچون بھائیون کی بیوی ہوئی - انجام کار اونکے نیک چچا دھرت راشٹر نے اونکو اپنی دار الخلافت مین بلا یا اور خاندانی ریاست مین سے نصف اونکے حوالہ کی اور نصف اپنے بیٹون کے لیئے رکھی - پانچون بھائی اندر پرستھ کی نئی بستی کو جو آخر کار دہلی کہلائی چلے گئے جنگل صاف کیئے اور ناگون کو جو جنگل کے باشندے تھے نکال دیا - چند عرصہ تک تو صلح رہی لیکن کورون نے پانڈو کے بڑے بھائی یُدھشٹھر کو جسکے معنی مستقل بجنگ کے ہین جوا کھیلنے پر آمادہ

گیا اور وہ اپنی سلطنت اور اپنے بھائی اور خود اپنے تئین اور انکا مکان
اپنی جورو ہار گیا لیکن اونکے باپ سے نے یہہ ناجائز بافت اپنے بیٹون
سے جبراً واپس دلوائی مگر کوروون نے یدہشٹھر کو پھر پاسا
کھیلنے اور سلطنت کی بازی لگانے پر اغوا کیا وہ کھیلا اور بار دیگر
سلطنت ہار بیٹھا اس سے لیئے اوسکو مع بیوی اور بھائیون کے بارہ
برس کے لیئے جلاوطن ہونا پڑا مگر جبکہ جلاوطنی کا زمانہ گذر گیا تو
پانچون پانڈون نے فوج کشی کی اور سلطنت واپس لینے کو آئے
اور بہت سی لڑائیان ہوئین جس مین دیوتا اور بڑے بڑے سورما
شریک ہوئے یہانتک کہ سو کے سو کورو قتل ہوئے اور پانڈون
کے بھی سوائے پانچ بھائیون کے سب عزیز و رفیق مارے گئے
بعدہ اونکے چچا دھرت راشٹر نے کل سلطنت اونکو سپرد
کردی - عرصہ دراز تک پانڈون نے باحشمت وجلال سلطنت
کی اور اشومیدہ یعنی گھوڑے کی قربانی جو کل پر فرمانروا ہونے
کی علامت تھی عمل مین لائے - مگر اونکا چچا جو بوڑھا اور نابینا تھا
اونپر ہمیشہ اپنے سو بیٹون کے قتل کے بارے مین طعنہ زنی کرتا تھا
اور آخر کار اپنے باقیماندہ مشیرون اور مسن بیوی اور بھاوج کو جو پانڈون
کی ماں تھی لیکر جنگل سے نکل گیا اور گوشہ گیری اختیار کی انجام کار
یہہ مصیبت زدہ لوگ جنگل مین آگ سے ہلاک ہوئے - پانچون بھائیون

کو اسبات کا یہانتک قلق ہوا کہ سلطنت چھوڑ اور اپنی بیوی
دروپدی اور ایک وفادار کُتے کو لیے اندر کی بہشت کی
تلاش مین جو کوہ میرو پر ہی ہمالیہ کی جانب روانہ ہوے اور یہہ
غمزدہ مسافر ایک ایک کر کے اثناے راہ مین ہلاک ہوئے صرف
بڑے بھائی یدھشٹر مع کُتے کے بہشت کے دروازے پر پونہچا
اندر نے اوسکو بہتیر طلب کیا لیکن اوسنے اندر جانے سے
انکار کیا جبتک کہ اوسکی مرحوم بیوی اور بھائی بھی داخل نکیے
جاوین - اوسکی عرض قبول ہوگئی مگر تاہم اوسنے اندر جانے
سے انکار کیا جبتک کہ اوسکے وفادار کُتے کو بھی داخل ہونے
کی اجازت نہ ملے - چونکہ یہہ امر محال تھا پس بہشت کی ایک جھلک
دیکھنے کے بعد یدھشٹر نرگ مین ڈھکیل دیا گیا جہان اوسنے
اپنے پرانے ساتھیون کو کمال تکلیف مین پایا اور اونکے دُکھ
مین شریک ہونا اس سے زیادہ پسند کیا کہ تنہا بہشت کا لطف
اوٹھاوے جب کہ وہ اس اعلیٰ درجے کی آزمایش مین ثابت قدم
نکلا تو اوسپر منکشف ہوگیا کہ جو کچھ کہ گذرا محض مایہ یعنی دھوکھا تھا
اور کل جماعت مجتمع ہوکر سُرگ لوگ یعنی بہشت مین داخل ہوئی
جہان وہ اندر کے ساتھہ ہمیشہ کے لیئے آسایش مین رہتی ہی -

مہابھارت کا باقیماندہ بیان

ہستناپور کی سلطنت کے لیئے جو لڑائی ہوئی اوسکا بیان مہابھارت کے صرف چوتھائی حصے مین آیا ہی باقی مین قدیم زمانہ کے افسانے اور دیوتاؤن کے قصص اور جنگ آور قومون کے لیئے دینی نصیحتین ہین کہ اونپر کیا واجب ہی اور خاص کر کے برہمنون کی کیسی عزت کرنی چاہیئے۔ اگر کلیتہً نظر کیجائے تو مہابھارت کو شمالی ہند کی شجاعت کے زمانے کا مخزن التواریخ کہنا چاہیئے

رامائن

دوسرا نہایت مشہور و معروف ہند کا رزم نامہ رامائن ہی جسمین دکھن پر آریون کی یورش کا بیان ہوا ہی کہتے ہین کہ اوسکو بالمیک شاعر نے تصنیف کیا تھا اور سرسری حساب کی روسے اوسکا اصل قصہ حضرت عیسیٰ کے زمانے سے ایکہزار سال قبل کا معلوم ہوتا ہی مگر رامائن اپنی موجودہ صورت مین حضرت عیسیٰ سے بہت صدی بیشتر مرتب نہوا ہوگا۔ ممکن ہی کہ اوسکے بعض حصے مہابھارت سے بھی قدیم ہون مگر بنظر کل کے وہ زمانہ قریب تر کی تصنیف معلوم ہوتی ہی۔ رامائن مین تخمیناً اڑتالیس ۴۸ ہزار مصرعے ہین۔

رامائن کا مختصر بیان

جس طرح مہابھارت مین دہلی کے چندر بنسی خاندان کے حالات منظوم
ہین اسیطرح رامائن اجودھیا یا اودھ کے سورج بنسی
نسل کی تواریخ رزمیہ ہی - مدیہ دیس یعنی ملک بنگالہ کی وسطی
زمین کے مشرقی اور مغربی حدود پر آریا کی دو مشہور سلطنتین واقع تھین اونکی
افسانہ آمیز روایتین ہر دو نظم مذکور کے ذریعے سے آج کے دن تک قائم
چلی آئی ہین - رامائن کے آغاز مین دسرتھ شاہ اجودھیا
کے بڑے بیٹے رام کی عجیب وغریب پیدائش اور حالت طفولیت کا
بیان ہی اور اس بات کا کہ کس طرح پر سوئمبر مین سیتا نے اوسکو اپنی
شوہری کے لیئے خود پسند کیا جبکہ اوسنے شیو کی سخت کمان کو لچایا
جسکے لچانے مین دیگر سردار جو نیز شاہزادی کے خواستگار تھے ناکام
رہے اور کس طرح وہ اپنے باپ کی سلطنت کا ولیعہد یعنی یوراج منتخب ہوا
مگر رنواس مین سازشین ہونا شروع ہوئین اور دسرتھ کی بیویون
مین جو سب سے چھوٹی تھی اوسنے ولیعہد کا مرتبہ اپنے بیٹے بھرت
کے لیئے حاصل کیا اور رام اور اوسکی بیوی سیتا چودہ برس
کے لیئے جنگل کو جلا وطن کیئے گئے اور جنوب کی طرف آوارہ پھرتے
پھرتے الہ آباد کو جو اوس زمانے مین بھی متبرک گنا جاتا تھا پہنچے

اور وہان سے دریا پار ہو کر بندھیلکھنڈ کے جنگل مین جہان بالمیک
گوشہ گزین تھا آئے اس مقام پر ہنوز ایک پہاڑی بتائی جاتی ہی جہان
اونھون نے سکونت اختیار کی تھی — اس عرصے مین رام کے
باپ نے وفات پائی اور چھوٹے بھائی بھرت نے کمال وفا کیشی
سے باوجود حقدار ہونے کے وراثت لینے سے انکار کیا اور رام
کی تلاش مین نکلا تاکہ اوسکو واپس لا کر تخت و تاج سپرد کر دے
وقت ملاقات کے طرفین سے برادرانہ محبت جوش مین آئی اور ہر ایک
دوسرے کو اپنے اوپر سبقت دیتا تھا انجام کار بھرت سلطنت
کا انصرام کرنے کو راضی ہوا تا وقتیکہ تارک الوطنی کے چودہ سال
منقضی ہون اور رام واپس آکر دعوی ریاست کا کرے — یہان
تک تو رامائن مین اون معاملات کا جو اجودھیا کے دربار
مین پیش آئے ذکر ہوا آگے چلکر تیسرے حصے مین اصل قصے کا آغاز
ہوا ہی — راون جو ملک دکھن کے اصلی باشندون کا راکشس
بادشاہ تھا سیتا کے حسن و جمال کی شہرت سنکر عاشق
ہوا اور جس وقت رام جنگل کو گیا تھا موقع پاکر سیتا کو جبرا
پکڑا اور ایک طلسم کی گاڑی پر سوار کر لنکا کو لے اوڑا — چوتھے
پانچوین اور چھٹے حصون مین اوس مہم کا بیان ہی جو سیتا
کی خلاصی کے لیئے اوسکے غمزدہ خاوند نے اختیار کی اور اس غرض

سے دکھن کے قدیمی باشندون سے جنکا ذکر بندر اور ریچھہ کے نام سے

ہوا ہی عہد و پیمان کیا اور اسطرح پر ایک جرار فوج فراہم کی - ہنومان یعنی

لنگور سپہ سالار اوس تنگ آبنائے کے جو لنکا اور ہند کے مابین واقع

ہی اوسپار کود گیا اور وہ جگہہ جہان شہزادی مقید تھی دریافت کر پھر چھلانگ

بھر اسطرف کو آگیا اور رام کو اطلاع دی تب بندرون کی سپاہ نے

اوس تنگ سمندر پر جو فی زماننا جغرافیہ مین حضرت آدم کے پل کے نام سے مشہور

ہی ایک راستہ بنایا جسپر ہوکر رام اوس پار گیا اور بعد قتل کرنے راکشس

راون کے سیتا کو رہا کیا اور خلاص شدہ بیوی نے راون کے

محل مین بعصمت رہنے اور اپنے خاوند سے وفادار ہونیکا ثبوت قدیم طریقہ سے

یعنی آگ مین جلکر دیا اور اوس عنصر کا دیوتا یعنی اگنی جلتے انبار سے خود

اوسکا ہاتھہ پکڑکے اوسکے خاوند پاس لیگیا - اور جب جلاوطنی کے چودہ برس

تمام ہوئے تو رام اور سیتا بڑی حشمت اور فتحمندی سے اجودھیا کو واپس

آگئے وہان اونھون نے عرصہ تک شان اور شوکت سے سلطنت کی اور

رام نے گھوڑے کی قربانی (اشومیدھ) کُل ہند پر اپنے فرمانروا ہونے

کے ثبوت مین کی - مگر چونکہ زمین پر سخت قحط پڑا رام کے دل مین اپنی بیوی

کی نسبت شک گذرا کہ آیا ایام اسیری مین وہ لنکا مین پاکدامن رہی یا نہین

اور آخر کار اوسنے اپنی وفادار بیوی کو جلاوطن کردیا اور وہ حیران اور سرگردان

پھرتی ہوئی بالمیک کے گوشہ مین پہونچی جہان رام کے دو بیٹے پیدا ہوئے

قریب تر زمانے کی نظم رزمیہ کا بیان

گو کہ مہابھارت اور رامائن افسانون سے معمور ہین تاہم اودیہ دیش
یعنی وسط بنگالہ کے والیان ملک کے خانگی جھگڑون اور قومی مہمون
کی تواریخ ہین اور رزم نامے جو قریب تر زمانے کی تصنیف ہین اونمین سورماؤن
کے افسانون کے بجاے دیوتاؤن کے قصے کہانی زیادہ تر مرقوم ہین چنانچہ
ان مین سے رگھو بنس اور کمار سمبھو بہت مشہور و معروف ہین اور
کالیداس کی تصنیفات سمجھے جاتے ہین - رگھو بنس مین اجودھیا
کے سورج بنسی راجہ رگھ اور خاص کر رام کا جو اوسکی اولاد مین تھا تذکرہ
ہی اور کمار سمبھو مین جنگ کے دیوتا کی پیدایش کا بیان ہی مگر یہ دونون
نظم کی کتابین جس صورت مین کہ وہ فی الحال پائی جاتی ہین سنہ ۵۰۰ع سے
بیشتر تصنیف نہوئی ہونگی -

سنسکرت ناٹک کا بیان

ایسا معلوم ہوتا ہی کہ نہایت قدیم بلکہ شاید اس قدر قدیم زمانے
مین جبکہ دینی رسمین وید کے موافق ادا ہوا کرتی تھین سادی نقلین جنمین
اشارون سے باتین کرتے ہین مروج تھین اور انھین پر یونان
اور روم اور نیز ہندوستان کے سوانگ اور نقالی کی جو تماشگاہون مین

دکھائے جاتے ہین بناڑی اور واضح ہو کہ سنسکرت لفظ ناٹک جو نقالی کے لیئے آیا ہی نٹ سے جسکے معنی ناچنے والے کے ہین نکلا ہی مگر علمی زمانے کے ناٹک سنسکرت زبان مین جو ہم تک پونہچے ہین غالباً سن عیسوی سے سو برس بیشتر اور آٹھوین صدی عیسوی کے درمیان مین تصنیف ہوئے ہونگے سنسکرت ناٹک کا موجد کالیداس کو سمجھنا چاہیئے جو قریب تر زمانے کی اون دو نظم رزمیہ کا مصنف تھا جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی اور اہل ہنود کی روایت کے بموجب وہ حضرت عیسیٰ سے ستاون سال بیشتر اُجین کے راجہ بکرماجیت کے نو رتنون یعنی ممتاز مشیرون مین سے تھا

شکنتلا

کالیداس شاعر کا سب سے مشہور ناٹک شکنتلا یعنی گمشدہ انگشتری ہی اور اگلے زمانے کے نظم رزمیہ کی طرح اس ناٹک مین بھی جو حالات بیان ہوئے ہین اونمین سے کچھ تو راجہ کے دربار مین اور کچھ بن کے گوشہ فقیری مین گذرے — خلاصہ مطلب اس نظم کا یہہ ہی کہ ایک راجہ دشنت نام نے جسے نامور خاندان چندربنسی کے بزرگون مین بتلاتے ہین ایک برہمن کی لڑکی شکنتلا نام سے جنگل مین اوسکے باپ کے گوشہ تنہائی مین شادی کی جب وہان سے اپنی راجدھانی کو سدھارنے لگا تو اس لڑکی کو ایک انگوٹھی اوتار کر دی کہ جس سے واقع کی پہچان رہے مگر ایسا ہوا کہ یہہ انگوٹھی کسی برہمن کے سراپ سے اوسکے پاس سے جاتی رہی اور بغیر اوسکے ملے اوسکی

زوجیت کا حق تسلیم نہین ہوسکتا تھا جب اس جدائی اور تنہائی مین اوسکے بیٹا پیدا ہوا تو یہہ اپنے خاوند کے پاس اپنے بچے کو لیکر روانہ ہوئی کہ اپنے حق کو پہونچے مگر اوسکے خاوند نے اوسکو نہ پہچانا جبتک کہ گمشدہ انگشتری بہت تکلیف اوٹھانے کے بعد پھر دستیاب نہوئی اوسوقت اوسکا خاوند سے وصل ہوا اور اوسکا بیٹا وہی بھرت ہے جو چندر بنسی خاندان کا خاص بانی تھا جسکے کارنمایان مہابھارت مین بیان ہوئے ہین شکنتلا کو سیتا کی مثل پاکدامن اور وفادار بیوی کی نظیر سمجھنا چاہیئے جسکے عشق اور رنج والم کی سرگذشت شاید اٹھارہ سو برس سے اہل ہند کی ہردلعزیز کہانی چلی آتی ہے اور یورپ کے مشہور شاعر گیٹی نے اسی مضمون کو ہمارے زمانے مین باندھا ہے۔

دیگر ناٹکون کا بیان

منجملہ اہل ہنود کے اور ناٹکون کے مرچھہ کٹک یعنی کھلونہ گاڑی کو شمار کرنا چاہیئے جو دس حصون مین منقسم ہے اسمین بھی وہی قدیم مضمون یعنی بےقصور کا بری ہونا اور مجرم کا سزا کو پہونچنا قلمبند کیا ہے اور ایک اور نظم ہے جو نل اور دمینتی یعنی شاہی جواری اور وفادار بیوی کے نام سے مشہور ہے۔ بہت سے ناٹک جو مہابھارت اور راماین کے قصون پر مبنی ہین سال بسال ہند مین تصنیف ہوتے ہین۔

جانورون کی حکایتین

ایک مدت مدید سے جانورونکی حکایتین ہندمین مرغوب الطبع ہین
پنچتنتر یعنی جانورون کے قصے کی کتاب زبان سنسکرت سے فارسی مین
سن عیسوی کی چھٹی صدی مین ترجمہ کی گیئی اور بعدازان یورپ کے ملکون مین
پہونچی اور جانورونکی کہانیان جو اگلے زمانے مین ہندمین لکھی گیئی تہین
انگلستان اور امریکا مین آج کے دن تک ہر دل عزیز ہین اور
دائی ددا بچون کو کہکر سناتی ہین۔

گانے کے نظم

علاوہ دیوتاؤن اور سورماؤن کی تواریخ رزمیہ کے برہمنون نے دینی
نظم بھی بہت سی تصنیف کی ہین انمین سے ایک نہایت عمدہ گیت گوبند
یعنی الٰہی چوپان کے نغمے کے نام سے موسوم ہی جسکو جیدیو نے
تخمیناً سنہ ۱۲۰۰ع مین لکھا پوران بھی ایک عظیم الشان مجموعہ اشعار کا ہی
جنمین دینی معاملات کی بحث کی گیئی ہی اونکا بیان آگے صفحہ مین آویگا۔

برہمنون کا رعب و داب

واضح ہو کہ قوم برہمن جو عرصہ دراز تک صاحب حکومت رہی اور جتک
اوسکا رعب و داب چلا آتا ہی اوسکا سبب یہہ ہی کہ اہل ہنود مین یہہ فرقہ بالتخصیص

ہمیشہ سے علم والا رہا اور گو کہ اس فرقے کو منصب دینی سے محروم کرنیکی دشمنون نے بارہا فکرین کین اور ایک مرتبہ قریب ہزار سال تک اوسکی بات بگڑی رہی مگر بائیس سو برس سے علم و فضل اور فن سخن ہند مین انھین برہمنون مین چلا اتا ہی اور ہندو راجاؤن کے مشیر اور خلقت کے تعلیم دینے والے یہی لوگ رہے

پانچوان باب

بودھ مذہب ـ من ابتدای ۵۴۳ برس قبل سن عیسوی لغایت سنہ ۱۰ء

بودھ مذہب کا آغاز سن عیسوی سے ۵۴۳ برس پیشتر ہوا

برہمنون نے سن عیسوی سے چھہ سو برس پیشتر اپنی طاقت خوب مستحکم کرلی تھی مگر بعد ازان ہند مین ایک اور مذہب کا ظہور ہوا جو اپنے بانی گوتم بدھ کے نام سے بودھ مذہب کہلاتا ہی یہہ مذہب ایکہزار سال سے زیادہ تک برہمنون کے مذہب کا رقیب رہا اور سن عیسوی کی نوین صدی مین اوسکے مقلد ہند سے جبرًا نکال دیے گئے مگر ایشیا مین ہنوز اوسکے معتقدون کا شمار پچاس کروڑ ہی اور دنیا بھر مین کسی اور مذہب کے اسقدر پیرو نہین ہین

گوتم بدھ کی ابتدای عمر کا حال

گوتم جو انجامکار بدھ یعنی عارف کنے نام سے ملقب ہوا سودھودن دائی کپل وستت کا اکلوتا بیٹا تھا یہہ اسیا کی قوم کا حکمران تھا جو

بنارس سے شمال کی جانب سَو میل فاصلے پر بستی تھی اور جہان سے کوہ
ہمالیہ کا برف پوش سلسلہ نظر آتا ہی اوسکی یہہ آرزو تھی کہ میرا بیٹا بھی مثل
میرے سپاہی آدمی ہو مگر شہزادہ کو اپنے ساتھ کے لڑکون کے کھیل کود
سے نفرت تھی اور محل کے پائین باغ کے گوشون مین اپنا وقت کاٹا کرتا
تھا بہرحال جب وہ جوان ہوا تو اپنی دلاوری اور فن سپہگری کی مشاقی کا
بخوبی ثبوت دیا اور اوس زمانے کے قاعدے کے موافق بہت سے
رقیب سردارون سے نبرد آزمائی مین گوی سبقت لیگیا اور اسطرح پر شہزادی سے
بیاہ کیا ایک عرصہ تک دنیا کی عیش و عشرت مین لڑکپن کے دینی خیالات
فراموش رہے مگر شہر مین سیر کرتے ہوئے ضعیفی اور بیماری اور موت
کے واقعات جو نظر سے گذرے اونسے اوسکے دل پر ایسا اثر ہوا کہ ایک
عابد پر جو اس عالم کے رنج و حوادث سے آزاد معلوم ہوتا تھا اوسے
رشک آیا۔ اس واقعہ کے دس برس بعد اوسکے بیٹا پیدا ہوا اور اس
اندیشہ سے کہ ایسا نہو کہ یہہ جدید رشتہ محبت اوسکو دنیا کا گرویدہ کردے
گوتم نے تیس برس کی عمر مین جنگل مین گوشہ گیری اختیار کی۔ ذیل کی باتین
سوز کے ساتھہ بیان کی گئی ہین کہ کیونکر وہ اپنی بیوی کے روشن کمرے
کے دروازہ سے پھر گیا اور اپنے بچے کو اس اندیشے سے پیار بھی
نہ کیا کہ ایسا نہو کہ اوسکی ماں جاگ اوٹھے اور گھوڑا مار کر تاریکی مین غائب
ہوگیا رات بھر کے سفر کے بعد صبح کو اپنے وفادار رتھبان کے ہاتھہ

گھوڑا اور زیور اپنے باپ کو بھیج دیا اور اپنے لمبے گیسو کاٹ اور اپنی شاہانہ پوشاک کسی راہگیر کے موٹے جھوٹے کپڑون سے بدل بے برگ و بےنوا فقیرانہ صورت بنا کسی طرف کی راہ لی۔ اسطرح پر شاہانہ شان اور عزیز بیوی بچے کو چھوڑ دنیا کی عیش و عشرت تج دیا بدھون کے مقدس نوشتون کا ہر دل عزیز مضمون ہے۔

بدھ کی جنگل مین زندگی گذارنے کا بیان

٣٠ سے ٣٦ برس کی عمر تک

گوتم نے ایک عرصہ تک وصحرا نشین برہمنون سے پٹنے کے ضلع مین تعلیم پائی جسکا خلاصہ یہہ تھا کہ بجز جسم کے ایذا دینے کوئی نور صورت سوجھ کے تئین حاصل کرنے کی نہین ہے پس اس لیئے اوسنے گیا کے تنگ و تاریک جنگل مین گوشہ گیری اختیار کی اور چھہ سال تک مع پانچ چیلون کے ریاضت کی سختیون سے اپنے جسم گوزار کیا اوس مقام پر جہان اوسنے عرصہ دراز تک ریاضت کی تھی بدھ گیا کا مندر بنا ہے مگر بجائے جمعیت خاطر کے روزہ اور ریاضت کا نتیجہ یہہ ہوا کہ دینی امور مین اوسپر ایک نا امیدی چھا گئی اور بموجب بدھون کے نوشتون کے اوس وقت انسان کے دشمن مارنے اوس سے ایک مجسم صورت مین کشتی کی اون شکوکسے جو اوسکے دل مین پیدا ہوئے کہ آیا اوسکی تپسیا کارآمد ہوگی یا نہین

اوسکو نہایت تکلیف پہونچی یہانتک کہ نحیف اور خستہ خاطر وہ زمین
پر گرا اور بیہوش ہوگیا مگر جبکہ ہوش آیا تو جانکنی کی کیفیت گذر چکی تھی
اور اوسپر منکشف ہوگیا کہ پہاڑ کے غار مین بیٹھہ کر تپسیا کرنے سے نجات
حاصل ہونا محال ہی بلکہ سیدھا راستہ اس مقصد کے حاصل کرنیکا یہہ ہی کہ
بندگان خدا کو افضل زندگی کی طرف ہدایت کرے پس اوسنے تپسیا ترک
کی اسپر اوسکے پانچ چیلے سخت ناخوش ہوکر اوس سے کنارہ کش ہوئے اور
اوسکو جنگل مین تنہا چھوڑکر چلے گئے بدھون کے نوشتون مین مفصل بیان
ہوا ہی کہ وہ ایک مرتبہ انجیر کے درخت کے تلے بیٹھا تھا اور اوسکے گرد
چمکتی تلوارین لیئے شیاطین پھرتے تھے جنگل کی اس آزمایش کے
بعد اوسکے شکوک بالکل رفع ہوگئے اور راہ راست صاف نظر آئی لہذا
اسوقت سے وہ **بدھ** یعنی **عارف** کے نام سے مشہور ہوا

بدھ کا آشکارا تعلیم کرنا

۳۶ سے ۸۰ برس کی عمر تک

اوس ہرگ سالے مین جو **بنارس** کے بڑے شہر کے قریب ہی
بدھ نے علانیہ تعلیم دینا شروع کیا مگر اوسکی تعلیم عموماً سبکے لیئے تھی اور
مثل برہمنون کے ایک یا دو شاگردون پر محدود نہ تھی شروع مین عوام
لوگون نے اوسکا مت قبول کیا اور سب سے پہلے چند عورتین ایمان لائین

تین مہینے کے عرصے مین ساٹھہ آدمی معتقد ہوئے اور اونسے اونکو گرد
نواح کے ملکون مین یہہ چند کلمہ کہکر روانہ کیا کہ جاؤ اور اس عمدہ شریعت کی منادی
کرو۔ سال کے آٹھہ مہینے تو وہ تعلیم دیتا پھرتا اور باقی چار مہینے برسات
مین کسی معین جگہہ مین رہتا اور سب لوگون کو جو اوسکے مختصر جھونپڑے مین جو لنبن بارکی
مین تھا آتے تعلیم کرتا۔ وہ پانچ چیلے بھی جو اوسکو سخت آزمائیش کے زمانہ مین چھوڑ گئے
تھے اپنے آقا پاس پھر آگئے۔ اور معتقدون کی جماعت مین گیا شہزادے
اور تاجر اور کاریگر اور برہمن اور فقیر اور کسان اور غلام اور شریف بیویان اور کسبی وہ
عورتین جنھون نے گناہ سے توبہ کی تھی سب آکر شامل ہوئے۔ بدھ نے
بہار اور اودھ اور ممالک مغربی و شمالی کے قرب جوار کے اضلاع مین منادی
کی۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ عالم جوانی مین لباس فاخرہ زیب تن کیئے وہ اپنے
باپ کے محل سے روانہ ہوا اور اب ایک خانہ بدوش واعظ کی صورت گیروے
کپڑے پہنے سر منڈا کاسہ گدائی ہاتھہ مین لیئے واپس آیا۔ اوسکے باپ نے خوب
مُسن تھا اوسکی تعلیم ادب کے ساتھہ سُنی۔ اور اوسکا لڑکا جسکو وہ ایک چھوٹا
سا بالک چھوڑ گیا تھا زمرہ معتقدون مین داخل ہوا اور اوسکی پیاری بیوی جسکے
گھر کی چوکھٹ سے وہ تاریک رات مین روانہ ہوا تھا پہلی عورت تھی جسنے
بودھ مذہب کا جوگ اختیار کیا۔

بدھ کی موت اور آخر کلمات

تینتیس برس کی عمر مین بدھ تارک الدنیا ہوا اور چھیہ سال کی تیاری کے بعد ۳۶ چھتیس

بیس کے سن مین اوسنے عموماً تعلیم کرنا شروع کیا اور چوالیس سال تک سب لوگون کو وعظ کرتا رہا - اپنی موت کی پیشین گوئی کرنے وقت اوسنے اپنے ساتھیون سے کہا کہ سرگرم ہو اور پاک طینتی اور سنجیدہ خیالی اختیار کرو اور مستعدی کے ساتھ اپنے دلونکی نگہبانی کرو - وہ جو شریعت اور تربیت کا پابند ہی اور ہمت نہین ہارتا وہی بحر زندگی کو عبور کرکے رنج و الم سے نجات پاویگا - پھر یہہ بھی کہا کہ یہہ دنیا زنجیرون سے سخت جکڑی ہوئی ہی مین مثل ایک طبیب کے جو آسمانی ادویات لایا ہو اوسے رہائی دیتا ہون میری تعلیم پر اپنا دھیان رکھو - کل چیزین تبدل کی حالت مین ہین مگر میری تعلیم کو ہرگز تغیر نہین - اب مین تمسے زیادہ گفتگو نہ کرونگا کیونکہ مین اب سدھارتا ہون اور نروان یعنی راحت جاودانی کا طالب ہون - وہ رات اوسنے وعظ کرنے اور ایک غمزدہ شاگرد کو تسلی دینے مین گذرانی بموجب ایک روایت کے اوسکے آخر کلمات یہہ تھے - اپنی نجات تندہی سے حاصل کرو - پانسو تینتالیس سال قبل سن عیسوی کے اسی برس کی عمر مین اوسنے ایک انجیر کے درخت کے تلے وفات پائی -

شریعت اعمال

چونکہ بدھ نے لوگون کو روحانی آزادی بخشی تھی وہ اسکی ہمت کا منبع تھی کی پوشیدہ وجہہ معلوم ہوتی ہی وہ اس امر کی تعلیم کرتا تھا کہ ہر شخص نجات پا سکتا ہی مگر نجات خیالی معبودونکی رضامندی سے نہین بلکہ اپنے اعمالون

سے حاصل ہوسکتی ہی اور اسی طرح پر اوسنے قربانیان اور برہمنون کا
یہہ دعوی کہ وہ خدا اور انسان کے درمیان شفیع ہین متروک کیا۔
اوسنے یہہ تعلیم کی کہ انسان کے موجودہ اور گذشتہ اور آیندہ جنمون کی کیفیت
محض اون ہی کے اعمال (کرم) کا نتیجہ ہی۔ انسان جو بوتا ہی وہی کاٹیگا
اور چونکہ ہر بدی کی سزا اور ہر عمل نیک کی جزا لابد ہی لہذا حسن فعل کے لیئے
جو نتیجہ لازم ہی وہ نہ تو پوجاری اور نہ دیوتا کے روکے رک سکتا ہی۔ راحت اور
رنج جو اس دنیا مین لاحق حال ہوتے ہین اونکو ہمارے گذشتہ جنم کے
اعمال کا نتیجہ لازمی تصور کرنا چاہیئے اور اس جنم کے اعمال پر ہمارے
آیندہ کے جنم کی راحت و رنج منحصر ہوگی۔ جب کوئی ذی حیات فوت ہوتا ہی
تو اپنے اعمال کے موافق ادنی یا اعلی حالت حیات آیندہ مین پھر جنم لیتا ہی
اور اوسکا واجب الجزا اور واجب التعزیر ہونا اون افعال کی میزان کل پر جو
اوس سے پہلے جنمون مین سرزد ہوئے موقوف ہی۔ پس ایک ایسا انتظام
جسمین ہمارے زمانہ حال ماضی اور مستقبل کی بہبودی ہمارے ہی اوپر کلیتہً
منحصر ہو ایک شخصی معبود کا ہرگز محتاج نہین ہوسکتا۔

روح کی مخلصی

بدھ کی یہہ رائے ہی کہ زندگی کو کم یا زیادہ تکلیف لازم ہی لہذا ہر
نیک آدمی کو یہہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے کہ کسطرح جبلتی کی تکالیف سے

فنا فی اللہ ہو کر ہامی ہا دے یہی نروان ہی جسکے لغوی معنی سکوت کے ہین
بعض فضلا اوسکے معنی روح کا مثل شمع کے شعلے کے گل ہو جانا کہتے
ہین اور اون کے نزدیک اوس سے ہر متنفس کی خودغرضی اور عصیان اور
رنج والم کا کالعدم ہو جانا مقصود ہی اور روح کی اخیر استراحت بھی یہی ہی بس
بودھ کے مذہب کا دیندار آدمی اس دنیا مین استغراق کا مرتبہ حاصل کرنیکی
کوشش کرتا ہی اور عالم آئندہ مین ابدی سکوت کی اُمید رکھتا ہی بُدھ کی تعلیم
کے موافق یہہ مقصد بغیر نیکی مین زندگی بسر کیئے حاصل نہین ہو سکتا اور قربانیون
کے بجاے بُدھ نے تین بڑے فرائض معین کیئے ہین یعنی اپنے نفس پر
قادر ہونا غیرون کے ساتھہ شفقت سے پیش آنا اور ہر ذی حیات کی
جان کا لحاظ رکھنا۔

بودھ کے مذہب مین دین کے پھیلانے کی تاکید

بُدھ نے اپنے پیرون کو تاکیداً یہہ تعلیم کی کہ راہ راست پر چلنا ہی
کافی نہین ہی بلکہ اوسکا وعظ کل بنی آدم کو سُنانا بھی ضرور ہی۔ یہہ مذہب ابتدا ہی
سے دین کے پھیلانے کی تاکید کرتا ہی چنانچہ بُدھ نے جس وقت عموماً تعلیم دینا
اختیار کیا تو منجملہ اور باتون کے پہلا کام یہہ کیا کہ ساٹھہ شاگردون کو وعظ
کرنیکو بھیجا اور علاوہ اسکے ایک دینی فرقہ قائم کیا جسکی مخصوص خدمت یہہ
تھی کہ بلا اُجرت سب قومون کو جا کر دین سکھاوین پس جبکہ برہمنون نے مذہبی
شاستر بید یا دوجہون یعنی آریا فرقون پر محدود رکھی بودھ مذہب نے ہر فرقہ اُنکو

بلکہ رذیل فرقون اور نیز غیر آریون کو بھی تمام ہند مین تعلیم کرنا شروع کیا اور
انجام کار اونکی صدا کل ایشیا کے مہادیپ مین پونہچی۔

بدھ کے پیروون کا پہلا اور دوسرا جلسہ

حضرت عیسیٰ سے ۵۴۳ سال قبل بدھ کی وفات پر اوسکے شاگردون
مین سے پانسو آدمی پٹنے کے پاس ایک بڑے غار مین اکٹھا ہوئے تاکہ
اوسکے اقوال جمع کرین۔ یہہ پہلا جلسہ تھا جو منعقد ہوا اوسمین اونھون نے
اپنے آقا کی تعلیمات کو تین بڑے حصون مین تقسیم کیا اول وہ کلمات جو بدھ
نے اپنے شاگردون سے کہے دوم ضابطہ تعلیم و تادیب سوم مسائل
مذہبی یہی بدھ کی تعلیم کے تین مجموعے کہلاتے ہین اور وہ لفظ جو بودھ مذہب
کے جلسے کے لیے مستعمل ہوا ہی اوسکے لغوی معنی باہم گلے نیکے ہین۔
ایک صدی کے بعد دوسرا جلسہ سات سو آدمیون کا ۴۴۳ برس
قبل سن عیسوی کے منعقد ہوا تاکہ اون مباحث مذہبی کا جو دو فریق کے
مابین درپیش تھے جنمین سے ایک کے مزاج مین معاملات مذہبی مین از حد
سختی اور دوسرے کے نرمی تھی تصفیہ کرین۔

اشوک

آئندہ کی دو صدیون مین بودھ کا مذہب شمالی ہند مین پھیل گیا۔
سن عیسوی کے قریب ۲۵۰ سال پیشتر ملک بدھ یا بہار کا راجہ اشوک نام

اس مذہب کا ایک سرگرم معتقد ہوا۔ اشوک چندرگپت کا پوتا تھا
یہہ وہی چندرگپت ہی جسکا ذکر آگے سکندر کے بیان مین آویگا۔
کہتے ہین کہ اشوک ... ۲۶۳ بودھ مذہب کے پوجاریون کی پرورش کرتا
تھا اور اوسنے بہت سی خانقاہین قائم کین اور اسی لیئے اوسکا ملک آج
کے دن تک وہار یا بہار کہلاتا ہی جسکے معنی خانقاہونکی سرزمین کے
ہین مذہب بودھ کے لیئے اشوک نے ایسا کچھہ کیا جو شہنشاہ
قسطنطین نے بعد ازان دین مسیحی کے حق مین کیا یعنی اوسکو راج دھرم
بنادیا۔ یہہ بات پانچ صورتون سے حاصل ہوئی اول ایک جلسے کے ذریعے
جسمین مسائل دینی قائم ہوئے دوئم بذریعے فرمانون کے جنمین اوسکے اصول
بیان کیئے گئے سوئم ایک سرکاری سررشتہ کے ذریعے سے جو اوسکی پاکیزگی کا
نگران حال رہتا تھا۔ چہارم دین کے واعظون کے ذریعے سے۔ پنجم بودھ مذہب
کے مقدس نوشتونکی تصحیح کے ذریعے سے جو بہ کارت کے حکم سے کی گئی۔

اشوک کی دینی کارروائی

سن عیسوی کے ۲۴۲ برس پیشتر اشوک نے بودھ مذہب کا تیسرا جلسہ
جسمین ہزار بزرگ موجود تھے پٹنے مین منعقد کیا کیونکہ بعض مفسدون نے
سچے ملنے والون کا زروکپاس اختیار کرکے اپنی بنائی ہوئی باتین اسطرح
بیان کی تھین کہ گویا بدھ کی تعلیم ہی جلسہ مذکور مین ان بدعتونکی اصلاح ہوئی اور جنوبی

ایشیا مین بودھ مذہب کی بنا اشوک کے جلسہ کی تاریخ سے
شمار کرنا چاہیئے۔چند فرمانون کے ذریعہ سے جو اس جلسے کے پہلے
اور مِن بعد جاری ہوئے اشوک نے مذہب کے اعلی اصول
اپنی سلطنت مین شائع کیے اور اِن شاہی وعظون مین سے
چالیس آج کے دن تک جابجا ہند مین ستونون اور غارون اور
چٹانون پر کندہ پائے جاتے ہین اشوک نے ایک سرکاری
سر رشتہ بھی قائم کیا اور اوسمین ایک عدالتی اور دینی حاکم اِس غرض
سے تعین کیا کہ مذہب کی پاکیزگی کا نگران حال رہے اوسکی اشاعت
مین کوشش کرے شاہراہون پر کنوئے تعمیر ہوئے اور دو رویہ
درخت لگائے گئے اور دار الشفا انسان اور حیوان کے واسطے
قائم ہوئے۔خاندانون کی طرز معاشرت اور چال چلن دریافت
کرنے کے لیئے اور جوان مرد اور عورتون کی تعلیم کی نگرانی
کے واسطے محتسب مقرر ہوئے غرض کہ اشوک تمام دنیا
کو بدھ مذہب پر لانا اپنے اوپر فرض سمجھتا تھا۔چٹانون پر جو کتبے کندہ
پائے جاتے ہین اونسے ظاہر ہوتا ہے کہ کسطرح اشوک نے
وحشی ملکون کی حدون تک دین سکھانے والے بھیجے کہ دین
پھیلانے کے لیئے نئے دینون سے میل جول کرین اور
عمدہ باتین سکھلانے کے لیئے اونپر واجب تھا کہ کیا سا ہی

اور برہمن اور کیا بھکاری اور ذلیل وخوار اور کیا وہ لوگ جو مہیب ہین اونسے کیا اپنے ملک مین اور کیا غیر ملکون مین جاکر میل کرین - اوسکے ساتھہ ہی یہہ بھی ضرور تھا کہ جبر نہ کیا جاوے بلکہ تعلیم اور ترغیب سے دین مین لائے جائین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ بودھ مذہب مین بہ نسبت اور مذہبون کے نہ صرف دین پھیلانے کی زیادہ تاکید آئی ہی بلکہ تحمل اور بردباری بھی زیادہ ہی اور اشوک نے نہ صرف دین کی اشاعت مین کوشش کی بلکہ اسمین بھی کہ اوسکے مسائل آمیزش سے پاک رہین اس نظر سے اوسنے حکم دیا کہ مذہب کے مقدس نوشتے سلطنت بہار کی مگدی زبان مین ترجمہ ہو کر جمع کئے جاوین اور وہی ترجمہ دو ہزار برسون سے بودھ مذہب کے نوشتون کا جنوبی مجموعہ گنا جاتا ہی -

کنشک

بودھ مذہب کا چوتھا اور آخر بڑا جلسہ کنشک کے زیر حکومت جو ممالک مغربی اور شمالی ہند کا بادشاہ تھا تخمیناً سنہ ۴۰ع مین منعقد ہوا اوسنے دوسری دفعہ مقدس کتابون کی ترمیم کی اور اوسکے وقت کا ترجمہ شمالی مجموعہ کے نام سے تبت منگولیا اور چین کے بودھون کے لیئے دینی کتاب ہوا اور مذہب کے واعظ اس

زمانے مین کل ایشیا کے ملکون مین درس دیتے پھرے
سن عیسوی سے دوسو چوالیس برس پیشتر اشوک کا بیٹا مقدس
کتابون کا جنوبی مجموعہ جو اوسکے باپ نے مرتب کروایا تھا لنکا
کو لیگیا جہان سے وہ برہما اور مشرقی مجمع الجزائر مین پہنچا۔ اور بودھ
مذہب کا شمالی مجموعہ جیسا کہ ونشک کے جلسہ مین مقرر ہوا تھا
۶۵ء مین ملک چین کا راج دہرم ہوگیا اور ہنوز شمال کے بودھ لوگ
تبت سے لیکر جاپان تک اوسکے پیرو ہین۔ بودھ مذہب کے
مراسم دینی اور مسائل مغرب کی جانب بھی پھیلے اور دین عیسوی کے
ابتدائے زمانے مین اوسکا اثر پڑا۔

بودھ مذہب کا قومی دین ہوجانا

اسطرح پر جیسا کہ بیان ہوا بودھ مذہب اشوک اور کنشک
کے جلسون کے ذریعہ سے راج دہرم ہوگیا مگر ذات کا طریقہ موقوف
نہین کیا گیا بلکہ برعکس اسکے برہمن اور گرو کی عزت اور تعظیم تین بڑے
فرائض مین شمار کیگئی جسمین والدین کی فرمانبرداری اور انسان اور
حیوان سے شفقت سے پیش آنا شامل ہے۔ مگر بدھ نے انسان
کا مرتبہ ذات کے اعتبار سے نہین بلکہ اوسکی دینی لیاقت کے
موافق مقرر کیا اور اپنے سامعین کو قربانیان چڑھانے کے بالعوض

راستبازی مین زندگی بسر کرنے کی ہدایت کی لہذا بودھون کے
ملکون مین عام پرستش کا یہہ طریقہ ہی کہ بجاے قربانیان گذرانے کے
مقدس لوگون کی جو فوت ہوگئے نشانیون کی تعظیم کیجاتی ہی اسی وجہ سے
اصل مین دیوتاؤن کے مندر نہین بنے بلکہ بیراگیون اور بیراگنون کے
لیئے خانقاہ تیار ہوئے اور دیگر لوازم مثل گھنٹی اور مالا کے مہیا کئے
گئے اور یا دین کے بانی کے دانت یا ہڈی پر چھتر یا ستھبہ تعمیر ہوئے۔

بُدھ کی شخصیت کا انکار

اگرچہ بعض لوگ بُدھ کی زندگی اور موت کے متعلق بہت سی معجزہ آمیز
باتین بیان کرتے ہین تاہم اورون کو ایسے شخص کے وجود ہی سے
قطعی انکار ہی۔ اسمین شک نہین کہ اوسکی پیدائش کی تاریخ صحیح صحیح
دریافت نہین ہوسکتی بعض فاضلون کی راے ہی کہ بودھ مذہب
کی بنا کپل کے سانکھ فلسفہ پر ہی اور اس امر کی تائید مین وہ کہتے
ہین کہ بُدھ کی پیدائش ایک مجازی شہر کپل وستو یعنی کپل کی
جاے سکونت سے منسوب کی ہی اور اوسکی ماں کو مایا دیوی کپل کے
مسئلہ مایا یعنی دہوکے کے لحاظ سے کہا ہی اور بُدھ کا نام بھی کسی
واقعی شخص کا نام نہین بلکہ اوسکے معنی صرف عارف کے ہین امر
مذکور اسقدر صحیح ہی کہ بودھ مذہب کسی شخص واحد کا ایجاد کیا ہوا معلوم

نہین ہوتا بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ برہمنون کے علم حکمت اور دین سے جو اوسکے قبل تھے بتدریج وضع کیا گیا ہی - بہرحال اگر اسپر اسطرح سے نظر کیجائے تو دو بڑی صفتین جو روایت اوس سے منسوب کرتی ہی خارج ہوئی جاتی ہین یعنی بُدھ کا بطور واعظ کے لوگون سے خطاب کرنا اور وہ لازوال تاثیر جو اوسکی عمدہ زندگی لوگون کے دلونمین پیدا کرتی ہی -

برہمنون کا دین کبھی بالکل ہند سے جاتا نہین رہا

بودھون نے برہمنون کے دین کو ہند سے نیست و نابود نہین کیا صحیح تو یہہ ہی کہ دونون دین ہزار سال سے زیادہ یعنی سن عیسوی کے ۶۰۰ برس قبل سے سنہ ۱۰۰۰ء تک ساتھہ ساتھہ جاری رہے اور فی زمانا کا ہندو مذہب دونون سے ملکر بنا ہی اگرچہ ہند کی بعض سلطنتون مین گاہے بودھ کے مذہب کو غلبہ ہوا مگر تاہم برہمنون کا دین مطلق جاتا نہین رہا ملک چین کے سیاح جو ہند کی سیر کو سنہ ۴۰۰ء سے سنہ ۱۳۰۰ء تک آئے بیان کرتے ہین کہ اونہون نے بودھون کے خانقاہ اور برہمنون کے مندر برابر برابر دیکھے -

سلادت کا جلسہ جو سنہ ۶۳۴ء مین ہوا

شمالی ہند مین بودھ مذہب کا ایک مشہور بادشاہ سلادت نام

سنہ ۶۴۳ع مین سلطنت کرتا تھا اوسکو سن عیسوی کی ساتوین صدی کا
اشوک سمجھنا چاہیئے کیونکہ بودھ مذہب کے دو فرائض یعنی خیرات
اور اشاعت دین کے بجالانے پر وہ ہمہ تن مصروف تھا۔ سنہ ۶۴۳ع
مین اوسنے قصد کیا کہ ایک عام جلسہ کے ذریعہ سے بودھ مذہب
کو پھیلاوے۔ اکیس باجگذار سردار اپنی اپنی ریاستون سے
فاضل اور زاہدون اور برہمنون کے ساتھہ جلسہ مین شریک ہوئے
بہرحال اس جلسہ کا منشا صرف یہی نہ تھا کہ بودھ مذہب کا علانیہ
اقرار کیا جاوے بلکہ دو مذہبون کے بارے مین جو اوسوقت ہند
مین رائج تھے اس جلسہ کو کچھہ فیصلہ کرنا تھا۔ اول بودھون اور برہمنون
کے درمیان مباحثہ ہوا بعد ازان بودھ مذہب کے دو فرقون مین
جو فردا فردا کنشک کے شمالی مجموعہ اور اشوک کے جنوبی مجموعہ
کے پیرو تھے بحث ہوئی۔ جسقدر تعلیم دینے والون کے
مسائل مشترک تھے اوسی قدر عوام الناس کی رسمیات
مخلوط تھین۔ لہذا جلسہ کے اول دن بدھ کی سنگین شبیہ بڑی
دھوم دھام سے نصب کیگئی اور دوسرے دن برہمنون کے سورج
دیوتا کی مورت اور تیسرے دن ہندوون کی شو کی پرتما پدہرائی گئی۔

سلاوت کی خیرات

سلاوت کا قاعدہ تھا کہ ہر پانچوین سال خزانہ شاہی کو خیرات مین تقسیم

کرواد یتا ملک چین کا سیاح ہاین تشانگ بیان کرتا ہے کہ اوس

میدان مین جہان جمنا اور گنگا الہ آباد کے قریب ملتی ہین کل سلطنت

ہند کے راجاؤن اور عوام لوگون کی ایک کثیر جماعت کی پچھتر دن تک

دعوت ہوتی تھی اور سلادت اپنے محل کا مال واسباب باہر لاتا

اور برہمنون اور بودھون اور سادھون اور بدعقیون کو بلا امتیاز

کے دیتا اور جب ضیافت ہوچکتی تو اپنا شاہانہ لباس اور

زیور اوتارتا اور اونکو جو پاس کھڑے ہوتے بخش دیتا اور مثل بودھ

کے فقیرون کے گوڈری پہن لیتا۔ اِس رسم کے ادا کرنے سے

دو مطلب تھے اول تو بدھ کے دنیا کی عیش وعشرت ترک کرنے

کی یادگاری۔ دوم خیرات کے فرض کا ادا کرنا جسکو برہمنون نے

فرض اعظم قرار دیا تھا۔

نالند کی خانقاہ

نالند کی عالی شان خانقاہ ایک بڑا دار العلم تھی جو ہمین ان

صومعہ اور مدرسون کی یاد دلاتی ہے جنہین مسیحیون نے یورپ

مین مڈل ایجز مین قائم کیا تھا یہان پر بودھون کے اٹھارہ مدرسون

کے دس ہزار سدھ او بھیلے علم الہی اور فلسفہ اور شریعت اور دیگر

علوم مخصوص علم طب سیکھتے اور عبادت کرتے تھے اونکی پرورش

سرکار سے ہوتی تھی اور بڑی آسایش مین رہتے تھے اس بات کا ثبوت کہ بودھ مذہب کے مقابلہ مین ایک دوسرا رقیب مذہب ہند مین موجود تھا خود اس عالیشان خانقاہ سے حاصل ہوتا ہی کیونکہ ایسا لکھا ہی کہ تھوڑے عرصہ کے اندر بودھ مذہب کے دشمنون نے اوسے تین بار مسمار کیا۔

برہمنون کے دین کا فتحیاب ہونا من ابتداء ۷۰۰ لغایت ۸۰۰ء

سن عیسوی کی آٹھوین صدی کے بعد برہمنون کے دین کو فروغ ہونے لگا اور رفتہ رفتہ راج دھرم ہوگیا۔ غیر معتبر روایتون سے ایسا کچھہ دریافت ہوتا ہی کہ اصلاح کرنے والے برہمنون نے بودھون کو ایذا دینی شروع کی تھی بہرحال اوس مذہب کا تنزل تلوار کے ذریعہ سے عمل مین نہین آیا بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اوسکے زوال کے اسباب خاص اوسکی ذات مین موجود تھے اور علاوہ اسکے معاملات دینی مین نئے خیالات بھی اوسکے زوال کے ممد و معاون ہوئے یہان تک کہ دسوین صدی مین صرف سرحد کی ریاستین مثل کشمیر اور اڑلیسہ کے دین کی فرمانبردار رہ گیئن اور اہل اسلام کے آتے آتے ہند مین بودھ کا مذہب صرف چند لوگون مین رہ گیا۔

بودھ مذہب حالت جلاوطنی مین

سنہ ۱۹۰۶ء

بُدھ مذہب کو اپنے دیس سے نکلے ہزار برس ہوئے مگر پردیس مین اوسکو اسقدر کامیابی حاصل ہوئی ہے کہ جنم بھوم مین حاصل ہونا ہرگز ممکن نتھا کیونکہ قریب آدھی دنیا کے باشندونکے لیئے اوسنے ایک نیا دین اور علم ادب وضع کیا اور باقی نصف کے عقائد کی گونہ صورت بدل دی ہے - دنیا کے باشندون مین پچاس کرور آدمی یعنی فیصدی چالیس بُدھ کی تعلیم کے مقلد ہین اور کسی نہ کسی زمانہ مین اوسکی ظفرمندی کا جھنڈا افغانستان اور نیپال اور مشرقی ترکستان اور تبت اور منگولیا اور منچوریا اور ختن اور جاپان اور مجمع الجزائر اور سیام اور برہما اور سنگلدیپ اور ہند مین نصب ہوا - اوسکی خانقاہین اور درگاہین روس کی سلطنت حالی کی حد سے لیکر سمندر پیسفک کے جزائر تک لگاتار پائی جاتی تھین - دو ہزار چار سو برس کے عرصہ مین بودھ مت کا بہت سے اور متون سے مقابلہ ہوا اور وہ ہنوز قائم ہے اس زمانے مین وہ دین مسیحی اور اسلام کے ساتھ دنیا کے تین بڑے مذہبون مین شمار ہوتا ہے اور تینون سے اوسکے پیرو زیادہ ہین -

جینون کا بیان

بودھ کا مت ہند سے بالکل جاتا رہا بلکہ اوسکے اکثر عمدہ مسائل ہندوؤن کے مذہب مین موجود ہین علاوہ اسکے ایک خاص فرقہ جین نام جو اس مت سے نکلا اور جسکا شمار قریب پانچ لاکھ کے ہی ہنوز موجود ہی مثل بودھون کے یہہ لوگ بھی ویدون کو صرف اسقدر مانتے ہین جہانتک اوسمین اور اونکے مسائل مین موافقت ہی وہ قربانی نہین کرتے اور اخلاق حسنہ کے ازبس پابند ہین اونکا عقیدہ ہی کہ اونکی گذشتہ اور آنیوالی حالت کسی خارجی دیوتا کی مرضی پر نہین بلکہ اونھین کے افعال پر منحصر ہی اور وہ انسان اور حیوان کے قتل سے قطعی پرہیز کرتے ہین - یہہ لوگ وقت کو تین زمانون مین تقسیم کرتے ہین اور چوبیس جن یعنی کامل راستباز شخصون کی پرستش کرتے ہین جنمین سے چوبیس زمانہ ماضی مین گذرے اور چوبیس زمانہ حال مین اور چوبیس ہی زمانہ آیندہ مین ہونگے - ان سب سنتون کی بہت بڑی بڑی مورتین اونکے مندرون مین استادہ پائی جاتی ہین - اپنی تیرت گاہون کے واسطے وہ درختون سے ڈھکے ہوئے پہاڑ اور قدرتی دلکشا مقامات پسند کرتے ہین اور اونکو نفیس درگاہون سے جنمین سنگ مرمر یا چمکتی استرکاری پر عمدہ نقش و نگار تراشے ہون

آراستہ کرتے ہین - جین لوگ اکثر تاجر یا بیوہرن کا پیشہ کرتے ہین اور بڑے مخیر ہوتے ہین - جانورون کی دار الشفا جو بودھون نے قائم کی تھین انھین کی فیاضی سے ہند کے چند شہرون مین ہنوز جاری ہین -

بودھ مذہب کا اثر فی زمانا ہند مین باقی ہی

بودھ مذہب کی چند افضل تاثیرین جو ہند مین ہنوز باقی ہین وہ کسی خاص جماعت مین نہین بلکہ عموماً اہل ہند کے دین مین پائی جاتی ہین چنانچہ ہندؤون مین جو نیا مت نکلتا ہی اوسکی بنا اس عمدہ اصول پر کہ سب بنی آدم بھائی ہین ہوتی ہی - اور جو پناہ کہ فرقہ وشنویا اور ذات سے خارج کی ہوئی عورتون کو دیتا ہی اوسیکا ثمرہ ہی جیسی کہ خدا ترسی اور مخیری جو ہند مین انگریزی قانون محتاجون کا کام دیتی ہی نیز مذہب بودھ کی تعلیم کے نتائج سے ہی -

چھٹا باب

یونانیون کا ہند مین آنا سن ۳۲۷ لغایت سن ۱۶۱ قبل سن عیسوی

ہند کی تاریخ کے ماخذ بیرونی

ہند کی خارجی تاریخ یونانیون کی یورش سے جو بین سو ستائیس برس

قبل سن عیسوی سے کے واقع ہوئی شروع ہوتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ
سلف مین ہند اور بحر مڈیٹرینئین کے بندرگاہون مین کسی وساطت سے
تجارت ہوتی تھی چنانچہ ٹین اور ہند کے دیگر تجارتی اشیا کے سنسکرت
نام سے ہومر واقف تھا اور ہند کے پیداور کی جسکا ذکر تورات مین آیا ہے
ایک بڑی فہرست بنائی گئی ہے۔ پہلا یونانی مورخ جسنے ہند کا صاف
صاف بیان کیا ہے حیکاطیوث ملطوث کا باشندہ تھا اور اسکا
زمانہ قبل سن عیسوی ۵۴۹ سے ۴۸۶ تک ہوا ہے اور مورخ حیرادوطوث
کی واقفیت قبل سن عیسوی ۴۵۰ مین صرف دریاے سندھ تک
تھی اور حکیم طیسیاس جسکا زمانہ حضرت عیسیٰ سے ۴۰۱ برس قبل ہوا اور
جو ملک فارس مین رہا تھا ہند کی صرف پیداوار اور رنگون اور کپڑون اور
بندرون اور طوطون کی خبر دیتا ہے مگر مورخ اور اہل علم جو سکندر اعظم شاہ
مقدونیہ کے ساتھہ سن عیسوی سے ۳۲۷ برس قبل آئے انھون نے
البتہ ملک ہند کے اوس حصہ کی کیفیت سے جو دریاے سندھ
کے مشرق کو ہے اہل یورپ کو اول آگاہ کیا۔

سکندر اعظم کی مہم

سکندر اعظم ۳۲۷ برس قبل سن عیسوی شروع سال مین ہند مین داخل ہوا
اور شہر اٹک سے کے لوہر دریاے سندھ کو عبور کرکے بلا مزاحمت جہلم

کی جانب ٹاکسیلیز کی عملداری مین ہوکر آگے بڑھا اوسوقت ملک پنجاب
چھوٹی چھوٹی ریاستون مین جو ایک دوسرے سے بدظن ہو رہی تھین منقسم تھا
اور بہت سی ریاستین بجاے حملہ آور کے روکنے کے اوس سے متفق ہوجانے
پر مائل تھین ان راجاؤن مین سے ایک نے جسکا نام پورس تھا دریاے
جھلم پر سکندر کا مقابلہ کیا۔ پورس کے پاس اتنی ہی فوج ہوگی جتنی
اس صدی مین رنجیت سنگھ والی پنجاب پاس تھی مگر پورس بجاے
توپون کے لڑائی کے رتھہ میدان جنگ مین لایا فلوطارک مورخ نے
خود سکندر کے خطوط سے اس لڑائی کا بیان توضیح کے ساتھہ کیا ہے۔
سکندر نے جھلم کے ایک موڑ پر چلیان والا کے میدان جنگ
سے چودہ میل مغرب کو اپنی فوج آراستہ کی اور ایک رات کو جب اندھیاو
چل رہا تھا موقع پاکر دریا پار ہوا پورس کے لڑائی کے رتھہ ترتری مین
دریا کے کنارے پر دلدل مین پھنس گئے اور جب لڑائی شروع ہوئی
ہندو راجہ کے ہاتھیون نے یونانیون کا مقابلہ کرنے سے روگردانی کی
اور پھر کر اپنی ہی فوج کو پامال کیا۔ ابتداے جنگ مین پورس کا بیٹا مارا گیا
اور وہ خود زخمی ہوکر بھاگا مگر اطاعت قبول کرنے پر سکندر نے اوسکی
سلطنت واپس دی اور اوسکو اپنے دوستون مین شامل کیا فتح پانے کے
مقام پر اوسنے دو شہرون کی بنا ڈالی ایک جھلم کے مغربی کنارہ پر قریب
اوس جگہہ کے جہان اب جلال پور کا شہر واقع ہے آباد کیا اور اوسکا نام

اپنے عزیز گھوڑے کے نام پر جو جنگ مین مارگیا تھا بکیفلا رکھا
اور دوسرا شہر نکیا مشرقی کنارہ پر جسکو آج کل مونگ
کہتے ہین بسایا۔

سکندر ملک پنجاب مین

پورس چھوٹے کی عملداری مین ہوکر سکندر امرتسر کی طرف
جنوب و مشرق کو بڑھا اور پھر مغرب کی طرف پیچھے کو ہٹا اور کتائی
کی قوم کو سنگالہ پر زک دیکر دریاے بیاس پر پہنچا اس مقام
پر جو سوبراؤن کے میدان جنگ سے دور نہین ہے اوسکی کل فوج
خیمہ زن ہوئی سکندر کا مصمم ارادہ تھا کہ گنگا کی طرف
آگے بڑھے مگر اوسکی فوج پنجاب کی گرمی اور طوفانون
سے جو موسم بدلنے پر شروع ہوئے خستہ خاطر اور ہمت ہاری
ہوئی تھی علاوہ اسکے عقب مین دیسی قومون نے سرکشی کرنا
شروع کی لہذا فتحیاب عالم قبل اسکے کہ ہند کا سرحدی صوبہ
بھی طے کرے لوٹنے پر مجبور ہوا۔ دریاے ستلج اور مشرقی
اضلاع پنجاب اور جمنا کی عظیم الشان دھار ہنوز اوسکے
اور دریاے گنگ کے درمیان حائل تھین ایسے وقت
مین ایک شکست بھی اوسکی فوج کی ہلاکت کا باعث ہوتی اگر

جہلم کی لڑائی مین اوسکو زک ملتی تو غالباً ایک یونانی بھی بحکیر افغانستان کے درون تک نہ پہنچتا آخرش اپنی فوج کی واویلا سے مجبور ہو کر وہ جہلم کو واپس گیا وہان اوسنے آٹھ ہزار فوج تری کی راہ کشتیون پر روانہ کی اور باقی ماندہ نے دو دستون مین خشکی کی راہ کنارے کنارے کوچ کیا

سکندر سندھ مین

اس ملک کے باشندے برسر مخالفت تھے اور یونانیون کے قبضہ مین صرف اوسیقدر زمین تھی جسپر وہ خیمہ زن تھے ۔ ملتان پر جو اوس زمانے مین بھی جنوبی حصہ پنجاب کا دار الخلافت تھا سکندر کو مالی کی قوم سے سخت جنگ کرنا پڑی اور شہر کے لینے مین وہ خود شدید زخمی ہوا اور اوسکی سپاہ نے برہم ہو کر شہر کے کل باشندون کو تہ تیغ کیا ۔ جب وہ اوس مقام پر پہنچا جہان پنجاب کے پانچون دریا ملتے ہین وہان اوسنے عرصہ تک قیام کیا اور شہر اسکندریہ کی جو فی زمانا اوچہ کہلاتا ہے بنا ڈالی اور گرد نواح کی ریاستون نے اوسکی اطاعت قبول کی یہان سکندر نے ایک فوج کسی قلعہ مین ایک صوبے دار کے زیر حکومت

معین کی اور اوسنے ایسا تسلط بٹھایا کہ اوسکا اثر زمانہ دراز تک قائم رہا۔ سکندر نے ایک نیا بیڑا جو بڑے دریاؤن کے سفر کے مناسب تھا تیار کروایا اور ملک سندھ مین ہوکر تری کی راہ جنوب کی سمت دریاے انڈس کے دہانے تک جہان سے وہ بحر عرب مین ملتا ہی گیا۔ ڈلٹا کی چوٹی پر اوسنے شہر پٹالا کو ازسرنو تعمیر کیا جو آج کے دن تک حیدرآباد کے نام سے سندھ کا دارالخلافت موجود ہے دریا کے دہانے پر سکندر نے اول مرتبہ جوار بھاٹے کی کیفیت ملاحظہ کی ایک دستہ فوج کا اوسنے نیارکس کے ماتحت جہازون پر خلیج فارس کے کنارے کنارے روانہ کیا اور باقی فوج کو بلوچستان اور فارس ہوکر وہ خود سوسا کو لیگیا مگر اثناے راہ مین پانی اور خوراک کی قلت سے سخت نقصان اور تکلیف اوٹھائی اور سن عیسوی سے ۳۲۵ سال پیشتر اپنے منزل مقصود کو پہونچا۔

سکندر کی مہم کے نتائج

اگرچہ سکندر نے ممالک پنجاب اور سندھ مین وسلج تک اپنے لشکر کے ساتھ قیام کیا تاہم ان ممالک مین اوسنے کوئی صوبہ فتح نہین کیا بلکہ اوس ملک کی ریاستون سے عہد و پیمان کیے اور شہرون کی بنا ڈالی اور قلعون مین فوج قائم کی اون سردارون کو جو اوسکے مددگار اور جان نثار تھے اوسنے بہت کچھ ملک بخش دیا یہانتک کہ ہر چھوٹے رئیس کے دربار مین یونانیون کے خیرخواہون کا ایک فریق موجود تھا

مغرب مین افغانستان کی حد سے لیکر مشرق مین دریاے جہلم
تک اور جنوب مین سندھ کی ڈلٹا تک سپاہ کا جا بجا معین کرنا اسبات
کی شہادت دیتا ہی کہ سکندر کی نیت ہند کو واپس آنے کی تھی
اوسکی فوج کا بڑا حصہ بلخ مین رہا اور جبکہ سکندر کی وفات کے بعد
۳۲۳ سال سن عیسوی سے پہلے سلطنت تقسیم ہوئی تو بلخ اور ہند کا
ملک سلوکس نکٹار کے حصہ مین آیا جسنے شام کی بادشاہت قائم کی

چندر گپت

اس عرصہ مین ہند مین ایک جدید حکومت کا ظہور ہوا جبتک سکندر
پنجاب مین تھا بہت سے ہندی سردار اوسکے دربار مین
مختلف اغراض سے حاضر رہتے تھے کوئی ریاست کا خواہان تھا
اور کسیکو اپنے رقیب کی سرکوبی مدنظر تھی انمین سے ایک سردار
چندر گپت نام نے جو گنگا کی وادی سے خستہ خوار آیا تھا
سفلہ پن کیا اوسنے تھکے ماندے یونانیون کو جو بیاس کے کنارہ
خیمہ زن تھے جنوب و مشرق کے زرخیز صوبون کی تسخیر کے لیئے
آمادہ کرنا چاہا مگر چونکہ سکندر خود کسی وجہ سے اوس سے ناخوش ہوا
لہذا چندر گپت لشکر سے جان لیکر بھاگا اور یہہ واقعہ سن
عیسوی سے ۳۲۶ سال پیشتر کا ہی اسکے بعد چند سال تک

اتری رہی اوسمین چندرگپت نے رہزنون اور لوٹیرون کے
گروہون کی مدد سے مگدہ یا بہار کے شاہی خاندان نند کو برباد
کر کے ایک سلطنت حضرت عیسی سے ۳۱۶ برس پیشتر قائم کی۔
اوسنے اونکے پائے تخت پاٹلی پتر جسکو اب پٹنہ کہتے ہین قبضہ کیا اور
اپنی حکومت کل گنگا کی وادی مین قائم کی اور شمال اور مغرب کی خواہ
یونانی خواہ دیسی ریاستون کو اپنی فرمانروائی قبول کرنے پر مجبور
کیا سکندر کی وفات کے بعد جبکہ اوسکا سپہ سالار سلوکس
گیارہ سال تک شام کی سلطنت حاصل کرنیمین مشغول رہا
چندرگپت اوسی زمانہ مین شمالی ہند مین ایک بادشاہت قائم
کرنے مین مصروف تھا سلوکس نے ملک شام مین قبل سن
عیسوی ۳۱۲ سال سے ۲۸۰ تک اور چندرگپت نے گنگا
کی وادی مین قبل سن عیسوی ۳۱۶ سے ۲۹۲ تک سلطنت کی اور
سن عیسوی سے ۳۱۲ سال پیشتر ان دونون فرمانرواؤن کی قلمرو بڑھتے
بڑھتے متصل ہوگئین لہذا اس امر کا تصفیہ کرنا لازم ہوا کہ آپس مین صلح رہیگی
یا جنگ ہوگی۔ انجام کار سلوکس نے جسقدر ملک محروسہ کہ یونانیون
پاس کابل کی وادی اور ملک پنجاب مین تھا چندرگپت کے ہاتھ
فروخت کیا اور اپنی بیٹی بھی اوس سے بیاہ دی اور ایک یونانی سفیر
چندرگپت کے دربار مین قبل سن عیسوی ۳۰۶ سال سے ۲۹۸ تک متعین رہا۔

بیان ہند کا جیسا کچھ کہ مگاستھنیز نے کیا ہی

وہ سفیر جسکا ذکر ہوا مشہور و معروف مگاستھنیز تھا جسنے ہند
کے حالات ایسی شرح و بسط کے ساتھ لکھے ہین کہ دو ہزار سال کے
عرصہ تک یعنی تین سو برس حضرت عیسی کے قبل سے سنہ ۱۸۰۰ع تک
اوس سے بہتر بیان ہند کا اہل یورپ کو دستیاب نہوا اوسکا بیان
ہی کہ اہل ہنود چار فرقون مین نہین بلکہ سات مین منقسم تھے یعنی حکما
اور کسان اور چوپان اور اہل حرفہ اور سپاہی اور ناظر اور بادشاہی مشیر حکما سے
غرض برہمنون سے معلوم ہوتی ہی کیونکہ اونکی زندگی کے مدارج کا
ذکر آیا ہی مگر مگاستھنیز برہمن اور سرامن مین تمیز کرتا ہی
جسپر بعض فاضلون کی یہہ رائے ہی کہ بودھون کے سرامن
یا عابدون کا اشوک کے جلسہ سے پچاس برس پیشتر انکا فرقہ
متعارف تھا اور ملحوظ ہے کہ سرامن مین طالب العلمی اور
گوشہ نشینی یعنی پہلے اور تیسرے مدارج کے برہمن بھی شامل
تھے۔ مگاستھنیز نے جو چوتھا فرقہ ناظرون کا بیان کیا ہی وہ
غالباً بودھون کے محتسب ہین جو عوام کے چال چلن کے نگران
حال رہتے تھے اونکے واسطے مورخ آرین نے وہی یونانی لفظ
استعمال کیا ہی جسکا ترجمہ فی زماننا بشپ کیا جاتا ہی۔

اہل ہند کی طرز معاشرت حضرت عیسیٰ سے ۳۰۰ سال پیشتر

یونانی سنیمبر بیان کرتا ہی کہ ہند مین غلامی کا نام تک نہ تھا اور مردون کی
شجاعت اور عورتون کی عصمت کی تعریف کرتا اور کہتا ہی کہ ہندی دلیری
مین ایشیا کی جملہ قومون سے گوے سبقت لیگئے تھے اور ایسے
دیانتدار تھے کہ اونکو دروازون مین قفل لگانے کی ضرورت نہین
پڑتی تھی۔ علاوہ برین راست گفتاری اونکی ضرب المثل تھی اور چونکہ وہ پرہیزگار
اور محنتی اور کاشتکاری اور دستکاری مین مشاق تھے لہذا عدالت مین رجوع
کرنے کی ضرورت کم پڑتی تھی اور اپنے سردارون کے زیر حکومت امن و
امان کے ساتھ خوش گذران کرتے تھے۔ شاہی انتظام قریب قریب ویسا ہی
بیان کیا گیا ہی جیسا منو کے مجموعہ قانون مین آیا ہی۔ میگاستھنیز
کہتا ہی کہ ہند کا ملک ایک سو اٹھارہ ریاستون مین منقسم تھا بعض انمین
سے مثل ریاست پراسی کے چندرگپت کی عہد حکومت مین ادہیراج
شمار کیجاتی تھین۔ یونانی مورخ نے گاؤن کا انتظام تفصیلوار بیان کیا ہی
جس سے دریافت ہوتا ہی کہ ہر فرد موضع مثل ایک خودمختار جمہوری ریاست کے
تھا۔ میگاستھنیز کا بیان ہی کہ کسان یعنی دیش جنگ اور دیگر سرکاری خدمت
سے آزاد تھے اور اوسنے ہند کے حیوانات اور نباتات اور جمادات اور
نکمتون عمدہ دیگر پیداوار کی تفصیل کی ہی کاشتکاری متعلق فصلی بارش پر

موقوف تھی اور آنے والے موسم کی کیفیت بطور پیشین گوئی کے بیان کرنا برہمنوں کی خاص خدمت مین داخل تھا تاکہ خشک سالی کا وقت پر انتظام کیا جاوے یہہ مورخ لکھتا ہی کہ اگر کوئی برہمن نجومی غلط پیشین گوئی کرتا تو پھر عمر بھر اس معاملہ مین زبان نہ کھولتا۔

یونانی یورشین جو بعد کو ہوئین

سکندر اعظم کے بعد یونانیون کو ہند مین بڑی فتح نصیب نہوئی اور انٹیوکس نے جو سلوکس کا پوتا تھا بودھون کے مشہور بادشاہ اشوک سے جو چندرگپت کا پوتا تھا سن عیسوی کے دوسو چھپن ۲۵۶ برس قبل عہد وپیمان کیا۔ ہمالیہ کے شمال ومغرب کو یونانیون نے ایک قوی سلطنت باختر یعنی بلخ مین قائم کی تھی اور سو برس تک باختر کے یونانی بادشاہ پنجاب پر فوج کشی کیا کیے اور سن عیسوی کے قبل ۱۸۱ برس سے ۱۶۱ تک بعض انمین سے مشرق کو متھرا اور نیز اودھ اور جنوب کو سندھ اور کچھہ تک پہنچے مگر اونہون نے کوئی بادشاہت قائم نہین کی اور سوائے علم ہیئت اور عمدہ فن سنگ تراشی کے یونانی ہند مین کوئی اور نشان اپنی آمد کا نہین چھوڑ گئے بعض مورخین جو بودھون نے حضرت عیسی سے ڈھائی سو برس قبل تراشین اونمین یونانیون کے عمدہ نقشہ کی مشابہت پائی جاتی ہی اور وہی ڈھنگ ہندوؤن کے قدیم مندرون

کی مورتون مین موجود ہی مگر رفتہ رفتہ یونانیون کا یہہ بھی اثر جاتا رہا بہرحال
جو مورتین یونانی طرز پر بنائی گئین اونکے نمونے اس ملک کے عجائب
خانونمین ہنوز پائے جاتے ہین۔

ساتوان باب

ستھیاوالونکے حملے سن ابتدا ایکسو برس قبل سن عیسوی لغایت سنہ ۵۰۰ ع

ستھیاوالون کی موجودگی وسط ایشیامین

یونانی یا باختر کے رہنے والون نے سن عیسوی سے ایک صدی
پیشتر ہند پر حملے کرنے موقوف کئے مگر شمال کی طرف سے نئے حملہ آور
ہند مین آنا شروع ہوئے یہہ لوگ وسط ایشیا سے آئے اور چونکہ اونکا
کوئی خاص نام نہین ہی لہذا اونکو ستھین کہتے ہین ان کے مختلف
فرقہ تھے اور اونکی وجہ سے ہند اور چین کی تاریخ مین ایک طرح کا
تعلق ہی جسطرح کہ آریا کی نسل نے جو وسط ایشیا کے مغرب کو رہتی تھی
سن عیسوی سے شاید تین ہزار برس قبل اپنی شاخین یورپ اور ہند
کی جانب پھیلائین اسیطرح ستھیاوالون نے جو قدیم آریا کی مقام سکونت کے
مشرق کو رہتے تھے ہند اور چین مین گروہ کے گروہ آنا شروع کیا اور
یہہ حملے عرصہ دراز تک جاری رہے۔ بعض کا قول ہی کہ بدھ بھی ستھین تھا۔

مگر یہہ حملے حضرت عیسی کی پیدایش کے ایک صدی پیشتر زیادہ زور و شور

سے ہوئے بہرحال ان حملون کو اون یورشون کی ابتدا سمجھنا چاہیئے جو

ایسے سردارون کی سرکردگی مین جیسے چنگیزخان اور تیمور تھے وقوع مین

آئے اور جسکے باعث شمالی ہند ایک ہزار سال کے عرصہ کے بعد ویران ہو گیا اور

انجام کار سلطنت مغلیہ قائم ہوئی۔

ستھین بادشاہتین جو ہند کے شمال مین قائم ہوئین

کہتے ہین کہ سو نام ایک تاتاریا ستھین کے فرقہ نے سن عیسوی کے

۱۲۶ برس پہلے یونانی خاندان کو باختر کی سلطنت سے جو ہمالیہ کے

شمال و مغرب کو واقع تھی بیدخل کر کے نکالدیا اوسکے چند روز بعد ستھین

پہاڑون کے درون مین ہو کر بکثرت آنا شروع ہوئے اور اون آبادیون

کو جو باختر کے یونانیون نے قائم کی تھین فتح کرلیا سن عیسوی کی ابتدا

مین اونہون نے شمالی ہند اور اوسکے آگے کے ملکون مین ایک زبردست

سلطنت قائم کی ستھین کا نہایت مشہور بادشاہ کنشک تھا جسنے

سنہ ۴۰ع مین بودھون کا چوتھا جلسہ منعقد کیا تھا اگرچہ اوسکا پایۂ تخت

کشمیر تھا مگر اوسکی قلمرو جنوب مین آگرہ اور سندھ سے لیکر ہمالیہ

کے شمال کو یارقند اور کوہ قند تک تھی اور ایسا بھی دریافت ہوتا ہے کہ اوسنے

بکامیابی تمام چین تک حملے کئے۔ چھہ سو برس بعد سنہ ۶۳۰ع مین پنجاب

مین چنیاپتی نام ایک مقام کی نسبت کہا گیا تھا کہ شاہ کنشک نے
وہان ملک چین کے یرغمالون کو رکھا تھا۔ ملک بنگالہ مین شاہ اشوک کے
جانشینون کی عہد حکومت مین ستھین کی شمالی بادشاہون اور بودھون کی سلطنت
مین ربط وضبط شروع ہوا اور انجام کار ستھیاوالون نے بدھ کا مذہب تھوڑے
تغیر تبدل کے ساتھ اختیار کیا۔ اسکا نتیجہ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین یہ ہوا
کہ جنوبی ہند کے ملکون نے بودھ مذہب کو اوس صورت مین جیسا کہ اشوک
کے جلسے نے حضرت عیسی کے ۲۴۴ برس قبل تجویز کیا تھا قبول کیا اور
برعکس اسکے ستھین کی قومون نے ہند کے شمال مین وسط ایشیا
سے جاپان تک دین کو اوس حیثیت مین قبول کیا جیسا کہ سنہ ۴۰ ع
مین کنشک کے جلسہ سے قرار پایا تھا۔

ستھین کی نسلین ہنوز ہند مین موجود ہین

اگرچہ ہند مین ستھین کی بہت سی آبادیان تھین مگر کنشک اس قوم کا
نہایت مشہور ومعروف بادشاہ تھا صحیح تو یہ ہی کہ ستھین اس کثرت سے
ہند مین آئے تھے کہ آج کے دن تک سرحدی صوبون کی آبادی مین
اس نسل کے لوگ کثرت سے پائے جاتے ہین مثلاً دو ستھین فرقے
جنگ گیتی اور دہائی کہتے ہین وسط ایشیا مین ایک دوسرے کے قریب
آباد تھے اور غالباً ساتھ ہی ساتھ ہند کو آئے ہونگے۔ بعض فاضلون کی

رائے ہی کہ جاٹ کی قوم جو پنجاب کی آبادی کے قریب نصف کے ہی قدیم قوم گیتی کی اولاد سے ہی اور اسیطرح وہی کی بڑی قوم فنائی کی نسل سے ہی دیگر فاضل اسبات کو پایۂ ثبوت کو پہنچایا چاہتے ہین کہ بعض راجپوت کے فرقے بھی ستھین کی نسل سے ہین - ایسا ہو یا نہو مگر یہہ بات تو صاف ظاہر ہی کہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے ایک صدی قبل سے سن عیسوی کی پانچوین صدی تک ستھین ہند پر حملے کرتے رہے -

راجہ بکرماجیت سن عیسوی سے ۵۷ برس قبل

اس عرصہ دراز مین جسکا ذکر مسطور ہوا چند ہندی راجون نے ستھین کو ملک سے نکال لینے کے قصد مین بڑی شہرت اور ناموری حاصل کی انمین بکرماجیت اُجین کا راجہ جو ملک مالوہ مین واقع ہی بہت مشہور و معروف ہی اور اسی کی فتوحات کی یادگار مین ہند مین تاریخ شمار کرنے کا طریقہ قائم ہوا جسکو سمت کہتے ہین اور سن عیسوی سے ۵۷ سال قبل شروع ہوتا ہی اوسکا بانی بکرماجیت سکاری یعنی بکرماجیت ستھین کا دشمن کہلاتا ہی یہہ راجہ علم و فضل اور نیز بہادری مین یکتا تھا اور اپنے زمانے کے حکما و شعرا کو اپنے دربار مین جمع کیا تھا انمین جو چند ممتاز تھے وہ بکرماجیت کی سبھا کے نورتن کہلاتے تھے یہہ لوگ

ایسے مشہور و معروف ہوگئے کہ بعد کے زمانے مین بہت سی سنسکرت نظم اور ناٹک اور حکمت اور دیگر علوم کی تصنیفات انسے منسوب کی گئین مگر ان کتابون کے مضمون اور طرز سے ثابت ہی کہ وہ مختلف زمانون مین تصنیف ہوئی ہونگی چنانچہ شکنتلا کے عمدہ ناٹک کی تصنیف جو شاید سن عیسوی کے شروع مین ہوئی بکرماجیت کی سبھا کے نورتنون مین سے ایک کیطرف منسوب کیجاتی ہی علاوہ اسکے ایک بڑی سنسکرت لغت کی کتاب جو غالباً نو یا دس صدی بعد تالیف ہوئی ہوگی دوسرے کے نام سے مشہور ہی سچ تو یہہ ہی کہ بکرماجیت لقب ہی اور اوسکے معنی شہزور مثل آفتاب کے ہین اور تاریخ مین ہند کے راجون کا اکثر یہہ لقب پایا جاتا ہی ۔ وہ بکرماجیت جسکا زمانہ حضرت عیسیٰ سے ایک صدی پیشتر ہوا سبھون سے زیادہ نامور تھا کیونکہ اوسنے نہ صرف ستھین کے حملون سے اپنے ملک کی حفاظت کی بلکہ علم کا حامی اور عادل اور نیک بھی تھا ۔

شاہ شالباہن ۷۸ع

سو برس کے بعد ایک اور شجاع بادشاہ شالباہن نام ہند مین ستھین کی مخالفت پر آمادہ ہوا اور ۷۸ع مین ایک نیا سمت اوسکے نام سے جاری ہوا اوسکو شاکہ یا ستھین بھی کہتے ہین ۔ یہہ وہ سن

یعنی سمبت جو سن عیسوی سے ستاون سال قبل شروع ہوتا ہی اور شاکہ
جو ۷۸ء سے شروع ہوتا ہی ہنوز و متعارف طریقے ہین جنکے بموجب
ہند مین واقعات کی تاریخ شمار کیجاتی ہی۔

ستھین کے پچھلے زمانہ کے مخالف

ہند کے تین بڑے شاہی خاندان جنکا ذکر ذیل مین ہوا ہی مابعد کی
پانچ صدیون تک ستھین سے لڑتے رہے۔ ساہ خاندان کے بادشاہون
نے بمبئی کے شمال و مغرب مین سن ۶۰ سے سن ۲۳۵ عیسوی
تک سلطنت کی اور گپت خاندان کے بادشاہون نے اودھ اور
شمالی ہند مین ابتداے سن ۳۱۹ء لغایت سن ۴۷۰ء سلطنت کی اور
اور بعد ازان ستھین کے نووارد گروہون سے مغلوب ہو گئے اور ولبھی
خاندان کے بادشاہ کچھ، مالوہ اور بمبئی کے شمال و مغربی اضلاع پر مین
عیسوی ۵۰۰ سے ۷۷۰ کے بعد تک سلطنت کرتے رہے اور یہ بھی پایا (ثابت)
ہوتا ہی کہ یونانی تاجرون کو بحر قلزم مین ۵۳۵ء مین خبر ملی تھی کہ شمالی ہند
مین ستھین کی ایک زور آور قوم موجود ہی اور چینی سیاح ہیون شانگ نے
ولبھی خاندان کے دربار اور قوم کا مفصل حال بیان کیا ہی (سن
عیسوی ۶۳۰-۶۴۰ تک) اونکے عہد مین بودھ کا مذہب راج دھرم تھا
لیکن بدعتیون یعنی برہمنون کی کثرت تھی اور بودھ مت کے لوگ

خود بھی ستھین خاندانون کے شمالی فرقے اور اشوک کے جنوبی یا
ہندی فرقے مین منقسم تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سن عیسوی کی آٹھوین
صدی مین اول اول جو بلستان کے لوگون نے سندھ پر حملہ
کیا اونھین نے ولبیون کی سلطنت بھی پائمال کی۔

آٹھوان باب

ہندو مذہب کی ترقی کا بیان سن ابتدا سن عیسوی سے لغایت ۱۵۰

اہل ہند کے تین ماخذ کا بیان

بیان گذشتہ سے اون تین نسلون کا حال جنکی اولاد مین اہل ہند شامل
ہین مجملاً دریافت ہوا اور اونکی تفصیل اسطرح پر ہے اوّل غیر آریا یعنی
ملک کے قدیمی یا اصلی باشندے دوم قوم آریا جو وسط ایشیا سے
تاریخی زمانہ کے قبل ہند مین داخل ہوئی سوم ستھین یا تاتار کی قومین
جو نیز ہند مین ایسے وقت مین جبکہ تاریخی واقعات قلمبند ہوتے تھے آنا شروع
ہوئین اور حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے ایک صدی قبل سے پانچ صدیون
بعد تک اونکے گروہ جوق جوق ہند مین آتے رہے اور ان تینون
قومون کی زبان اور مذہب ورسوم ایک دوسرے سے مختلف تھے

آریا اور غیر آریا

غیر آریا شکار پر بسر کرنے والی قومین تھین بعض انمین سے بیاہ کے معاملہ مین قدیم دستور برتتے تھے جسکے بموجب ایک عورت کئی بھائیون کی زوجہ ہوتی تھی اور مرد کی ملکیت اوسکی اولاد کو نہین بلکہ اوسکی بہن کی اولاد کو پہنچتی تھی اونکے مذہب کا طریقہ یہہ تھا کہ وہ بھوت پلید کی پرستش کرتے تھے اور خونی چڑھاون اور انسان کی قربانی کے ذریعہ سے اون بدروحون کے غضب کو جنکو وہ دیوتا کہتے تھے دفع کرنے کی کوشش کرتے تھے - برعکس اسکے آریا نے شکاریون کا وحشیانہ طریقہ چھوڑ کر کاشتکاری اختیار کی تھی اور ان لوگون مین عورت ایکہی شوہر کرتی تھی اور اونکے خانگی دستور اور آئین وراثت قریب قریب ویسے ہی تھے جیسے آج کے دن تک ہند مین مروج ہین - اور وہ مہربان اور منور دیوتاؤن کی پرستش کرتے تھے -

سنتھین

تیسری نسل یعنی سنتھین کو آریون اور غیر آریون کے مابین تصور کرنا چاہیے ممکن ہے کہ وہ سنتھین جو ابتدائی تاریخی زمانہ کے قبل آئے مثل غیر آریون کے وحشی ہون اور جن لوگون کو ہم اصلی باشندے کہتے ہین غالباً اونھین مین سے ہون مگر سنتھین جو سن عیسوی کے ۱۲۶ برس

پیشتر سے سنہ ٦ء تک بکثرت ہند مین داخل ہوئے نہ تو مثل ہندی غیر آریون کے شکار پر بسر کرتے تھے اور نہ مثل آریون کے کاشتکار تھے بلکہ وہ چوپان تھے جو وسط ایشیا کے میدانون مین اپنی مویشی لیئے پھرتے تھے اور سوائے جنگ و جدل کے کسی اور فن سے ماہر تھے۔

آریون کا شایستگی پھیلانا

آریون کو ہند مین شایستگی پھیلانے کا ایک قوی ذریعہ تصور کرنا چاہیئے اونکے ایک فرقے نے جسکو ویش کہتے ہین زمین کی کاشت اختیار کی دوسرے فرقے یعنی چھتری نے وحشی غیر آریون کو زیر کیا اور تیسرے فرقے یعنی برہمنون نے ایک دین اور علم ادب وضع کیا۔ برہمنون کے مذہب مین تو رذیل فرقے کسی شمار مین نہ تھے مگر سن عیسوی سے ٥٠٠ برس قبل دین برہمنی کی بنا پر بودھ مذہب جسکے خیالات زیادہ وسیع تھے قائم ہوا اس نئے مذہب کے ذریعہ سے غیر آریا فرقون پر آریا فرقون کا بہت کچھ اثر پڑا اور ستھین کے گروہون نے جو آخر زمانے مین سن عیسوی کے ١٢٦ برس قبل سے سنہ ٥٠٠ء تک ہند مین آیا کیئے اوس مذہب کو قبول کیا۔ پس بودھ مذہب کو ہند کی قومون کے متفق کرنے کا پہلا اور قوی ذریعہ تصور کرنا چاہیئے اوسکے وسیلے سے غیر آریا اور آریا اور ستھین فرقے متفق ہوکر ایک ایسی قوم

بن گئی جو باعتبار عقیدے کے سنجد اور باعتبار رسوم کے مشابہ تھے۔ مگر یہ دین پیشتر اسکے کہ اپنا کام پورا کرے ہند سے خارج کر دیا گیا۔

برہمن

مختلف فرقون کے متفق کرنے کا کام بہر حال برہمنون نے جاری رکھا یہہ قدیم قوم بودھون کے فروغ کے زمانے مین بھی معزز تھی مگر اوسکے زوال پر تو اوسکی طاقت حد سے تجاوز کر گئی چینی سیاح جو ہند مین ۶۳۰ء مین آیا بیان کرتا ہے کہ برہمن جنکو وہ بدعتی کہتا ہے کسطرح پر اپنی طاقت پھر قائم کرتے جاتے تھے۔ اوسوقت مین بھی بودھون کے خانقاہون کا بمقابلہ برہمنون کے مندرون کے قائم رہنا دشوار ہو گیا تھا چنانچہ دو صدیون کے عرصہ مین برہمن بتدریج غالب آئے۔ مگر آپس کی مخالفت کے باعث بہت سے برہمن ہادی پیدا ہوئے انمین سے بعض کی زندگی کے حالات عمدگی مین قریب قریب بدھ کے برابر ہین اول انمین سے ایک مقدس برہمن بہار کا رہنے والا کمارلا نام تھا جسنے سن عیسوی کی آٹھوین صدی مین وید کے قدیم مسئلہ کا وعظ کہنا شروع کیا کہ ایک شخصی خدا ہے جسنے سب کو پیدا کیا اور بودھ لوگ شخصی خدا کے قائل نتھے ایک غیر معتبر روایت ہے کہ کمارلا نے فقط مذہب بودھ کے خلاف وعظ ہی نہین کیا بلکہ ایک دکھن کے راجہ کو ان لوگون کی ایذا رسانی پر آمادہ کیا اور کہتے ہین کہ اس راجہ نے اپنے ملازمون کو ہند کے جنوبی سرے سے لیکر برفستہ پہاڑون تک

بودھون کے بوڑھے اور بچون کے قتل عام کا حکم دیا اور نیز یہہ کہ جو قتل کرنے مین دریغ کرے خود مارا جاوے مگر اِس زمانے مین کوئی ایسا زبردست فرمانروا نہ تھا جو راس کماری سے کوہ ہمالیہ تک ظلم اور تعدی کی قدرت رکھتا ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کسی خاص مقام کے جور و ستم کو جو کسی جنوبی ہند کے راجہ سے ہوا مبالغہ کے ساتھ بیان کیا ہی۔ بہرحال برہمن دو وجہ سے غالب پڑے ایک تو بودھ مذہب خود ہی معرض زوال مین تھا دوسرے اونھون نے ایک نیا ذریعہ ہند کی قومون کو متفق کرنے کا تجویز کیا اور یہہ ذریعہ ہنود کا مذہب تھا۔

ہندوونکے مذہب کی بنا دو باتون پر ہی

ہنود مذہب پر دو باتون کے لحاظ سے نظر کرنا چاہیئے اول اتحاد معاشرت کے اعتبار سے اور دوم دینی برادری کے لحاظ سے۔ باعتبار اتحاد معاشرت کے اوسکی بنا ذات پر ہی اور اِس اتحاد کی اصلیت اہل ہند کے مختلف نسلون مین جنسے وہ پیدا ہوئے ہین موجود تھی اور دینی برادری کے اعتبار سے اوسمین برہمنون کے وید کا مذہب اور بودھون کا مت اور غیر آریا فرقون کے جاہلانہ رسوم بالاشتراک پائی جاتی ہین۔ پس مذہب ہنود کو اوسکی دونون حیثیتون مین یعنی اتحاد معاشرت اور دینی برادری کے اعتبار سے بخوبی سمجھنا ضرور ہی

ذات کی بنا

اتحاد معاشرت کی نظر سے ہندو مذہب مین اہل ہند قدیم طرز پر دوج یعنی دو جنمی آریون کی تین ذاتون مین از سر نو ترتیب دئے گئے ہین یعنی برہمن چھتری اور ویش اور ایک جنمون مین غیر آریا شودر اور مخلوط النسل قومین شامل ہین اور یہی انتظام ہنوز قائم ہی - دو جنمے ابتک جنیوئ پہنتے ہین اور اگرچہ برہمنون کے برابر نہین تاہم اسیقدر ویدون کے مقدس نوشتون کے پڑھنے کا استحقاق رکھتے ہین مگر ایک جنمے جنیو پہننے کے ابتک مجاز نہین اور نہ مقدس کتابین پڑھنے پاتے تھے جبتک کہ سرکار انگلشیہ نے بلا امتیاز سب قومون کے واسطے مدرسے نہین قائم کیے - اگرچہ ذات کی بنا قومی امتیاز پر ہی تاہم اوسکی تائید دو اور طرح پر بھی ہوتی ہی یعنی پیشہ اور مقام سکونت کے لحاظ سے کیونکہ زمانہ سلف مین بھی ہر ذات کے لیئے کوئی خاص پیشہ معین تھا اور اونکی تقسیم خواہ برہمن چھتری ویش اور شودر کرکے خواہ پوجاری سپاہی کاشتکار اور غلام کرکے دونون طرح ہوسکتی تھی - علاوہ اسکے ہند کے مختلف حصون مین سکونت کے لحاظ سے بھی اونکی تقسیم ہوئی ہی جتی کہ برہمنون مین بھی دس علنحدہ درجے ہین بلکہ فرقے کہنا چاہیئے انمین سے پانچ کوہ ہمالیہ کے شمال کو اور پانچ جنوب کو رہتے ہین اور دسون مین سے ہر ایک

اپنے تئین اَورون سے علیحدہ جانتا ہی اور اُنکے بھی آپس مین ۱۸۸۶
برہمنی فرقون سے کم نہین ہین اسیطرح پر چھتری اور راجپوتون کے
بھی ہند کے مختلف حصون مین ۵۹۰ جدے جدے فرقے پائے جاتے ہین

ذات کی پیچیدگیان

بظاہر تو اہل ہند کا ذاتون مین تقسیم ہونا ایک سیدھا سادا انتظام معلوم ہوتا ہی مگر دراصل وہ نہایت پیچیدہ ہی کیونکہ یہہ انقسام تین مختلف طریقون پر منحصر ہی یعنی قومیت پیشہ اور مقام سکونت پر۔ ہند کے ذاتون کی تعداد اندازہ سے بھی بتلانا دشوار ہی بہرحال اونکا شمار تین ہزار سے کم نہین جنکے نام جداگانہ ہین اور جو اپنے تئین اَورون سے علیحدہ سمجھتے ہین یہہ مختلف ذاتین آپسمین شادی بیاہ نہین کرسکتین اور اکثر انمین سے کھانے پینے مین بھی شریک نہین ہوسکتین ہین۔ عام قاعدہ یہہ ہی کہ بڑی ذات کا ہندو چھوٹی ذات والے کا پکایا ہوا کھانا نہین کھا سکتا اور قاعدہ کے بموجب چاہیئے تو یہہ کہ ہر ذات اپنا خاص پیشہ نچھوڑے۔ فی الحقیقت ہر حد سے ہین مختلف اہل حرفہ اور پیشہ کو جُدی جُدی ذاتون مین قائم کرنے کا میلان پایا جاتا ہی بہرحال ایک پیشہ چھوڑکر دوسرا اختیار کرنا اور اور گاہے چھوٹی ذات والون کا اسیطرح صاحب مرتبہ ہوجانا ہمیشہ عمل مین

آتا رہتا ہی مثلاً ویش اگلے وقتون مین کاشتکار تھے مگر فی زمانا اکثر صوبون مین اونھون سے اس مشقت کے پیشے کو ترک کیا اور اب ہند کے تاجرون اور مہاجنون مین شمار کیئے جاتے ہین ایک زمانہ تھا کہ اونکے آبا و اجداد آفتاب کی تپش مین جوتتے بوتے اور کاٹتے تھے اور اس عرصہ دراز مین اونکے صاف رنگ اور ذہین صورتون اور خوش اخلاقی مین ضرور فرق آگیا ہوگا - اسطرح پر پیشہ کا تبدیل کرنا اب بھی کل ہند مین کسیقدر جاری ہی -

پیشہ اور ذات مشابہ ہمدگر ہین

ذات برادری کے طریقہ کا اہل ہند کی پیشہ وری پر بہت بڑا اثر پڑا ہی ہر ذات ایک جماعت اہل حرفہ کی ہی ہر پیشہ کے لوگ اپنا کسب اپنے ہی بچون کو سکھاتے ہین اور اپنے پیشہ کی کارروائی کے لیئے قاعدے مقرر کرتے ہین اور پنچایت کے کھانون اور ضیافتون سے آپسمین خوب محبت اور میل جول رہتا ہی - اوس زمانہ مین جسکو مڈل ایجز کہتے ہین ہند مین اہل حرفہ کی توجہ سے اشیاے دستکاری مثل پارچہ ململ و ریشم و زربفت و مرصع اسلحہ و جڑاو اسباب کے کمال خوبی اور نفاست کو پہنچی تھین - اہل حرفہ کی ایسی جماعتین زمانہ حال مین بھی ہند مین اکثر جگہہ پائی جاتی ہین چنانچہ

احاطہ بمبئی کے شمال و مغرب کے ضلعون مین ہر پیشہ کی برادری
اور ہر برادری کا ایک پنچ ہوتا ہی اِس ارتباط سے یہہ نفع پہنچتا ہی کہ
اوس پیشہ کے لوگ آپسمین ہماہمی اور رقابت نہین کرنے
پاتے اور اگر کوئی معاملہ دوسرے پیشہ والون سے آپڑتا ہی تو
اپنے ہم پیشون کا پاس کرتے ہین چنانچہ احمد آباد کا ذکر ہی کہ
سنہ ۱۸۷۳ع مین اتفاق سے کچھہ لوگ راج قوم کے بیکار ہو گئے
اور چونکہ جو لوگ کام سے لگے تھے وقت معمولی سے زائد کام
کرکے کچھہ اوپر سے کما لیتے تھے لہذا جب چند گھرانون نے
شکایت پیش کی تو سب نے پنچایت کرکے یہہ تجویز کی کہ کوئی
شخص معمول سے زیادہ مزدوری نکرنے پاوے کیونکہ اتنا کام نہین
ہی کہ سب کا پورا پڑے ۔ اور اوسی شہر کا یہہ بھی واقعہ ہی کہ سنہ ۱۸۷۲ع
مین اون لوگون نے جو دیسی کپڑے کا بیوہار کرتے ہین گُندی گرون
کی اجرت کم کردی اسپر گُندی گرون نے ایکا کرکے کام
کرنے سے انکار کیا اور ڈیڑھ مہینے تک دستکش رہے انجام کار
اونکے تنازع کا اسطور پر تصفیہ ہوا کہ دونون فریقون نے ایک
اقرارنامہ پکے کاغذ پر مزدوری کی شرح مقرر کرکے لکھہ دیا ۔ احمد آباد
مین یہہ بات بھی جاری ہی کہ جب کسی اونچے پیشہ مین کوئی لڑکا
اول ہی اول کام چھوتا ہی تو اوس سے کچھہ نذرانہ لیا جاتا ہی اور جب

کسی سے برادری کے خلاف دستور کوئی حرکت ہوجاتی ہی تو
اوسپر جرمانہ پڑتا ہی اور یہہ سرمایہ بھائیون کی ضیافت اور
بیکس ہم پیشون اور برادری کے یتیمون کی دستگیری مین صرف
ہوتا ہی شہر سورت مین ایسے سرمایہ جمع کرنے کا عجب پسندیدہ
رواج ہی کہ پیشہ بھر کے دوکاندار ہفتہ مین ایک دن اپنی دوکانین
نہین کھولتے فقط ایک شخص کو اجازت اوس دن دوکان کھولنے
کی ملتی ہی اور یہہ اجازت بقیمت فروخت کیجاتی ہی جو خریدار
سب سے بڑھکر بولی بولتا ہی اوسے ملتی ہی اور یہہ نقدی اہل برادری
کے کھلانے دلانے مین خرچ کیجاتی ہی - یہہ لوگ اپنی برادری
والے کی فاقہ کشی گوارہ نہین کرتے پس یہہ آئین گویا برادری
کے حق مین بیمہ اوٹھانے والی کمپنی کا فائدہ دیتا ہی اور ہند
مین قانون محتاجان کا قائم مقام ہی - اور واضح رہے کہ سخت سے
سخت سزا جو ہندو دھرم کو اوسکی اہل برادری دیسکتی ہی یہہ ہی کہ
مجرم ذات باہر کردیا جاوے -

اہل ہنود کے عقائد کی مذہبی بنیاد

بہرحال ہندو مذہب آپس کے اتفاق کا محض ایک ذریعہ ہی
نہین جسکی بنا ذات پر پڑی ہو بلکہ وہ موجب مذہبی یگانگت کا بھی ہی

جو عبادت کی مطابقت پر موقوف ہی جسطرح پر کہ مختلف نسلون نے جنسے اہل ہند پیدا ہوئے ہین ملکر ذات کی صورت پکڑی ہی اسیطرح ویدکے سیدھے سادے عقیدے اور بدھ کی رحم دلی کی تعلیم اور غیر آریا فرقون کی بے رحم رسمون نے خلط ملط ہوکر ہندؤون کے دیوتاؤن کی صورت مین ظہور کیا ہی جنکی ذات مین رذائل اور فضائل دونون آمیز پائے جاتے ہین۔

بودھ مذہب کی تاثیرات

بودھ مذہب کے اثر سے نہ صرف اہل ہنود مین ہمدردی اور محبت کا جوش پیدا ہوا بلکہ بہت سی عام فائدے کی باتین ہندؤون مین رہ گئین ہندؤون کی خانقاہین جو فی زماننا اڑیسہ مین موجود ہین بودھون کی گیارہ سو برس گذشتہ کی خانقاہون سے جو سلاوت نے قائم کی تھین ہرگز رتبہ مین کم نہین ان دنون مین بھی سورت کے مہاجنون کی جماعت ہندیاؤن کا ایک حصہ بیمار جانورون کی دارالشفا پر صرف کرتی ہی اور اسبات کو اوس تجویز کا بقیہ تصور کرنا چاہیے جو اشوک نے سن عیسوی سے ۲۴۳ برس قبل انسان اور حیوان کے معالجہ کے لئے کی تھی اور وشنو کے فرقے کے ہندو معاملہ دینی مین بدھ کے قواعد کو اپنا دستورالعمل جانتے ہین۔ ملک بنگالہ کے بڑے

پنڈت راجندر لال متر کی جو وشنو کے فرقے سے ہین یہہ راے ہی کہ جگناتھ کی رتھہ جاترا ابھی بودھون کے کسی دینی رسم کی یادگار ہی۔

غیر آریا کے مذہب کی تاثیرات

ہند کے غیر آریا قومون کی بھی بہت سی رسمین ہندون کے مذہب مین داخل ہوئی ہین چنانچہ لکڑی کے دونڈا اور ناتراشیدہ پتھر اور درختون کی پرستش جسپر بنگالہ کے دیہاتیون کا دین موقوف ہے غیر آریائون ہی سے لی گئی ہی ہر قریہ کا دیوتا علحدہ ہی جسکی پرستش خواہ دونڈ خواہ ناتراشیدہ پتھر خواہ سیندور سے لگے ہوئے درخت کی صورت مین کیجاتی ہی کبھی چکنی مٹی ڈھیلا کسی درخت کے نیچے رکھا ہوا دیوتا کا کام دیتا ہی۔ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ سانپ کی پرستش اہل ہنود کے بعض فرقون مین اور لنگ کی تعظیم جو قوت توالد کی علامت ہی سیتھیا کے فرقون سے جو وسط ایشیا سے تاریخی زمانہ سے پہلے ہند مین آئے حاصل ہوئی۔

ہندوؤن کے سنتون کی کتاب

سن عیسوی ۷۰۰ سے لیکر زمانہ حال تک ہندوؤن کے مذہب کے بہت سے آچاریہ یعنی مجتہد پیدا ہوئے ہین اور اون سنتون کے

تذکرے اور کرامات جو مڈل ایجز مین گذرے کتاب بھکت مال مین جسکے لغوی معنی ایمان لانیوالون کے ہار کے ہین مندرج ہین اور اسکو عرصہ تین سو سال کا گذرا کہ نابھاجی نے تالیف کیا تھا اس کتاب مین ہندؤون کے سنتون اور عمدہ روایتون کا بیان ہی اگرچہ سنتون کے تذکرون مین کرامات کا کثرت سے بیان آیا ہی تاہم ایک ہی قسم کی کرامتین سب سنتون سے منسوب نہین کی گئی ہین سنتون مین جو اعلی مرتبہ کے ہین اوتار سمجھے جاتے ہین جنکی پرستش کوئی بہت دنون بیشتر کی گئی تھی اور اہل ہنود کے بیان کے موافق بعض انمین سے کواریون سے پیدا ہوئے اوتارون نے شیرون کو مغلوب کیا مُردون کو جلایا جب اونکے ہاتھ پاؤن کاٹ لیے گئے تو از سرِ نو پھر نکل آئے قید خانے خود بخود اونکے لئے کھل گئے سمندر نے اونکو آغوش مین لیا اور صحیح و سالم پھر خشکی پر پہنچا دیا اور برعکس اسکے اونکی توہین کرنے والون کے نیچے زمین پھٹ گئی اور اونکو نگل گئی الغرض اونکی زندگی کے حالات عجیب و غریب تھے اور بعضون کی موت بھی بھید سے خالی نہ تھی۔

شنکر اچاریہ سنہ ۹ع

اس زمانہ مین جو ہادی پیدا ہوئے اونمین اول کمارل بھٹ

کا ایک برہمن تھا جسکا ذکر بدھون کی ایذا رسانی کی اوس غیر معتبر روایت
کے متعلق ہو چکا ہی جسکی نسبت کہتے ہین کہ کل ہند مین آٹھوین صدی
مین اوسکے ایما سے ہوئی تھی۔ لیکن اوسکا زیادہ مشہور چیلا شنکر اچاریہ
تھا جسکے زمانہ سے معتبر تاریخ شروع ہوتی ہی شنکر مالابار مین
پیدا ہوا اور کل ہند مین وعظ کرتا پھرا اور کشمیر تک گیا اور کوہ ہمالیہ
پر ایک مقام کدارناتھ نام مین بتیس ۳۲ برس کی عمر مین وفات پائی
ویدانتیون کے فلسفہ کو حال کی صورت مین لانا اور قومی دین مین
داخل کرنا اوسی کا کام تھا۔ اور یہہ کہنا راستی سے بعید نہوگا کہ
اوسکے زمانے کے بعد جو آٹھوین یا نوین صدی مین گزرا ہر
فرقہ جو ہندوؤن مین پیدا ہوا اوسکی بنا ایک شخصی خدا کے عقیدے
پر پڑی ہی۔ شنکر عموماً سب کو تعلیم دیتا تھا خواہ وہ بڑی ذات
کے حکما یا رذیل عوام الناس سے ہون۔ پس ہر ایک قومی دین اور
ایک برہمنی فرقہ اوسکی عمر بھر کی محنت کا نتیجہ ہی

شو اور اوسکی استری کی ہر روپ

شنکر اور اوسکے سجادہ نشین اور پیروون کی کوشش
سے شو کی پرستش کو اسقدر ترقی ہوئی کہ یہہ مت ہند کے دو
بڑے دینون مین شمار ہوا۔ شو کو جو نیست و نابود اور پھر موجود

موجود کرنے والا ہی باریک حکیمانہ خیالات کی ایک صورت ظاہری
سمجھنا چاہیئے اور وہ شروع ہی سے برہمنون کا خاص دیوتا گنا
جاتا ہی اور وہ اوسکے معدوم کرنے کی صفت کو نیا جنم لینے سے تعبیر کرتے
تھے۔ اور ساتھی اسکے شو کے متعدد نام اوسکی ہولناک صفتون پر
دلالت کرتے ہین کیونکہ ویدمین اوسکو رودر یعنی گرجنے والا کہا ہی اور
اور ہندوون کے زمانہ حال کے دیوتاؤن مین وہ بھیم یعنی مہیب کے
نام سے مشہور ہی اور صفات مذکور وحشی غیر آریون کے دین کے لیئے
جسکی بنا خوف پر ہی نہایت مناسب حال تھین۔ پس اس صورت سے
اپنے جداگانہ حیثیتون مین شیو اعلیٰ اور ادنیٰ سب کا معبود گردانا گیا ہی۔
اس زمانے کے ہندو اوسکو مہادیو جی کہتے ہین اور اوسکی زوجہ
بالتخصیص دیوی کہلاتی ہی اور لنگ یعنی تناسل کی علامت اوسکی
علم شبیہ ہی اور یہی خیال بیل سے جو اوسکا مقدس جانور ہی متعلق
ہی اور اوسکے مندرون پر ترسول بجاے کلس کے ہوتا ہی اور چونکہ اوسکی
ذات مین تذکیر اور تانیث دونون شامل ہین لہذا اوسکی مورت مین بھی
وہی علامتین پائی جاتی ہین۔ برہمنون نے شو کی شبیہہ اسطرح بنائی
ہی کہ ایک گورا چٹا آدمی بڑے دھیان گیان مین مستغرق بیٹھا ہوا اور
سیراب کرنیوالی گنگا کی علامت سر پر موجود اور بیل بھی جو پیدایش اور
زراعت دونون کی نشانی ہی پاس کھڑا ہوا۔ اور کھوپریون کے ہار

اور سانپون کی ہیکل اور شیر کی کھال اور عصا جسکے سرے پر آدمی کا سر لگا ہوا ہے اون ہیبتناک صفتون کی جو غیر آریا اوس سے منسوب کرتے ہین علامتین ہین شو کے پانچ منہہ اور چار ہاتھہ ہین مثل شو کے اوسکی زوجہ کے بھی کئی روپ ہین - آریا برہمن اوسکو اُما یا پاربتی کے نام سے ایک حلیم اور اعلی درجہ کی حسین دیوی مانتے ہین درگا کی شبیہ مین دو صفتین مشترک ہین یعنی ایک سنہرے رنگ کی عورت مگر چہرہ پر خشمناکی نمایان اور شیر پر سوار - اور غیر آریون کی کالی کے روپ مین خون آلودہ سر پر سانپ لپٹے ہوئے ارد گرد کھوپڑیان لٹکی ہوئین اوسکی شکل مہیب اور سیاہ اور ڈراونی ہوتی ہے -

شو کی پرستش دو طرح پر ہوتی ہے

شو کی پرستش کی رسمین اوربھی صاف صاف اوسکی پرستش کی دورنگی پر اشارہ کرتی ہین ذہین اور اعلی منش لوگ اب بھی شنکر کی ہدایت کے بموجب معبود کی پرستش دھیان لگاکر خاموشی مین کرتے ہین اور کوئی ظاہری رسم نہین برتتے مگر عموماً برہمن لوگ لنگ یعنی تذکیر کی علامت پر پھولون کے ہار یا چاول چڑہاتے ہین مگر نیچ قومین ہزارہا جانین ہولناک کالی پر چڑھا دیتی ہین اور تھوڑے دن ہوئے کہ قحط اور وبا کے دنون مین لوگ مایوس ہوکر انسانی قربانی

دیوی کا غصہ فرو کرنے کے لیے انسان کو بھینٹ چڑھاتے تھے۔ سنہ ۱۸۶۶ء کے قحط کا ذکر ہو کہ کالی کے مندر مین جو کلکتہ سے سو میل کے فاصلہ سے زیادہ نہین ہے ایک لڑکا گلا کٹا ہوا ملا جسکی آنکھین پھٹی ہوئی تھین اور زبان اینٹھی ہوئی خون آلودہ باہر نکلی ہوئی تھی کالی کے ایک دوسرے مندر مین کلکتہ کے ریلوے اسٹیشن سے پچیس ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہگلی مین ایک سر دیوی کی مورت کے سامنے پھولون سے آراستہ رکھا ملا۔ یہہ تطبیر انسانی قربانی کی رسم کا جو غیر آریا قومون مین ہوا کرتی تھین بقایا ہین۔ ان قربانیون سے اور زمانہ سلف کے پرس میدہ یعنی انسان کی قربانی سے کوئی تعلق نہین ہے خواہ وہ قربانی دراصل ہوتی ہو یا قدیم آریونکے دین کے کسی ازمنہائی کی علامت ہو مگر بھینٹ جسکا ذکر ہوا غیر آریون کے ہو کناک مذہب کا جزو ہے جسکے بموجب بھینٹ بھی اوسیقدر بڑی ہونی چاہیئے جسقدر کہ مصیبت سخت ہو۔

شو کے پرستارونکے تیرہ ۱۳ فرقے

شو کے پرستارون کے تیرہ ۱۳ فرقے اس دیوتا کی مرکب صفات کو اچھی طرح ظاہر کرتے ہین۔ سمارت برہمن جو شنکر کے چیلون کی خاص اولاد سے ہین ہنوز دکھن مین دنیا کے جھگڑون سے علیحدہ زہد مین زندگی بسر کرتے ہین۔ ڈنڈمی یعنی سادھون کی زیست گداگری اور مراقبہ

مین بسر ہوتی ہی - بعض انمین سے شوکو آریون کی ثلیث کا تیسرا اقنوم مانکر بلا کسی رسم کے پوجتے ہین - ایک فرقہ ہی جو اپنے زمرہ مین داخل کرنے کی ابتدائی رسم اسطرح ادا کرتا ہی کہ مرید کے گھٹنے کے اندر سے خون نکالتے ہین اور دیوتا بہیرو کی ہولناک صورت مین چڑھاتے ہین یہہ رسم ظاہرا غیر آریون سے لی گئی ہو - جتنے ڈنڈی ہین وہ غیر آریون کی رسم کے بموجب اپنے مردون کو دفناتے ہین یا کسی پوتر ندی مین بہا دیتے ہین - یوگیون مین ہر قسم کے تپسی داخل ہین کیا بے زبان مجذوب جنکو حبس نفس کرتے کرتے اپنے وجود کی بھی خبر نہین رہی اور بموجب اونکے اعتقاد کے شو سے وصل ہو گیا ہی اور کیا وہ مکار جو ہوا پر بے سہارے بیٹھنے کا دعوی کرتا ہی اور کیا شعبدہ باز جو بکرا لئے تماشا دکھاتا پھرتا ہی - غرض کہ شو کے پرستارون مین اون فرقون سے لیکر جو ریاضت کرتے اور دھیان مین مستغرق رہتے ہین اگھوریون تک جو مردار کھاتے اور اپنے تئین چھریون سے گھائل کرتے ہین داخل ہین - اکثر رذیل فرقے بنسبت آریا کے غیر آریا طریق پر زیادہ چلتے ہین خواہ یہہ بات گوشت کھانے مین اور خواہ پرستش کے خونخوار طریقون مین پائی جاتی ہو -

وشن کی پرستش

جب سے وشن کا ذکر وید مین سورج کی کہانی کے متعلق آیا ہی کہ اوس حامی اور حافظ نے جسکا زیر کرنا ممکن نہین کسطرح تین ڈگون مین کل عالم کو

طے کیا اوس وقت سے اس دیوتا کو مجسم بشکل انسان سمجھتے ہین اور من بعد کے
اوتارون کی وجہ سے اوسمین اور انسانون مین دوستانہ برتاؤ ہو گیا ہی۔ ان
اوتارون مین سے جنکا شمار دس یا بائیس ہی وشن کے پرستارون
نے مقتضاے طبیعت انسانی کے موافق اون دو کو جو نہایت خوبصورت
اور زیادہ تر انسان مین ملتے ہین پرستش کے لیئے پسند کیا ہی۔ رام
اور کرشن کی صورت مین وشن سے صدہا محبت آمیز کہانیان
متعلق ہین۔ رام کا جو اوسکا ساتوان اوتار ہی سنسکرت کی نظم رزمیہ مین جسکو
رامایَن کہتے ہین بیان ہی اپنے آٹھوین اوتار مین وشن نے کرشن کی
صورتمین بطور ایک اولوالعزم شاہزادہ کے ظہور کیا ہی جسکا بیان مہابھارت
کی نظم رزمیہ مین ہوا ہی مگر جون جون زمانہ گذرتا گیا ہند کی دہقانی نظم کنہیا
(کرشن) ہی کے اوصاف مین لکھی گئی اور وشنو پُران مین اسکو
روحانی صفات سے مزین کر کے معبود برتر مانا ہی اور اس زمانے کے
ہندوون کا نہایت عزیز دیوتا ہی ہی اور پوری مین جگنناتھ کے نام
سے جسکے معنی دنیا کے حاکم کے ہین اوسکی خاصکر پرستش ہوتی ہی
اور دنیا کے شائستہ حصون مین اوسکا نام مشہور ہی وہ روایتین جو
جگنناتھ کی رتھ جاترا سے عموماً منسوب کیجاتی ہین کہ پرستار اپنے
تئین خود ہلاک کرتے ہین محض بے بنیاد ہین۔ فی الحقیقت وشن
ایک خوشحال اور مہربان دیوتا ہی جو پھولون کے سوا کوئی اور نذر نیاز

نہین چاہتا اور جسکو خون سے نفرت ہی اور جو کچھ وقت تحقیقات کے عین مقام پر
دیکھنے مین آیا اور جو کچھ سرکاری کاغذات سے دریافت ہوا اوس سے
بعض انگریزی مصنفون کا بیان اس بارہ مین محض بے بنیاد ثابت ہوتا ہی۔

وشن پُران سنہ ۱۰۴۵ عیسوی

گیارہوین صدی مین ویشنو مت کے مسائل ایک دینی رسالہ مین جمع
کئے گئے۔ وشن پُران کی تاریخ قریب سنہ ۱۰۴۵ع سے شمار کرنی چاہیئے اس
پران مین جیسا کہ اوسکے نام سے مترشح ہی قدیم روایتین قلمبند ہین جو
شِو اور بُدھ کے متون کے ساتھ ساتھ چند صدیون سے چلی آتی ہی تھین
اِس پُران کے مسائل براہ راست وید سے نہین لئے گئے بلکہ دو مشہور
نظم رزمیہ کی وساطت سے حاصل ہوئے ہین یہہ اٹھارہ پُرانون یعنی
علم الٰہی کی سنسکرت کتابون مین سے ایک ہی جسمین برہمنون نے
وشن اور شِو کے مخالف متون کو یکجا جمع کیا ہی۔ ان کتابون مین
ہندوؤن کی تثلیث کے اقانیم ثانی اور ثالث کی مخصوص حمد و ثنا
کیگئی ہی اور کبھی وشن اور کبھی شِو کے حق مین دعوی معبود مطلق ہونے کا
کیا ہی مگر جہان کہین طبیعت نے زور دکھایا اور مرغ ذہن نے بلند پروازی
کی ہی تو اِس امر کے معترف ہوئے ہین کہ یہہ دونون ایک ہی معبود
ازلی کے روپ ہین کہتے ہین کہ پُرانون مین پندرہ لاکھ مصرعے ہین

مگر وہ وشن اور شو کی پرستش کا صرف وہ رخ دکھاتے ہین جو
برہمنون کے عقیدے کے موافق ہے اور اونمین نیچ فرقون سے
کسی طرح کی ہمدردی پائی نہین جاتی ۔

ویشنون کے مجتہد رامانج ۱۱۵۰ء

ویشنون کے دینی اصلاح کرنے والون مین رامانج کو جو دکھن کا
برہمن تھا اول شمار کرنا چاہیئے بارہوین صدی کے درمیان مین اوسنے
شو کے پرستارون کی مخالفت پر کمر باندہی اور وشن کے نام
سے جو کل کائنات کا خالق اور علت اولی ہے وحدت الہی کا درس دیا
اور جبکہ کول خاندان کے راجہ نے اوسے دکھن مین ستایا کیونکہ اوسکا
منشا تھا کہ اپنی قلمرو مین از سر شو کی پرستش جبرا قائم کرے تو
رامانج نے بھاگ کر ملک میسور کے جین مت کے راجہ کے ہان
پناہ لی ۔ اس راجہ کے ایک بیٹی تھی جسپر سے اوسنے ایک
آسیب کو اوتارا اسپر راجہ نے ویشنو کا دین قبول کیا ۔
کہتے ہین کہ رامانج کے مرنے سے پیشتر سات سو
خانقاہین اوسکے مت کی موجود تھین اور یہہ امر
اوسکے مذہب کی ترقی کا شاہد ہے ان خانقاہون
مین سے چار ہنوز موجود ہین ۔

رامانند ۱۳۰۰-۱۴۰۰ع

رامانج کے سجادہ نشینون مین رامانند پانچوان تھا اور اوسنے اوسکی تعلیم کو شمالی ہند مین شائع کیا اوسکی مستقل جاے سکونت شہر بنارس کی خانقاہ تھی مگر وہ جابجا پھرتا اور وشن کے نام سے خداے واحد مطلق کا وعظ کرتا تھا۔ اوسنے بارہ چیلے نہ برہمنون اور شریفون مین سے بلکہ ذلیل وخوار فرقون مین سے منتخب کئے ایک انمین سے چمار اور دوسرا نائی تھا اور وہ جو سب سے زیادہ مشہور تھا اوسکو کسی جلاہے کا لڑکا بتاتے ہین رامانج نے تو خاص کر خالص آریا فرقون کی تعلیم اور تلقین کی طرف توجہ کی اور اپنی کتابین برہمنون ہی کی زبان مین تصنیف کین مگر رامانند عوام لوگون سے مخاطب ہوا اور اوسکے فرقہ کا علم ادب عوام الناس کی بھاکھا مین لکھا گیا۔ روز مرہ کی ہندی کا ایک تحریری زبان ہو جانا کسیقدر تو دہقانیون کے گیت اور راجپوت بھاٹون کی کبت کی وجہ سے مگر خاص کر وشن کے نئے دین والون کی علمی ضروریات کی باعث وقوع مین آیا۔

کبیر ۱۳۸۰-۱۴۲۰ع

رامانند کے بارہ چیلون مین سے ایک کا نام کبیر تھا جسنے اوسکی تعلیم کو تمام ملک بنگالہ مین شائع کیا۔ اوسکے گروہ نے اِس امر کی کوشش کی تھی کہ ہندوؤن کی متعدد ذاتون کو ایک دھرم مین مجتمع کرے اور

کبیر نے جب دیکھا کہ علاوہ اہل ہنود کے ہندمین اور لوگ بھی بستے
ہین تو پندرھوین صدی کے شروع مین اوسنے قصد کیا کہ ایک ایسا
دین قائم کرنا چاہیئے جسمین ہندو اور مسلمان دونون شامل ہوسکین پس
اس فرقے کی کتابون مین اسبات کا اقرار ہی کہ ہندو اور مسلمان کا خدا
ایک ہی ہی اور اوسکا نام شبد روپ ہی گو مسلمان اوسکو علی اور
ہنود رام کرکے خطاب کرتے ہون کبیر کے فرقے کے نوشتونمین
یون لکھا ہی کہ ہماری زیست علی اور رام پر موقوف ہی اور ہمکو چاہیئے
کہ کل ذی حیات سے شفقت سے پیش آوین - ہندو ہر گیارھوین دن
برت رہتے ہین اور مسلمان ماہ رمضان مین روزہ رکھتے ہین پس باقی
مہینہ اور دن کسنے بنائے ہین کہ تم ایکہی کی عزت کرتے ہو ہندوون
کے خدا کا شہر پورب مین بنارس ہی اور مسلمانون کے خدا کا شہر
پچھم مین مکہ ہی مگر اپنے دلون کو جانچو کیونکہ اوسمین ہندو اور مسلمان دونون
کا خدا موجود ہی پس ایک واحد مطلق کو سب مین دیکھو - وہ جو دنیا کا مالک
ہی وہ علی اور رام دونون کے پرستارون کا پدر حقیقی ہی اور وہی میرا
رہبر اور پروہت ہی -

چیتن سنہ ۱۴۸۵-۱۵۲۷ء

چیتن سنہ ۱۴۸۵ء مین پیدا ہوا اور وشن کے مذہب کی تعلیم معہ
جگناتھ کی پرستش کے کل بنگالہ اور اڑیسہ مین پھیلائی کہتے ہین

کہ معجزہ اور کرامات عمر بھر چیتن سے ظہور مین آئے اور چار صدیون سے
اوسکو وشن کا اوتار مانکر پرستش کرتے ہین۔ اگرچہ غیر معتبر روایتین جو
اس دین کے ہادی کی نسبت بیان کی جاتی ہین باور کیجاوین تو ہماری
واقفیت اوسکی زیست کے حالات کی نہایت محدود رہ جاتی ہے اور سوائے
ان چند باتون کے ہم اوسکی نسبت اور کچھہ نہین جانتے کہ وہ ایک برہمن کا
بیٹا تھا جو ملک بنگالہ کے شہر ندیہ مین رہتا تھا اور اوسنے عالم شباب
مین ایک مشہور سنت کی بیٹی سے بیاہ کیا اور چوبیس ۲۴ برس کی عمر مین خانہ داری
کا طریقہ چھوڑ تارک الدنیا ہوکر اوڑیسہ کو چلا گیا اور باقی عمر دین کی اشاعت
مین گذرانی اور ۱۵۲۷ء مین غائب ہو گیا۔ مگر اوسکی دینی تعلیم کے بارے
مین ہمکو کامل واقفیت حاصل ہے اوسکی رائے تھی کہ کل انسان ایمان کی
لیاقت مین مساوی ہین اور ایمان کے ذریعہ سے ہر ذات کے آدمی برابر
پاک ہو سکتے ہین غرض کہ ایمان مطلق اور دوامی عبادت اوسکی تعلیم کا خلاصہ
تھا اور بموجب اوسکی تعلیم کے رسم رسمیات نہین بلکہ دھیان اور گیان
ہی نجات کا راستہ ہے۔ اپنے گرو کی اطاعت کرنا اس فرقہ کے خاص
شیوہ مین داخل ہے بہر حال اوسنے اپنے شاگردون کو متنبہ کیا کہ اپنے
دینی اوستادون کو بجاے باپ کے مانو مگر بجاے دیوتاؤن کے
نہین۔ اوسکے دین کی علت غائی وہی تھی جو کل اور ہنود کے
دینون کی ہے یعنی روح کی آزادی۔ وہ کہتا ہے کہ آزادی کے معنی محض وجود

کی نیستی کے نہین ہین بلکہ اوسمین بشریت کے نقص اور لوث کا
مطلق دور ہوجانا خاص کرشامل ہی۔

چیتن کا فرقہ

چیتن کے پیرو ہر ذات کے لوگون مین پائے جاتے ہین مگر
وہ اصل گوسائیون کی اولاد کی ماتحتی تسلیم کرتے ہین اس فرقہ مین متاہل
اور مجرد دونون داخل ہوسکتے ہین ان مین بعض لوگ ایسے ہوتے ہین
جو بیاہ نہین کرتے اور بعض مثل بھکاریون کے آوارہ پھرتے ہین مگر
دین کے سکھانے والے اکثر متاہل ہوتے ہین اور اپنی بیوی بچون کے
ساتھہ کرشن کے مندر کے گرد کی کوٹھریون مین رہتے ہین اور
اور اسطرحپر چیتن کی پرستش سر اسر ملک اڑیسہ مین گھر گھر ہوتی ہی
وہ لوگ جو صاحب ملک ہین اپنے گھرون کے چھوٹے چھوٹے مندرون
مین چند رسمون کے ساتھہ اوسکی پرستش روزمرہ کرتے ہین چیتن
کی وفات کے بعد ایک اور فرقہ اوسکے پیرون مین اوٹھا جو کہتا تھا کہ
عورتون کو بھی معاملہ دین مین آزادی ہونی چاہیئے اونکی خانقاہون کے
احاطون مین مرد اور عورت حالت تجرد مین رہتے ہین اور عورتین ایک
لٹ کے سوا کل سر کے بال منڈاتی ہین اور دونون وشن اور
چیتن کی تعریف بھجن گا گا کے اور ناچ ناچ کے کرتے ہین مگر اس

فرقے کا نہایت عمدہ مسئلہ یہہ ہی کہ وہ تسلیم کرتے ہین کہ تعلیم یافتہ عورتون کا غیر تربیت یافتہ عورتون کو سکھانے سے بہت فائدہ ہوتا ہی۔ ملک بنگالہ مین زمانہ دراز تک صرف اسی فرقے کی عورتین معزز خاندانون کے زنانخانون مین بطور معلمہ کے جانے پاتی تھین اور عرصہ پچاس برس کا گذرا کہ انکی وجہ سے مستورات کی تعلیم مین بہت ترقی ہوئی تھی اور اس فرقے کا کلکتہ مین کثرت سے پھیل جانا اونکی تعلیم کی عمدگی سے منسوب کیا جاتا ہی۔

بلّبھہ سوامی ۱۵۲۰ء

جیتن کی وفات کے بعد وشن کی روحانی پرستش کا زوال شروع ہوا تخمیناً ۱۵۲۰ء مین بلّبھہ سوامی نے شمالی ہند مین درس دیا کہ روح کی آزادی جسم کی ایذادہی پر موقوف نہین ہی اور خدا کی تلاش برہنگی اور فاقہ کشی اور تنہائی مین نہین بلکہ اس زندگی کی عیش و عشرت مین کرنی چاہیئے۔ ایک دولتمند فرقہ قدیم زمانے سے کرشن اور رادھا اوسکی زوجہ کی پرستش کا گرویدہ تھا۔ کرشن اور رادھا کے عشق مجازی کو حقیقت کے راز سے منسوب کرتے ہین اور ہندو عورتونمین کرشن کی پرستش بال گوپال کے نام سے بہت ہوتی ہی۔ اور کیا تعجب

ہے کہ یہہ خیال رفتہ رفتہ عیسائیون کی روایت سے جو الہی طفل
کے بارے مین ہی پیدا ہو گیا ہے۔ علاوہ اسکے ہندوؤن کے
مذہب پر دین عیسوی کا ایک اور اثر بھی پایا جاتا ہے اور وہ یہہ ہے
کہ کرشن کے فرقے کے لوگ کہتے ہین کہ بھگت یعنی
ایمان نجات کا کافی وسیلہ ہے۔

کرشن کی پرستش

بلبھہ سوامی کو وشن کے عیش و عشرت کے دین کا
پیشوا سمجھنا چاہیئے وہ وشن کی پرستش خاصکر کرشن
کے اوتار مین کرتا تھا جبکہ اوسنے ایک نورانی اور حسین جوان
کا روپ لیا اور جنگل اور دیہات مین عیش و آرام سے زندگی بسر
کی۔ اوسکی پرستش کے ساتھہ سایہ دار کنج اور نازنین عورتین
اور عمدہ کھانے غرض ہر شے جو گرم ملکون کے رہنے والون کو
مرغوب الطبع ہوتی ہے شامل ہے اِس مت کے لوگ دن مین
آٹھہ دفعہ عبادت کرتے اور کرشن کی مورت کو جو ایک
خوبصورت لڑکے کی شکل ہوتی ہے بڑی نفاست سے نہلاتے
عطر ملتے زرق برق کی پوشاک پہناتے اور لذیذ کھانے کھلاتے
ہین۔ وشن کے دین کے پہلے اصلاح کرنے والون کے

پیرو تو ایک گمت ہوکر آبادی سے دور خانقاہون مین رہتے تھے
اور بجز تہ بند کے جس سے ستر ڈھکے تن پر کچھہ نہوتا تھا
اور گدڑی پر بسر کرتے تھے مگر یہہ نیا فرقہ کافور اور صندل
مین بسے ہوئے قیمتی کپڑے پہن اور عطر لگا کر عبادت کرتا ہی اور
ڈھنے جلاہے چمار اور نائیون کو نہین بلکہ دولتمند مہاجنون اور
تاجرون کو دین مین شریک کرتا ہی اور اونکی راے ہی کہ جہان
تک ممکن ہو زندگی عشرت مین بسر کرنی چاہیئے اور یہہ لوگ
تیرت کرنے محض تفریح طبع اور تجارت کی غرض
سے جاتے ہین۔

ہندوؤن کا دین آپس کے اتحاد کا باعث ہی

جسطرح کہ اہل ہنود مین آپس کے اتفاق کی بنا ذات برادری پر قائم
ہی اسیطرح پر وشن اور شو کی پرستش اتحاد دینی کا کام دیتی ہی۔ از روے
علم تو ہنود کا مذہب ویدسے نکلتا ہی اور ویدون کے من جانب
اللہ ہونے کا اقرار ہی مگر از روے عمل کے اوسکے مخرج بہت سے
ہین وشن کی پرستش اور شو کے ملننے والون کی رسمیات
دو نہایت مروج طریقے ہین جنمین ہندوؤن کے متعدد
مذہب داخل ہین۔ وہ برہمن جنھون نے کامل علمی لیاقت حاصل

کی ہی۔ بے غل وغش معبود حقیقی کی پرستش کرتے ہین مگر کم لیاقت کا برہمن خالق کی پرستش کسی خاص صورت مین جو اوسکا اشٹ دیوتا ہو کرتا ہی۔ دکھن کے برہمن خاص کر شو کو اپنا دیوتا مانتے ہین اور لنگ کو جس سے وہ باریک معنی منسوب کرتے ہین اوسکی علامت جانتے ہین۔ اور اوسط درجہ کے لوگ اور تجارتی فرقے وشن کے اوتارین سے کسی نہ کسی کی پرستش کرتے ہین۔ رہ گئے نیچ ذات کے لوگ یہہ شو کی ہلاک کرنے والے یا عورت کے کسی روپ مین مثل ہولناک کالی کے پرستش کرتے ہین مگر ہر تعلیم یافتہ ہندو یہہ جانتا ہی کہ ظاہری شے پرستش کی محض اوسکا اشٹ دیوتا ہی جسکے پردے مین وہ معبود حقیقی یعنی پرم ایشور کی عبادت کرتا ہی۔

تمت بالخیر